بَادِرُوا بِالأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ

نیک کاموں میں جلدی کرلو ان فتنوں سے پہلے جو اندھیری رات کے حصوں کی طرح ہوں گے

فتنوں کے وقت

مسلمانوں کا موقف

www.KitaboSunnat.com

تالیف:

ڈاکٹر محمد بن عمر بازمول

استاذ کلیۃ الدعوہ، جامعہ ام القری

مترجم:

ڈاکٹر اجمل منظور مدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیه

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

عرض مترجم

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ وعلی آلہ وصحبہ، حمد وثناء کے بعد:

ڈاکٹر محمد عمر بازمول عربوں میں ایک غیور سلفی ہیں، کتاب وسنت کے پابند اور منہج سلف کے شیدائی ہیں، جامعہ ام القری مکہ مکرمہ میں شریعہ کے اندر تخصص کیا ہے، وہیں سے پی ایچ ڈی کی ڈگری بھی حاصل کی ہے۔آپ کے علمی دروس اور دعوتی حلقے برابر ہوتے رہتے ہیں، تالیف وتصنیف کے میدان میں بھی آپ نے دینی، دعوتی اور منہجی ہر میدان میں آپ نے کتابیں اور رسالے تحریر کئے ہیں، آپ کا

https//:www.bazmool.net/

کے نام سے خصوصی ویب سائٹ ہے جہاں آپ کے تمام دروس اور کتابیں مل جائیں گی۔

یہ کتاب آپ کی منہجی غیرت کا ثبوت ہے، جس کے اندر فتنوں کے وقت مسلمانوں کے موقف کو واضح کیا ہے، اور کتاب وسنت سے دلائل کی روشنی میں اسکے لئے کچھ اصول وضوابط بتائے ہیں جن پر کاربند ہو کر ایک مسلمان خود کو فتنوں سے بچا سکتا ہے، سلف سے اسکی مثالیں بھی پیش کی ہیں، نیز یہ بھی واضح کیا ہے کہ وہ کون سے لوگ ہیں جو فتنوں کا شکار ہوتے ہیں اور انکے کیا مقاصد ہوتے ہیں، نیز ایسے فتنوں سے معاشرے اور ملک وملت پر کیا بھیانک اثرات مرتب ہوتے ہیں تاریخی واقعات کی روشنی میں اسے ثابت کیا ہے۔

دعاء ہے کہ اللہ تعالی شیخ کیلئے اس کتاب کو ذخیرہ آخرت اور امت اسلامیہ کیلئے نفع بخش اور خیر وبرکت کا ذریعہ بنائے، آمین۔

کتبہ

د/ اجمل منظور المدنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا، ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله، وحده لا شريك له، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله.

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ}، {يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيباً}. {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِيداً * يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيماً}.

أما بعد: فإن اصدق الحديث كلام الله، وخير الهدى هدى محمد -صلى الله عليه وسلم-. وشر الأمور محدثاتها وكل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة وكل ضلالة في النار.

حمد وثناء کے بعد:

یہ فتنوں کے وقت مسلمانوں کے موقف کے تعلق سے ایک دراسہ ہے جسے میں نے پانچ مقاصد اور ایک خاتمے میں تقسیم کیا ہے، اور جسکی تفصیل درج ذیل ہے:

- پہلا مقصد: فتنے کی تعریف، اسکی قسمیں، اور فتنوں کے تعلق سے مسلمانوں کا موقف۔
- دوسرا مقصد: فتنوں کے ساتھ مسلمانوں کے تعامل میں صحیح منہج
- تیسرا مقصد: فتنوں کے پیچھے جانے والوں کا انجام
- چوتھا مقصد: خوارج کا فتنہ، اور ابن الاشعث کا فتنہ، عبرتیں اور نصیحتیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- پانچواں مقصد: امن وشانتی، اسکا مفہوم، اسکی بنیادیں، اور اس پر مرتب ہونے والے مفاسد ومصالح

- خاتمہ: مومن ایسے موقعوں پر صبر سے کام لے اور یہ ایمان رکھے کہ انجام کار تقوی ہی کیلئے ہے۔

دعاء ہیکہ اللہ تعالی میرے اس عمل کو اپنی رضاجوئی کی خاطر قبولیت کا درجہ دیکر خالص بنائے گا اور سنت رسول کی دعوت کا ذریعہ بنائے گا۔

وصل اللھم علی محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا مقصد:

فتنے کی تعریف، اسکی قسمیں، اور فتنوں کے تعلق سے مسلمانوں کا موقف

فتن: فتنہ کی جمع ہے، اور فتنہ کہتے ہیں: ابتلاء اور آزمائش کو، آپ کہتے ہیں: فتنت الذھب، میں نے سونے کو آزمایا، جب اسے آگ میں ڈال دیں؛ تاکہ کھوٹے اور کھرے کی تمیز ہو جائے۔

حافظ ابن حجر نے کہا: فتنے کی اصل آزمائش ہے، پھر اس کا استعمال اس چیز کیلئے ہونے لگا جسے آزمائش نے مکروہ کی طرف کر دیا ہو، پھر اسکا اطلاق ہر مکروہ یا اس طرح کے ناپسندیدہ امور پر ہونے لگا، جیسے کفر، گناہ، فضیحت اور فسق و فجور وغیرہ۔

فتنوں کی دو قسموں ہیں:

- اہل وعیال اور مال واولاد کا فتنہ۔
- وہ عظیم فتنہ جو موج دریا کی طرح ہوگی۔

فتنے دلوں پر پیش کئے جاتے ہیں یہاں تک کہ انسانوں کے دل دو طرح کے ہو جاتے ہیں۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْفِتَنَ؟

فَقَالَ قَوْمٌ: نَحْنُ سَمِعْنَاهُ!

فَقَالَ: لَعَلَّكُمْ تَعْنُونَ فِتْنَةَ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَجَارِهِ؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالُوا: أَجَلْ۔

قَالَ: تِلْكَ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ، وَالصِّيَامُ، وَالصَّدَقَةُ، وَلَكِنْ أَيُّكُمْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْفِتَنَ، الَّتِي تَمُوجُ مَوْجَ الْبَحْرِ؟

قَالَ حُذَيْفَةُ: فَأَسْكَتَ الْقَوْمُ، فَقُلْتُ: أَنَا۔

قَالَ: أَنْتَ لِلَّهِ أَبُوكَ.

قَالَ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُودًا عُودًا، فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ، حَتَّى تَصِيرَ عَلَى قَلْبَيْنِ عَلَى أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا، فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوزِ مُجَخِّيًا، لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا، وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا، إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ۔

قَالَ حُذَيْفَةُ وَحَدَّثْتُهُ: أَنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا، بَابًا مُغْلَقًا يُوشِكُ أَنْ يُكْسَرَ۔

قَالَ عُمَرُ: أَكَسْرًا، لَا أَبَا لَكَ، فَلَوْ أَنَّهُ فُتِحَ لَعَلَّهُ كَانَ يُعَادُ؟

قُلْتُ: لَا، بَلْ يُكْسَرُ، وَحَدَّثْتُهُ أَنَّ ذَلِكَ الْبَابَ رَجُلٌ يُقْتَلُ أَوْ يَمُوتُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ۔

قَالَ أَبُو خَالِدٍ: فَقُلْتُ لِسَعْدٍ: يَا أَبَا مَالِكٍ، مَا أَسْوَدُ مُرْبَادًّا؟ قَالَ: شِدَّةُ الْبَيَاضِ فِي سَوَادٍ، قَالَ: قُلْتُ: فَمَا الْكُوزُ مُجَخِّيًا؟ قَالَ: مَنْكُوسًا.

ترجمہ: سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے کہا: تم میں سے کس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے سنا۔

بعض لوگوں نے کہا: ہاں ہم نے سنا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: شاید تم فتنوں سے وہ فتنے سمجھے ہو جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آدمی کو اس کے گھربار اور مال اور ہمسائے میں ہوتے ہیں، انہوں نے کہا: ہاں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان فتنوں کا کفارہ تو نماز اور روزے اور زکوۃ سے ہو جاتا ہے لیکن تم میں سے کسی نے سنا ہے۔ ان فتنوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو دریا کی موجوں کی طرح امنڈ کر آئیں گے۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سن کر سب لوگ چپ ہو رہے۔ میں نے کہا: میں نے سنا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نے سنا ہے تیرا باپ بہت اچھا تھا۔

کہا سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: " فتنے دلوں پر ایسے آئیں گے کہ ایک کے بعد ایک، ایک کے بعد ایک جیسے بوریئے کی تیلیاں ایک کے بعد ایک ہوتی ہیں پھر جس دل میں وہ فتنہ رچ جائے گا تو اس میں ایک کالا داغ پیدا ہو گا اور جو دل اس کو نہ مانے گا اس میں ایک سفید نورانی دھبہ ہو گا۔ یہاں تک کہ اسی طرح کالے اور سفید دھبے ہوتے ہوتے دو قسم کے دل ہو جائیں گے ایک تو خالص سفید دل چکنے پتھر کی طرح جس کو کوئی فتنہ نقصان نہ پہنچائے گا جب تک کہ آسمان و زمین قائم رہیں۔ دوسرے کالا سفیدی مائل یا اوندھے کوزے کی طرح جو نہ کسی اچھی بات کو اچھی سمجھے گا، نہ بری بات کو بری مگر وہ جو اس کے دل میں بیٹھ جائے۔"

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ تمہارے اور فتنے کے بیچ میں ایک دروازہ ہے جو بند ہے مگر نزدیک ہے کہ وہ ٹوٹ جائے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ٹوٹ جائے گا۔ تیرا باپ نہیں۔ اگر کھل جاتا تو شاید پھر بند ہو جاتا۔ میں نے کہا: نہیں ٹوٹ جائے گا اور میں نے ان سے حدیث بیان کی یہ دروازہ ایک شخص ہے جو مارا جائے گا یا مر جائے گا۔ پھر یہ حدیث کوئی غلط (دل سے بنائی ہوئی بات) نہ تھی۔

ابو خالد نے کہا: میں نے سعد بن طارق سے پوچھا (جو اس حدیث راوی ہیں) (أَسْوَدُ مُرْبَادًّا) سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: سفیدی کی شدت سیاہی میں۔ میں نے کہا: (كَالْكُوزِ مُجَخِّيًا) سے کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مراد ہے؟ انہوں نے کہا: کوزا اوندھا ہوا۔

یہاں وہی فتنے مقصود ہیں جو دریا کی موجوں کی طرح امنڈ کر آئیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا مقصد:

فتنوں کے ساتھ مسلمانوں کے تعامل میں صحیح منہج

منہج لغت میں کہتے ہیں راستے اور طریقے کو۔

اور اصطلاح میں کہتے ہیں معلومات کے جمع وترتیب کرنے، انہیں منظم کرنے نیز انکے اندر تمییز پیدا کرنے کو۔

اور تعامل کہتے ہیں اہتمام اور اجتہاد کو۔

اس مقصد سے کی غرض وغایت: فتنوں کے موضوع سے متعلق کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اہل سنت کے علماء نے کس طرح دلائل کو منظم انداز میں جمع کیا اور انہیں مرتب کیا اور انکا کس طرح اہتمام کیا ہے۔

۞ اسکے دو شق ہیں:

- پہلی شق: موضوع سے متعلق شرعی نصوص کے ساتھ تعامل کرنا۔

- دوسری شق: ان نصوص کی روشنی میں ایک مسلمان پر فتنوں کے وقت کیا واجب ہوتا ہے اسے واضح کرنا۔

اس طرح یہ کل دو مبحث ہوگئے، جسکی تفصیل درج ذیل ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا مبحث:

فتنوں سے متعلق

وارد نصوص کے ساتھ تعامل برتنے کے اصول وضوابط

پہلا اصول:

فتنوں اور ملاحم سے متعلق احادیث یقینا آپ ﷺ کی نبوت کی نشانیوں میں سے ہیں، کیونکہ ان کے اندر غیبی امور سے متعلق خبریں ہوتی ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کی سیرت اور آپ کے شمائل سے ہٹ کر احادیث نبویہ کے اندر ایسے پہلو بھی ہیں جن کے اندر آپ کی نبوت کی سچائی کی نشانیاں موجود ہیں، انہیں چار جہات میں منحصر کیا جاسکتا ہے:

- پہلی جہت: جس کے اندر آپ ﷺ کی وہ حدیثیں ہیں جو فصاحت اور بلاغت میں معروف ہیں۔

دوسری جہت: جس کے اندر آپ ﷺ کی وہ حدیثیں ہیں جو امور غیبیات پر مشتمل ہیں جو اسی طرح واقع ہوئی ہیں جس طرح آپ ﷺ نے خبر دی ہے۔

- تیسری جہت: جس کے اندر آپ ﷺ کی وہ حدیثیں ہیں جو ایسی نشانیوں اور معجزات پر مشتمل ہیں جنہیں صحابہ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

چوتھی جہت: جس کے اندر آپ ﷺ کی وہ حدیثیں ہیں جو ایسے شرعی احکام پر مشتمل ہیں جو انسانی طاقت سے باہر ہیں، جن کے اندر تمام انسانیت کی بھلائی مضمر ہے، اور جس کی سچائی روز بروز ثابت ہوتی رہتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں مقصود دوسری جہت ہے، جو درج ذیل اقسام پر مشتمل ہے:

- پہلی قسم: وہ احادیث جو ایسے حوادث کی خبروں اور نشانیوں پر مشتمل ہیں جو مستقبل میں پیش آنے والی تھیں، جو واقع ہو چکیں بالکل اسی طرح جس طرح آپ ﷺ نے خبر دی تھی۔

- دوسری قسم: آپ ﷺ کے کلام میں ایسے امور سے متعلق خبریں جن کی سچائی کی گواہی سائنسی تحقیقات نے کر دی ہے، اور جسے اعجاز علمی سے جانا جاتا ہے، اسکے اندر اعجاز طبی بھی شامل ہے۔

- تیسری قسم: وہ احادیث جن کے اندر پچھلی قوموں کے تعلق سے غیبی امور کا بیان ہے۔

چوتھی قسم: آپ ﷺ کے کلام میں بعض ایسے امور کا تذکرہ ہے جن کے بارے میں آپ ﷺ نے خبر دی اور وہ آپ ﷺ ہی کے زمانے میں ویسا ہی واقع ہوا۔

تو یہ چند وہ احادیث ہیں جو آپ ﷺ کی نبوت کی سچائی پر دلالت کرتی ہیں، اور صحابہ کرام جس پر یقین رکھتے تھے، جن میں سے بعض کے پورا ہونے کا انہوں نے مشاہدہ بھی کیا، اور بعض کی تصدیق کے منتظر رہے، جو بعد میں پیش آئیں:

انہیں میں سے یہ حدیث بھی ہے:

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ، ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيلِ، فَقَالَ: "يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ، قُلْتُ: لَمْ أَرَهَا وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا، قَالَ: فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ، قُلْتُ: فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَأَيْنَ دُعَّارُ طَيِّئٍ الَّذِينَ قَدْ سَعَّرُوا الْبِلَادَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرَى، قُلْتُ: كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ، قَالَ: كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَقْبَلُهُ مِنْهُ، فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللَّهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ، فَلَيَقُولَنَّ لَهُ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ، فَيَقُولُ: بَلَى، فَيَقُولُ: أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ، فَيَقُولُ: بَلَى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ.

قَالَ: عَدِيٌّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقَّةِ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ شِقَّةَ تَمْرَةٍ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ.

قَالَ: عَدِيٌّ فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَكُنْتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَا، قَالَ: النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ".

ترجمہ: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک صاحب آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فقر و فاقہ کی شکایت کی، پھر دوسرے صاحب آئے اور راستوں کی بدامنی کی شکایت کی، اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عدی! تم نے مقام حیرہ دیکھا ہے؟ (جو کوفہ کے پاس ایک بستی ہے) میں نے عرض کیا کہ میں نے دیکھا تو نہیں، البتہ اس کا نام میں نے سنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہاری زندگی کچھ اور لمبی ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ہودج میں ایک عورت اکیلی حیرہ سے سفر کرے گی اور (مکہ پہنچ کر) کعبہ کا طواف کرے گی اور اللہ کے سوا اسے کسی کا بھی خوف نہ ہوگا۔ میں نے (حیرت سے) اپنے دل میں کہا، پھر قبیلہ طے کے ان ڈاکوؤں کا کیا ہوگا جنہوں نے شہروں کو تباہ کر دیا ہے اور فساد کی آگ سلگا رکھی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم کچھ اور دنوں تک زندہ رہے تو کسریٰ کے خزانے (تم پر) کھولے جائیں گے۔

میں (حیرت میں) بول پڑا کسریٰ بن ہرمز (ایران کا بادشاہ) کسریٰ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: ہاں کسریٰ بن ہرمز! اور اگر تم کچھ دنوں تک اور زندہ رہے تو یہ بھی دیکھو گے کہ ایک شخص اپنے ہاتھ میں سونا چاندی بھر کر نکلے گا، اسے کسی ایسے آدمی کی تلاش ہوگی (جو اس کی زکوٰۃ) قبول کرلے لیکن اسے کوئی ایسا آدمی نہیں ملے گا جو اسے قبول کرلے۔ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا جو دن مقرر ہے اس وقت تم میں سے ہر کوئی اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ درمیان میں کوئی ترجمان نہ ہوگا (بلکہ پروردگار اس سے بلاواسطہ باتیں کرے گا) اللہ تعالیٰ اس سے دریافت کرے گا۔ کیا میں نے تمہارے پاس رسول نہیں بھیجے تھے جنہوں نے تم تک میرا پیغام پہنچا دیا ہو؟ وہ عرض کرے گا بیشک تو نے بھیجا تھا۔ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا کیا میں نے مال اور اولاد تمہیں نہیں دی تھی؟ کیا میں نے ان کے ذریعہ تمہیں فضیلت نہیں دی تھی؟ وہ جواب دے گا بیشک تو نے دیا تھا۔ پھر وہ اپنی داہنی طرف دیکھے گا تو سوا جہنم کے اسے اور کچھ نظر نہ آئے گا پھر وہ بائیں طرف دیکھے گا تو ادھر بھی جہنم کے سوا اور کچھ نظر نہیں آئے گا۔

عدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جہنم سے ڈرو، اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعہ ہو۔ اگر کسی کو کھجور کا ایک ٹکڑا بھی میسر نہ آسکے تو (کسی سے) ایک اچھا کلمہ ہی کہہ دے۔

عدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ہودج میں بیٹھی ہوئی ایک اکیلی عورت کو تو خود دیکھ لیا کہ حیرہ سے سفر کے لیے نکلی اور (مکہ پہنچ کر) اس نے کعبہ کا طواف کیا اور اسے اللہ کے سوا اور کسی سے (ڈاکو وغیرہ) کا (راستے میں) خوف نہیں تھا اور مجاہدین کی اس جماعت میں تو میں خود شریک تھا جس نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے فتح کیے۔ اور اگر تم لوگ کچھ دنوں اور زندہ رہے تو وہ بھی دیکھ لو گے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص اپنے ہاتھ میں (زکوٰۃ کا سونا چاندی) بھر کر نکلے گا (لیکن اسے لینے والا کوئی نہیں ملے گا)۔

محل شاہد: آخر میں عدی بن حاتم کا یہ قول: (میں نے ہودج میں بیٹھی ہوئی ایک اکیلی عورت کو تو خود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھ لیا کہ حیرہ سے سفر کے لیے نکلی ۔۔۔۔۔)

ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے تمام معجزات اور خارق عادت امور کو جمع کر دیا گیا ہے: ان کا تعلق چاہے علم اور غیبی امور سے ہو، یا سماع اور رویت سے ہو؛ جیسے کہ انبیاء سابقین اور اقوام سابقہ سے متعلق خبر دینا، اور ان انبیاء کا اپنی قوموں سے مخاطب ہونا اور انکے ساتھ پیش آنے والے احوال کا بیان کرنا، اور اسی طرح غیر انبیاء کی خبروں کا بھی بیان کرنا جو اہل کتاب کے پاس ہیں اور وہ موافق ہیں، جنہیں انہوں نے تواتر کے ساتھ باقی رکھا یا دوسروں سے سیکھا، اسی طرح امور ربوبیت، ملائکہ اور جنت اور دوزخ کے بارے میں خبریں دینا جو پہلے انبیاء کے موافق ہوں حالانکہ ان سے نہیں سیکھا ہے۔

اور یہ معلوم رہے کہ یہ ساری باتیں انبیاء کے اقوال کے موافق ہیں:

- کبھی تو ان کتابوں کے موافق ہیں جو ان کے ہاتھوں میں بظاہر ہیں اور اسی طرح متواتر منقولات۔

- اور کبھی تو ان امور کے موافق ہیں جو انکے علماء ہی خاص طور سے جانتے ہیں، اور ایسے امور میں اہل کتاب سے استدلال کیا جاسکتا ہے، اور یہی حکمت ہے انہیں جزیہ پر باقی رکھنے میں، اور اسکی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے۔

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن امور غیب سے متعلق خبریں دی ہیں چاہے ان کا تعلق ماضی سے ہو یا حال سے، وہ علم خارق یعنی علم تجربی (سائنس) سے متعلق ہے۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مستقبل سے متعلق خبر دینا، جیسے:

- اپنی امت کی مملکت کے قیام، مملکت فارس اور مملکت روم کے زوال کی بشارت:

عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْأَرْضَ، فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا، وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَإِنَّ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ: إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ، وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا، أَوْ قَالَ: مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا".

ترجمہ: سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے لپیٹ لیا میرے لیے زمین کو (یعنی سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا) تو میں نے اس کا پورب اور پچھم دیکھا اور میری حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک زمین مجھ کو دکھلائی گئی اور مجھ کو دو خزانے ملے سرخ اور سفید اور میں نے دعا کی اپنے پروردگار سے کہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور ان پر کوئی غیر دشمن ایسا غالب نہ کرے کہ ان کا جتھا ٹوٹ جائے اور ان کی جڑ کٹ جائے (یعنی نیست و نابود ہو جائیں)۔ میرے پروردگار نے فرمایا: ”اے محمد! میں جب کوئی حکم دیتا ہوں پھر وہ نہیں پلٹتا اور میں نے تیری یہ دعائیں قبول کیں۔ میں تیری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کروں گا، نہ ان پر کوئی غیر دشمن جو ان میں سے نہ ہو ایسا غالب کروں گا جو ان کی جڑ کاٹ دے اگرچہ زمین کے تمام لوگ اکٹھے ہو جائیں (مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لیے مگر ان کو بالکل تباہ نہ کر سکیں گے) یہاں تک کہ خود مسلمان ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے۔“

-ترکوں سے جنگ: اور یہ عمرو بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں آیا ہے جو کہ اس طرح ہے:

عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ نِعَالَ الشَّعَرِ، وَإِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا عِرَاضَ الْوُجُوهِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ".

ترجمہ: عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جو بالوں کی جوتیاں پہنے ہوں گے (یا ان کے بال بہت لمبے ہوں گے) اور قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ ان لوگوں سے لڑو گے جن کے منہ چوڑے چوڑے ہوں گے گویا ڈھالیں ہیں چمڑا جمی ہوئی (یعنی بہت موٹے منہ والے ہوں گے)۔

اسی طرح کی ہزاروں حدیثیں ہیں جن کے اندر اسی طرح کی خبریں ہیں، ان میں سے بعض حدیثیں دلائل النبوہ کی کتابوں میں مذکور ہیں، بعض سیرت رسول کی کتابوں میں، بعض فضائل کی کتابوں میں، بعض کتب تفسیر میں، اور بعض کتب حدیث میں، بعض کتب مغازی میں، جیسے: ابونعیم اور بیہقی کی دلائل النبوہ، ابن اسحاق کی السیرۃ، مسانید کی کتابیں جیسے مسند امام احمد، اور کتب صحاح اور سنن جیسے صحیح بخاری وغیرہ، انکے علاوہ اہل کلام کی دیگر کتابوں میں بھی پائی جاتی ہیں، جیسے قاضی عبدالجبار اور علامہ ماوردی کی أعلام النبوۃ، اور امام قرطبی کی الرد علی النصاری، اور انکے علاوہ بہت سی تالیفات ہیں۔

اسی طرح جن کی خبر دوسروں نے دی ہے جو انبیائے سابقین کی کتابوں میں پائی جاتی ہیں، اس وقت ۲۲/ بشارتیں یہود و نصاری کے یہاں موجود ہیں جیسے تورات، انجیل، زبور، کتاب اشعیاء، حبقوق، دانیال اور ارمیاء۔

اسی طرح انبیاء کے علاوہ دیگر یہود و نصاری کے عالموں اور راہبوں کی خبریں۔

اسی طرح جنوں اور دیگر غیبی آوازوں کی بشارتیں۔

اسی طرح کاہنوں کی خبریں جیسے سطیح اور شق وغیرہ۔

اسی طرح لوگوں کے خواب اور انکی تعبیر، جیسے کسری کا خواب اور موبذان کی تعبیر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح انبیاء سابقین کی خبریں ماضی کے بارے میں اور انکے لئے آنے والی خبریں تھیں۔

دوسرا اصول:

اس باب کی معرفت میں مرجع اور مصدر کی حیثیت رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہے، چنانچہ اس بارے میں آپ ﷺ ہی سے تمام خبریں مروی ہیں، اس میں درج ذیل مراجع کی کوئی حیثیت نہیں ہے:

- اہل کتاب کی خبریں۔
- خواب اور اسکی تعبیر۔
- ضعیف اور موضوع روایات۔
- قیاس۔
- سیاسی، اقتصادی یا سماجی تجزیاتی امور: کیونکہ فتنوں اور قیامت کی نشانیوں سے متعلق احادیث کا تعلق دین سے ہے، اور دین توقیفی ہے۔

چنانچہ نبی ﷺ سے جو بھی ثابت ہو کہ آپ ﷺ نے اسکے بارے میں خبر دی ہے؛ تو اس پر ایمان لانا ہر مسلمان پر واجب ہے، خواہ ہماری عقلیں ان کا ادراک کر سکیں یا نہ کر سکیں۔

ہر حال میں ہمیں گواہی دینا ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَى[3] إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى} ترجمہ: اور نہ وہ اپنی خواہش سے بولتا ہے۔ [3] وہ تو صرف وحی ہے جو نازل کی جاتی ہے۔

مزید اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا} ترجمہ: اور رسول تمھیں جو کچھ دے تو وہ لے لو اور جس سے تمھیں روک دے تو رک جاؤ۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعَرِ، لَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ۔

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا"۔

قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ، وَيُصَدِّقُهُ۔

قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ؟

قَالَ: "أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ"۔

قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ؟

قَالَ: "أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ، فَإِنَّهُ يَرَاكَ"۔

قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ؟

قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ۔

قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَتِهَا؟

قَالَ: "أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ، يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ"۔

قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟

قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ، أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ.

ترجمہ: سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہ ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں ایک شخص آن پہنچا جس کے کپڑے نہایت سفید تھے اور بال نہایت کالے تھے۔ یہ نہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ سفر سے آیا ہے اور کوئی ہم میں سے اس کو پہچانتا نہ تھا، وہ بیٹھ گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر اور اپنے گھٹنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھے (جیسے شاگرد استاد کے سامنے بیٹھتا ہے)۔

پھر بولا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! بتائیے مجھ کو اسلام کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے (یعنی زبان سے کہے اور دل سے یقین کرے) اس بات کی کہ کوئی معبود سچا نہیں سوا اللہ کے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بھیجے ہوئے ہیں اور قائم کرے نماز کو اور ادا کرے زکوٰۃ کو اور روزے رکھے رمضان کے اور حج کرے خانہ کعبہ کا اگر تجھ سے ہو سکے۔" (یعنی راہ خرچ ہو اور راستے میں خوف نہ ہو) وہ بولا: سچ کہا آپ نے، ہم کو تعجب ہوا کہ آپ ہی پوچھتا ہے پھر آپ ہی کہتا ہے کہ سچ کہا (حالانکہ پوچھنے والا لاعلم ہے اور سچ کہنے والا وہ ہوتا ہے جس کو علم ہو تو یہ دونوں کام ایک شخص کیوں کرے گا)۔

پھر وہ شخص بولا: مجھ کو بتائیے ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایمان یہ ہے کہ تو یقین کرے (دل سے) اللہ پر، فرشتوں پر (کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاک بندے ہیں اور اس کا حکم بجالاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی طاقت دی ہے) اور اس کے پیغمبروں پر (جن کو اس نے بھیجا خلق کو راہ بتلانے کے لئے) اور پچھلے دن پر (یعنی قیامت کے دن پر جس روز حساب کتاب ہو گا اور اچھے اور برے اعمال کی جانچ پڑتال ہو گی) اور یقین کرے تو تقدیر پر کہ برا اور اچھا سب اللہ پاک کی طرف سے ہے۔" (یعنی سب کا خالق وہی ہے) وہ شخص بولا: سچ کہا آپ نے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر اس شخص نے پوچھا: مجھ کو بتائیے احسان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت کرے اس طرح دل لگا کر جیسے تو دیکھ رہا ہے۔“ اگر اتنا نہ ہو تو یہی سہی کہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے۔

پھر وہ شخص بولا: بتائیے مجھ کو قیامت کب ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کو جس سے پوچھتے ہو وہ خود پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔“

وہ شخص بولا تو مجھے اس کی نشانیاں بتلائیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک نشانی یہ ہے کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی۔ دوسری نشانی یہ ہے کہ تو دیکھے گا ننگوں کو جن کے پاؤں میں جوتا نہ تھا، تن پہ کپڑا نہ تھا، کنگال بڑی بڑی عمارتیں ٹھونک رہے ہیں۔

”راوی نے کہا: پھر وہ شخص چلا گیا۔ میں بڑی دیر تک ٹھہرا رہا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ”اے عمر! تو جانتا ہے یہ پوچھنے والا کون تھا؟“ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ جبرئیل علیہ السلام تھے تم کو تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔“

محل شاہد: حدیث کے آخر میں آپ ﷺ کا یہ قول: (وہ جبرئیل علیہ السلام تھے تم کو تمہارا دین سکھانے آئے تھے)۔

وجہ شاہد: حدیث کے اندر آپ ﷺ سے قیامت اور اسکی نشانیوں کے بارے میں سوال کیا گیا، اور اسے دین میں شمار کیا گیا، اور امور فتن، اسکے احوال اور ملاحم سب قیامت ہی کے احوال کا حصہ ہیں، چنانچہ یہ سب بھی دین سے متعلق ہیں، جس کے بارے میں کسی کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنی طرف سے کچھ بول سکے، واللہ اعلم۔

❁ تیسرا اصول:

احادیث فتن بھی دوسری احادیث کی طرح ہیں، ضروری ہے کہ ان کی تمام روایتوں کو جمع کیا جائے؛

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ یہ بھی ایک ہی موضوع سے متعلق ہیں ؛ تاکہ ان کے مراد کو اچھی طرح سمجھا جائے ۔

اور یہ معلوم ہے کہ حدیث کی تفسیر وتشریح کے افضل طریقوں میں سے یہ ہیکہ حدیث کی شرح حدیث ہی کے ذریعے کی جائے، چنانچہ اگر کسی روایت میں اجمال یا اختصار ہے تو دوسری روایت میں اسکی تفسیر ہوگی، یا اسی باب میں کسی دوسری حدیث سے اسکی تفسیر موجود ہوگی، اور یہ حدیث کی شرح میں سب سے اعلی طریقہ ہے، اور مطلق طور پر سب سے افضل ہے، اس سے غلطی میں واقع ہونے کا بہت کم امکان ہوتا ہے ۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: حدیث کے تمام طرق کو جب تک جمع نہ کیا جائے اس وقت تک وہ سمجھ میں نہیں آئے گی، کیونکہ حدیث ایک دوسرے کی تفسیر کرتی ہیں ۔

ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے باہم متعارض احادیث اور یہ کہ انہیں صحیح طریقے سے سمجھنے کیلئے کیا کیا جائے، اس تعلق سے کلام کے ضمن میں کہا: اسکے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کو جوڑا جائے، انہیں اکٹھا کیا جائے، اور انہیں ایک ساتھ لیا جائے، یہی واجب ہے، اسکے سوا کوئی دوسری صورت جائز نہیں ۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ایک حدیث پر دوسری حدیث ہی کی روشنی میں حکم لگایا جائے گا، وہی اسکے مشکل عبارت اور غموض کی وضاحت کرے گی ۔

اور ایک دوسری جگہ پر کہا: ایک حدیث دوسری حدیث کی تفسیر کرتی ہے، وہی اسکے اجمال اور متشابہ کے اشکال کو ختم کرے گی ۔

اور ایک حدیث کی شرح کے دوران کہا: اور حدیث ہی کے اندر دوسری کوئی روایت مفسر کرنے والی آجاتی ہے، جسے کسی دوسری چیز کی ضرورت نہیں ۔

ابن ابی شامہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: حدیث کی روایتوں کے مختلف ہونے سے ان کے مختلف الفاظ ہی ایک دوسرے کی تفسیر کردیتے ہیں، جب تک کہ کسی راوی کے وہم کا پتہ نہ چل جائے، ورنہ ایک کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجمال کو تفسیر دوسرے کے الفاظ کر دیتے ہیں۔

ابن دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: حدیث کے جب تمام طرق جمع کر دیئے جاتے ہیں تو پھر ایک دوسرے کی تفسیر ہو جاتی ہے۔

ابن القیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: سب سے بہتر یہی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کی تفسیر آپس ہی میں کسی حدیث ہی سے کی جائے۔

اور طرح التثریب میں آیا ہے: حدیث کی روایات ایک دوسرے کی تفسیر کرتی ہیں، اور حدیث کے طرق جب جمع کر دیئے جاتے ہیں تو اس سے حدیث کا مفہوم سمجھ میں آجاتا ہے۔

اور اسی کتاب میں ایک دوسری جگہ ہے:: حدیث کی روایات ایک دوسرے کی تفسیر کرتی ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے کہا: احادیث پر کلام کرنے والے کیلئے ضروری ہے کہ وہ اسکے تمام طرق کو جمع کرے، پھر متون حدیث کے الفاظ کو جمع کرے، اگر حدیث کے تمام طرق صحیح ہوں، اور ان کی شرح اس طرح کرے گویا وہ ایک ہی حدیث ہے، چنانچہ ان روایتوں میں جو مطلق ہو اسے مقید پر محمول کر دے؛ تاکہ حدیث کے تمام مضمون پر عمل ہو جائے، وباللہ التوفیق۔

اس اصول کی مثالوں میں وہ حدیث ہے جسے محترم مشہور حسن سلمان نے اپنی کتاب [**العراق في أحاديث الفتن والآثار**] میں ذکر کیا ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَفِي نَجْدِنَا؟، قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يمننا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَفِي نجدنا؟، فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ".

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے اللہ!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارے ملک شام میں ہمیں برکت دے، ہمارے یمن میں ہمیں برکت دے۔" صحابہ نے عرض کیا اور ہمارے نجد میں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا "اے اللہ ہمارے شام میں برکت دے، ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے۔" صحابہ نے عرض کی اور ہمارے نجد میں؟ میرا گمان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ فرمایا "وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہاں شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔"

اس حدیث کے اندر نجد کا لفظ آیا ہے جسے لیکر بعض اہل بدعت اور نفس پرستوں نے اسکا خوب استغلال کیا، اور اسی کو لیکر امام محمد بن عبدالوہاب کی دعوت پر طعن و تشنیع کیا؛ یہ دعوی کرتے ہوئے کہ اسکا تعلق اسی سرزمین سے ہے جس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے، حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ حدیث کی دوسری روایت میں اسکی تفسیر موجود ہے کہ اس سے مراد عراق ہے، یمامہ کا نجد مراد نہیں ہے؛ یہ تفسیر اسی حدیث کی ایک دوسری روایت میں موجود ہے، راوی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی ہیں، اسکے الفاظ یہ ہیں:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اللهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا، اللهُمَّ بَارِكْ فِي يَمَنِنَا» فَقَالَهَا مِرَارًا فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَفِي عِرَاقِنَا قَالَ: «إِنَّ بِهَا الزَّلَازِلَ، وَالْفِتَنَ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ».

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے شام پر برکت نازل فرما، اے اللہ! ہمارے یمن پر برکت نازل فرما۔ اسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بار بار کہا، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیسری یا چوتھی بار کہا تو اس پر لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! اور ہمارے عراق کے لیے بھی برکت کی دعا کیجئے، تو آپ نے فرمایا کہ وہاں تو زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا سینگ وہی سے طلوع ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِي مَكَّتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا، اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَعِرَاقِنَا، فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَرَدَّدَهَا ثَلَاثًا، وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ يَقُولُ: وَعِرَاقِنَا، فَيُعْرِضُ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ: «بِهَا الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَفِيهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ».

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے مکہ پر برکت نازل فرما، ہمارے مدینہ پر برکت نازل فرما، ہمارے شام پر برکت نازل فرما، ہمارے یمن پر برکت نازل فرما، ہمارے صاع میں برکت نازل فرما، ہمارے مد میں برکت نازل فرما۔ ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! اور ہمارے عراق میں! یہ سن کر آپ نے اپنا چہرہ پھیر لیا، آپ نے وہی دعاء تین بار کی، اور وہ آدمی یہی کہتا رہا کہ اور ہمارے عراق میں، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے اپنا چہرہ پھیرتے رہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہاں تو زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا سینگ وہی سے طلوع ہوگا۔

تنبیہ:

یہ بھی غلط ہے کہ عراق کو اسکے موجودہ جغرافیائی حدود تک محصور کردیا جائے، اور اس زمانے کے عراق اور اسکے حدود کو بھلا دیا جائے، اور اسی طرح ان احادیث کو بھی بھلا دیا جائے جن میں مشرق کی جہت کا عمومی ذکر آیا ہے۔

اور اس پر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ اثر دلالت کرتا ہے:

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَلْ بِالْعِرَاقِ أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا

www.KitaboSunnat.com

خُرَاسَانُ؟، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: «فَإِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ مِنْهَا».

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: کیا عراق میں کوئی ایسی جگہ ہے جسے خراسان کہا جاتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں، تو پھر آپ نے فرمایا: دجال وہیں سے نکلے گا۔

اس اثر سے پتہ چلا کہ خراسان عراق کا حصہ ہے، جسے عراق العجم کہتے ہیں جس کا ذکر ابھی گزرا۔

اور حنبل بن اسحق نے اپنی کتاب [جزء الفتن: ۱۶۵] میں یہ روایت نقل کیا ہے، کہتے ہیں:

ثَنَا قَبِيصَةُ، وَحَجَّاجٌ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ، قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ نَوْفِ بْنِ فَضَالَةَ، وَلَا أَعْرِفُهُ، حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى عَقَبَةِ أَفِيقَ۔

فَقَالَ: هَذَا الْمَكَانُ الَّذِي يُقْتَلُ فِيهِ الدَّجَّالُ۔

فَقُلْتُ: مَنْ أَنْتَ؟

فَقَالَ: أَنَا نَوْفٌ۔

فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ أَلَا أَخْبَرْتَنِي حَتَّى أُسَامِرَكَ وَأُذَاكِرَكَ وَأَحْمِلَ عَنْكَ؟

فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟

فَقُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ۔

فَقَالَ: هَلْ إِلَى جَنْبِكُمْ جَبَلٌ يُقَالُ لَهُ: سَنِيرٌ؟

فَقُلْتُ: سَنَامٌ۔

فَقَالَ: هُوَ هُوَ، فَقَالَ: هَلْ إِلَى جَنْبِكُمْ نَهْرٌ يُقَالُ لَهُ: الصَّفِيُّ؟

فَقُلْتُ: صَفْوَانُ۔

فَقَالَ هُوَ هُوَ، أَمَا إِنَّهُمَا يُسَيَّرَانِ مَعَ الدَّجَّالِ طَعَامًا وَشَرَابًا، وَهُوَ جَبَلٌ مَلْعُونٌ، وَهُوَ أَوَّلُ جَبَلٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ، وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ.

ترجمہ: ابو غالب کہتے ہیں: میں نوف بن فضالہ کے ساتھ چل رہا تھا، اور انہیں نہیں پہچانتا تھا، یہاں تک کہ عفیق کی گھاٹی تک پہونچے، تو کہا: یہی وہ جگہ ہے کہاں دجال کو قتل کیا جائے گا۔

میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟

کہا: میں نوف ہوں۔

میں نے عرض کیا: اللہ آپ پر رحم فرمائے، آپ کیوں نہ ہمیں اسکی تفصیلی خبر دیں تاکہ میں آپ سے علمی مذاکرہ کروں اور آپ کے واسطے دوسروں تک اس خبر کو پہونچاؤں!

پوچھا: آپ کون ہیں؟

میں نے کہا: میرا تعلق اہل بصرہ سے ہے۔

پوچھا: کیا آپ کے بغل میں کوئی پہاڑ ہے جسے [سنیر] کہا جاتا ہے؟

میں نے کہا: اسے سنام کہتے ہیں۔

کہا: جی، وہی ہے، اور کیا آپ کے بغل میں کوئی نہر ہے جسے [الصفی] کہتے ہیں؟

میں نے کہا: اسے صفوان کہتے ہیں۔

کہا: جی، وہی ہے، سن لو، یہ دونوں دجال کے ساتھ چلیں گے کھانا اور پانی لیکر، اور وہ ایک ملعون پہاڑ ہے، یہ وہ پہلا پہاڑ ہے جسے زمین میں رکھا گیا ہے۔

پھر عیسی علیہ لاسلام کا نزول ہوگا، جو اس زمین پر چالیس دنوں تک ٹھہریں گے، اس وقت ایک دن ایک گھنٹے کا ہوگا، اور ایک ماہ ایک جمعہ کے برابر ہوگا، اور ایک جمعہ ایک دن کے برابر ہوگا۔

جبل سنیر یا سنام بصرہ کے پاس ایک پہاڑی ہے، جس کے بغل میں ایک نہر ہے، اور کہا جاتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ عربوں کا یہی وہ پہلا نہر ہوگا جہاں سب سے پہلے دجال وارد ہوگا، اور جبل سنیر کو اس وقت جبل سلام کہتے ہیں، یہ صفوان سے قریب ہے، یہ اس وقت کویت کا ایک شہر ہے، جب کہ تابعین کے زمانے میں یہ عراق کا حصہ تھا جیسا کہ گفتگو سے پتہ چل رہا ہے۔

ایک اہم نکتہ:

یہاں ایک بہت ہی اہم نکتہ ہے جسے بیان کرنے اور اس پر ترکیز کرنے کی ضرورت ہے، اور وہ یہ ہیکہ علمائے عراق کی مذمت کوئی مسلمان نہیں کرتا، حالانکہ اس جگہ کی مذمت حدیثوں میں وارد ہوئی ہے، جبکہ اکابر اہل حدیث، فقہائے امت اور اہل جرح وتعدیل میں سے اکثر عراق ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔

اسی لئے کہتے ہیں کہ فضیلت ساکن اور علم و دین کے اعتبار سے منتقل ہوتا رہتا ہے، چنانچہ سب سے افضل اور بہتر شہر اور بستی ہر زمانے میں وہی رہا ہے جہاں زیادہ علم رہا ہو، جہاں سنن اور آثار نبویہ کو جاننے والے رہے ہوں، اور سب سے برا شہر وہ ہے کہاں علم کم اور جہالت کا دور دورہ ہو، شرک و بدعت عام ہو، احادیث نبویہ پر عمل کرنے والے اور سلف صالح کے منہج پر چلنے والے کم ہوں، اس طرح فضیلت اشخاص اور باشندوں کے اعتبار سے ہوتی ہے۔

اور مذمت حقیقت میں حال (باشندوں) پر ہوتی ہے نہ کہ محل (جگہ) پر۔

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس وقت جب انہوں نے عراق سے شام کی طرف ہجرت کرنے کیلئے دعوت دی تو کہا: حمد وثناء کے بعد! ارض مقدس کسی کی تقدیس نہیں کرتا، انسان کا عمل اسے مقدس بناتا ہے۔

چوتھا اصول:

فتن، ملاحم اور قیامت کی نشانیوں کی خبروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح کر دیا ہے، ان کا حال بھی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دوسرے دین امور کی طرح ہے، جن میں کچھ محکم اور کچھ متشابہ ہیں مناسب یہی ہے کہ ان متشابہ کو محکم کی طرف لوٹا دیا جائے۔

ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن کریم کے اندر متشابہ اور غموض کو ختم کرتے ہوئے اسے محکم کی طرف واپس کیا اور کہا: اسی طرح سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ اور تابعین کے کلام، نیز شعراء کے اشعار اور خطباء کے کلام کے ساتھ سلوک کیا جائے گا، یہاں بھی کبھی ایسے دقیق معنی درپیش ہوتے ہیں کہ اسوقت ایک فاضل عالم حیران ہوجاتا ہے۔

اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ مقبول حدیث اگر تعارض سے محفوظ ہے تو وہی محکم ہے۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب [الالفیہ] میں کہا:

وَغَيْرُ مَا عُورِضَ فَهُوَ الْمُحْكَمُ ... تَرْجَمَ فِي عِلْمِ الْحَدِيثِ الْحَاكِمُ

وَمِنْهُ ذُو تَشَابُهٍ لَمْ يُعْلَمِ ... تَأْوِيلُهُ، فَلَا تَكَلَّمْ تَسْلَمِ

مِثْلُ حَدِيثِ "إِنَّهُ يُغَانُ" ... كَذَا حَدِيثُ "أُنْزِلَ الْقُرْآنُ"

ترجمہ: اور جو حدیث تعارض سے خالی ہو تو وہ محکم ہے، علم حدیث میں یعنی اپنی کتاب [علوم الحدیث] میں امام حاکم نے اس موضوع پر ایک باب قائم کیا ہے۔

انہیں میں سے متشابہ حدیث بھی جس کی تفسیر معلوم نہیں ہوتی ہے، ایسی حدیثوں کے بارے میں کلام کرنے سے بچ کر رہو، اسی میں سلامتی ہے۔

اسکی مثال یہ دونوں حدیثیں بھی ہیں: پہلی حدیث: (إنه يغان ...) اور دوسری حدیث: (أنزل القرآن على سبعة أحرف ...)۔

علامہ احمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: حدیث میں بھی متشابہ ہوتا ہے قرآن کے متشابہ کی طرح، اسکی بھی حقیقتِ مراد تک پہونچنے کی کوئی سبیل نہیں ہوتی، یہاں بھی مناسب یہی ہے کہ اسکے بارے میں کلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے سے بچے تاکہ وہ غلطیوں سے محفوظ رہ سکے۔

میں نے ایک بار علامہ ابو عبد الرحمن محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا: کیا حدیث کے تعلق سے بھی محکم اور متشابہ کہنا صحیح ہے؟

تو آپ نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اگر محکم اور متشابہ کا مراد سمجھ میں آجائے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: متشابہ حدیث کہتے ہیں کہ جسکے اندر فلاں فلاں جگہ اختلاف ہو، اور محکم کہتے ہیں کہ جس کے اندر کہیں پر کوئی اختلاف نہ ہو۔

۞ حدیث کو محکم اور متشابہ تین طرح سے کہہ سکتے ہیں، اور وہ درج ذیل ہیں:

- پہلی صورت: متشابہ: منسوخ حدیث کو کہیں گے، اسکے مقابلے میں محکم حدیث ہوگی جسکا حکم ثابت ہو، یعنی جس کے حکم کو شریعت نے باقی رکھا ہو، بالمقابل اس کے جو منسوخ ہو چکا ہو۔

- دوسری صورت: متشابہ: جسکے ظاہر کو ترک کر دیا گیا ہو کسی راجح معارض کے پائے جانے کی وجہ سے، اور اسکے مقابلے میں محکم ہے، اس طرح مخصص عام متشابہ ہوگی اور مخصص محکم ہوگی، اور مطلق مقید متشابہ ہوگی، اور مقید محکم ہوگی، مجمل متشابہ ہوگی، اور ایسی صورت میں محکم وہ حدیث ہوگی جو اس کے اجمال اور ابہام کو دور کر دے۔

- تیسری صورت: متشابہ کو کسی لفظ کے غموض اور اسکے ابہام کی جہت سے ہو، یا لفظی اشتراک یا معنوی اشتراک کی جہت سے ہو۔

اور اس تیسری صورت کو دوسری صورت میں شامل کیا جا سکتا ہے، اس طرح متشابہ کی کل دو صورتیں ہوں گی:

- پہلی صورت: منسوخ، جسکے مقابلے میں ناسخ ہے جسے محکم کہہ سکتے ہیں۔

- دوسری صورت: جسکے ظاہر کو ترک کر دیا گیا ہو کسی راجح معارض کے پائے جانے کی وجہ سے، یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استدلال یا اشتراک کی جہت سے لفظ کے اندر کسی غموض کی وجہ سے، اور یہ مجمل سے متعلق ہے، واللہ اعلم۔

ان صورتوں سے واضح ہوا کہ:

متشابہ کہتے ہیں کہ جو اپنے معنی مراد تک پہونچنے میں دوسری حدیث کا محتاج ہو۔

اور محکم کہتے ہیں کہ جو اپنے معنی مراد تک پہونچنے میں کسی دوسری حدیث کا محتاج نہ ہو۔

اسی لئے متشابہ کا حکم یہ ہیکہ اسے محکم کی طرف لوٹایا جائے؛ تاکہ اسے واضح کردے اور اسکے اشتباہ کو ختم کردے۔

اور فتنوں سے متعلق تمام امور کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح کردیا اسکی دلیلوں میں سے چند دلیلیں درج ذیل ہیں:

عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا تَرَكَ فِيهَا شَيْئًا إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ، إِلَّا ذَكَرَهُ عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ، وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ، إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الشَّيْءَ قَدْ نَسِيتُ فَأَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَآهُ فَعَرَفَهُ".

ترجمہ: ابو وائل سے روایت ہے کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک خطبہ دیا اور قیامت تک کوئی (دینی) چیز ایسی نہیں چھوڑی جس کا بیان نہ کیا ہو، جسے یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا اور جسے بھولنا تھا وہ بھول گیا، جب میں ان کی کوئی چیز دیکھتا ہوں جسے میں بھول چکا ہوں تو اس طرح اسے پہچان لیتا ہوں جس طرح وہ شخص جس کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو کہ جب وہ اسے دیکھتا ہے تو فوراً پہچان لیتا ہے۔

اور صحیح مسلم کے اندر ہے:

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ كَانَ، يَقُولُ: قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ السَّاعَةِ، وَمَا بِي إِلَّا أَنْ يَكُونَ، رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَرَّ إِلَيَّ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا لَمْ يُحَدِّثْهُ غَيْرِي، وَلٰكِنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا أَنَا فِيهِ عَنِ الْفِتَنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتَنَ: "مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ لَا يَكَدْنَ يَذَرْنَ شَيْئًا، وَمِنْهُنَّ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ، وَمِنْهَا كِبَارٌ". قَالَ حُذَيْفَةُ: فَذَهَبَ أُولٰئِكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي.

ترجمہ: ابن شہاب زہری سے مروی ہے کہ ابو ادریس خولانی کہا کرتے تھے کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں سب لوگوں سے زیادہ ہر فتنہ کو جانتا ہوں جو ہونے والا ہے درمیان میرے اور قیامت کے اور یہ بات نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپا کر کوئی بات خاص مجھ سے بیان کی ہو جو اوروں سے نہ کی ہو لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں فتنوں کا بیان کیا جس میں میں بھی تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ شمار کرتے تھے فتنوں کا: "تین ان سے ایسے ہیں جو قریب قریب کچھ نہ چھوڑیں گے اور بعض ان میں سے گرمی کی آندھیوں کی طرح ہیں بعضے ان میں چھوٹے ہیں بعضے بڑے ہیں۔" سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو اس مجلس میں جتنے لوگ تھے وہ سب گزر گئے ایک میں باقی ہوں (اس وجہ سے اب مجھ سے زیادہ کوئی فتنوں کا جاننے والا باقی نہ رہا)۔

اور صحیح بخاری میں ہے:

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ، وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ، حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ".

ترجمہ: طارق بن شہاب نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے کہا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر ہمیں وعظ فرمایا اور ابتدائے خلق کے بارے میں ہمیں خبر دی۔ یہاں تک کہ جب جنت والے اپنی منزلوں میں داخل ہو جائیں گے اور جہنم والے اپنے ٹھکانوں کو پہنچ جائیں گے (وہاں تک ساری تفصیل کو آپ نے بیان فرمایا) جسے اس حدیث کو یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا اور جسے بھولنا تھا وہ بھول گیا۔

اور اسی طرح متشابہ کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي، إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ، وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ، ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ، يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ، وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ، حَبَّةُ خَرْدَلٍ".

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا کہ جس کے اس کی امت میں سے حواری نہ ہوں اور اصحاب نہ ہوں جو اس کے طریقے پر چلتے ہیں اور اس کے حکم کی پیروی کرتے ہیں۔ پھر ان لوگوں کے بعد ایسے نالائق لوگ پیدا ہوتے ہیں جو زبان سے کہتے ہیں اور کرتے نہیں اور ان کاموں کو کرتے ہیں جن کا حکم نہیں۔ پھر جو کوئی ان نالائقوں سے لڑے ہاتھ سے وہ مؤمن ہے اور جو کوئی لڑے زبان سے (ان کو برا کہے ان کی باتوں کا رد کرے) وہ بھی مؤمن ہے اور جو کوئی لڑے ان سے دل سے (ان کو برا جانے) وہ بھی مؤمن ہے اور اس کے بعد رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں۔“ (یعنی اگر دل سے بھی برا نہ جانے تو اس میں ذرہ برابر بھی ایمان نہیں)۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول: (جو کوئی ان نالائقوں سے لڑے ہاتھ سے وہ مؤمن ہے) یہ متشابہ میں سے ہے؛ کیونکہ اسکا ظاہر مراد نہیں ہے، کیونکہ بہت سے ایسے نصوص ہیں جن کے اندر ظالم حکمرانوں کی ظلم پر صبر کرنے اور انکے خلاف خروج نہ کرنے کا حکم آیا ہے، جبکہ یہ حدیث ایسے حکام سے ہاتھ کے ذریعے مقابلہ اور لڑائی کرنے پر دلالت کرتی ہے۔

اسی لئے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی سند ہی پر نکیر کی ہے اور کہا: یہ کلام ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام جیسا نہیں لگتا، ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صبر کرو یہاں تک کہ مجھ سے آکر ملنا۔

ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس کا جواب اسطرح دیا جاسکتا ہے کہ یہاں ہاتھ کے ذریعے بدلنے سے قتال اور لڑائی کرنا ہی لازم نہیں آتا، اور اسی بات کی صراحت خود امام احمد نے صالح کی روایت میں کی ہے، چنانچہ آپ کہتے ہیں: ہاتھ سے بدلنے سے مراد یہ ہیکہ ان لوگوں نے جو منکرات کئے ہیں انہیں ہاتھ سے مٹا دیا جائے، مثلا ان کے شراب کو گرا دیا جائے، لہو ولعب کے آلات کو توڑ دیا جائے، یا ان لوگوں نے ظالمانہ طور پر جن چیزوں کا حکم دیا ہے انہیں ہاتھ سے باطل قرار دے دیا جائے، اگر اس کی طاقت ہو، اور ان میں سے ہر ایک جائز ہے، اور یہ قتال کے باب سے نہیں ہے، اور نہ ہی اس خروج کے تعلق سے ہے جس کی نہی وارد ہوئی ہے۔

اور جہاں تک ان کے خلاف تلوار کے ذریعے خروج کا تعلق ہے؛ تو اس سے فتنوں کا خوف ہے جن کے اندر مسلمانوں کے خون بہیں گے، جی ہاں، اگر حکام پر کھل کر نکیر کرنے کی صورت میں اہل وعیال اور پڑوسیوں کی تکلیف کا خدشہ ہو تو ایسی صورت میں ان سے تعرض کرنا مناسب نہیں ہے؛ کیونکہ اس سے دوسروں کو بھی تکلیف پہونچنے کا اندیشہ ہے۔

اسی طرح کی بات قاضی فضیل بن عیاض وغیرہ نے بھی کہی ہے، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: حاکم سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعرض نہیں کیا جائے گا؛ کیونکہ اسکی تلوار ہمیشہ ننگی رہتی ہے۔

اور اسکی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

انہیں میں سے صحیح مسلم کی یہ روایت ہے:

حَدَّثَنِي يَزِيدُ الْفَقِيرُ، قَالَ: " كُنْتُ قَدْ شَغَفَنِي رَأْيٌ مِنْ رَأْيِ الْخَوَارِجِ، فَخَرَجْنَا فِي عِصَابَةٍ ذَوِي عَدَدٍ، نُرِيدُ أَنْ نَحُجَّ، ثُمَّ نَخْرُجَ عَلَى النَّاسِ، قَالَ: فَمَرَرْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ، فَإِذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ، جَالِسٌ إِلَى سَارِيَةٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَإِذَا هُوَ قَدْ ذَكَرَ الْجَهَنَّمِيِّينَ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ، مَا هَذَا الَّذِي تُحَدِّثُونَ! وَاللَّهُ يَقُولُ: إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ سورة آل عمران آية 192، وَ كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا سورة السجدة آية 20، فَمَا هَذَا الَّذِي تَقُولُونَ؟

قَالَ: فَقَالَ: أَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟

قُلْتُ: نَعَمْ!

قَالَ: فَهَلْ سَمِعْتَ بِمَقَامِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الَّذِي يَبْعَثُهُ اللَّهُ فِيهِ؟

قُلْتُ: نَعَمْ!

قَالَ: فَإِنَّهُ مَقَامُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَحْمُودُ الَّذِي يُخْرِجُ اللَّهُ بِهِ مَنْ يُخْرِجُ۔

قَالَ: ثُمَّ نَعَتَ وَضْعَ الصِّرَاطِ، وَمَرَّ النَّاسِ عَلَيْهِ۔

قَالَ: وَأَخَافُ أَنْ لَا أَكُونَ أَحْفَظُ ذَاكَ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ زَعَمَ، أَنَّ قَوْمًا يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ، بَعْدَ أَنْ يَكُونُوا فِيهَا، قَالَ: يَعْنِي فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمْ عِيدَانُ السَّمَاسِمِ، قَالَ: فَيَدْخُلُونَ نَهَرًا مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ، فَيَغْتَسِلُونَ فِيهِ فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمُ الْقَرَاطِيسُ"۔

فَرَجَعْنَا، قُلْنَا: وَيْحَكُمْ أَتُرَوْنَ الشَّيْخَ يَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَجَعْنَا، فَلَا وَاللَّهِ مَا خَرَجَ مِنَّا غَيْرُ رَجُلٍ وَاحِدٍ.

ترجمہ: یزید الفقیر سے روایت ہے، میرے دل میں خارجیوں کی ایک بات کھب گئی تھی (وہ یہ کہ کبیرہ گناہ کرنے والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔اور جو جہنم میں جائے گا وہ پھر وہاں سے نہ نکلے گا) تو ہم نکلے ایک بڑی جماعت کے ساتھ اس ارادے سے کہ حج کریں، پھر خارجیوں کا مذہب پھیلائیں جب ہم مدینے میں پہنچے دیکھا تو سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ایک ستون کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں کو حدیثیں سنا رہے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی، انہوں نے یکا یک ذکر کیا دوزخیوں کا۔میں نے کہا: اے صحابی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے، تم کیا حدیث بیان کرتے ہو؟ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے۔"(اے رب ہمارے) بے شک تو جس کو جہنم میں لے گیا تو نے اس کو رسوا کیا" اور فرماتا ہے:"جہنم کے لوگ جب وہاں سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اس میں ڈال دیئے جائیں گے۔" اب تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا: تو نے قرآن پڑھا ہے؟ میں نے کہا: ہاں، انہوں نے پھر کہا: تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام سنا ہے یعنی وہ مقام جو اللہ ان کو قیامت کے روز عنایت فرمائے گا۔

میں نے کہا: ہاں میں نے سنا ہے انہوں نے کہا: پھر وہی مقام محمود ہے، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نکالے گا جہنم سے ان لوگوں کو جن کو چاہے گا۔(پھر بیان کیا) انہوں نے پل صراط کا حال اور لوگوں کے گزرنے کا اس پل پر سے اور مجھے ڈر ہے۔ یاد نہ رہا ہو یہ مگر انہوں نے یہ کہا: کہ کچھ لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے۔اس میں جانے کے بعد اور اس طرح سے نکلیں گے جیسے آبنوس کی لکڑیاں۔(سیاہ جل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھن کر) پھر جنت کی ایک نہر میں جائیں گے اور وہاں غسل کریں گے اور کاغذ کی طرح سفید ہو کر نکلیں گے، یہ سن کر ہم لوٹے اور کہا ہم نے۔خرابی ہو تمہاری کیا یہ بوڑھا جھوٹ باندھتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر (یعنی وہ ہرگز جھوٹ نہیں بولتا پھر تمہارا مذہب غلط نکلا) اور ہم سب پھر گئے اپنے مذہب سے مگر ایک شخص نہ پھرا۔

آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کس طرح ان لوگوں پر اصحاب کبائر کے تعلق سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث مشتبہ ہوگئی یہاں تک کہ اس اشتباہ کو صحابی جلیل جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے ختم کیا۔

انہیں متشابہ حدیثوں میں سے یہ حدیث بھی ہے:

عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّهُ قَامَ فِينَا، فَقَالَ: أَلَا إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِينَا، فَقَالَ: " أَلَا إِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوا عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَإِنَّ هَذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ: ثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ، وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ.

ترجمہ: ابو عامر عبداللہ بن لحی حمصی ہوزنی کہتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر کہا: سنو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: "سنو! تم سے پہلے جو اہل کتاب تھے، بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے، اور یہ امت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی، بہتر فرقے جہنم میں ہوں گے اور ایک جنت میں اور یہی (الجماعة) ہے"۔

یہاں محل اشتباہ ان فرقوں کی تحدید اور انکی تعیین میں ہے۔

اسی حدیث افتراق پر تبصرہ کرتے ہوئے ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اور جہاں تک ان فرقوں کی تعیین کا تعلق ہے تو اس بارے میں لوگوں نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں، اور ان کا ذکر مقالات کی کتابوں میں بھی کیا ہے، لیکن یقین سے اس فرقے کو جو کہ ۷۲/ فرقوں میں سے ایک ہے، اسکی تعیین کرنا، اسکے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے دلیل کی ضرورت ہے، کیونکہ بلا علم بات کرنے سے عمومی طور پر اللہ نے حرام کر دیا ہے، اور خصوصی طور پر اپنے اوپر بات کرنے سے منع کیا ہے، چنانچہ اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {قُلۡ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ ٱلۡفَوَٰحِشَ مَا ظَهَرَ مِنۡهَا وَمَا بَطَنَ وَٱلۡإِثۡمَ وَٱلۡبَغۡيَ بِغَيۡرِ ٱلۡحَقِّ وَأَن تُشۡرِكُواْ بِٱللَّهِ مَا لَمۡ يُنَزِّلۡ بِهِۦ سُلۡطَٰنٗا وَأَن تَقُولُواْ عَلَى ٱللَّهِ مَا لَا تَعۡلَمُونَ} ترجمہ: کہہ دے میرے رب نے تو صرف بے حیائیوں کو حرام کیا ہے، جو ان میں سے ظاہر ہیں اور جو چھپی ہوئی ہیں اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کو اور یہ کہ تم اللہ کے ساتھ اسے شریک ٹھہراؤ جس کی اس نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور یہ کہ تم اللہ پر وہ کہو جو تم نہیں جانتے۔

مزید اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ كُلُواْ مِمَّا فِي ٱلۡأَرۡضِ حَلَٰلٗا طَيِّبٗا وَلَا تَتَّبِعُواْ خُطُوَٰتِ ٱلشَّيۡطَٰنِۚ إِنَّهُۥ لَكُمۡ عَدُوّٞ مُّبِينٌ [168] إِنَّمَا يَأۡمُرُكُم بِٱلسُّوٓءِ وَٱلۡفَحۡشَآءِ وَأَن تَقُولُواْ عَلَى ٱللَّهِ مَا لَا تَعۡلَمُونَ} ترجمہ: اے لوگو! ان چیزوں میں سے جو زمین میں ہیں حلال، پاکیزہ کھاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی مت کرو، بے شک وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔ [168] وہ تو تمھیں برائی اور بے حیائی ہی کا حکم دیتا ہے اور یہ کہ تم اللہ پر وہ بات کہو جو تم نہیں جانتے۔

مزید اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {وَلَا تَقۡفُ مَا لَيۡسَ لَكَ بِهِۦ عِلۡمٌۚ} ترجمہ: اور اس چیز کا پیچھا نہ کر جس کا تجھے کوئی علم نہیں۔

مگر بہت سے لوگ ایسے ہیں جو ان فرقوں کے بارے میں ظن وتخمین اور خواہش نفس کی بنیاد پر کلام کرتے ہیں، چنانچہ وہ جس فرقے سے جڑے ہوتے ہیں اسے اہل سنت والجماعہ میں شامل کرتے ہیں اور جو ان کے مخالف ہوتا ہے اسے اہل بدعت میں شمار کرتے ہیں، اور یہ کھلی ہوئی گمراہی ہے۔

کیونکہ اہل حق اور اہل سنت کا متبوع اور امام اللہ کے رسول ﷺ کے سوا کوئی نہیں ہوسکتا، جو اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے، آپ ﷺ جو بھی بولتے ہیں وہ وحی ہوتا ہے، آپ ﷺ ہی کی ذات ہے جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ہر خبر کی تصدیق کرنا اور ہر حکم کی اطاعت کرنا واجب ہے، یہ مقام کسی بھی امام کو حاصل نہیں، بلکہ ہر ایک کے قول کو لیا بھی جاسکتا ہے اور ترک بھی کیا جاسکتا ہے سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔

چنانچہ جو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر کسی دوسرے شخص کو اپنا امام بنائے گا، اسی سے محبت کرے گا اور اسی کی باتوں پر عمل کرے گا اور خود کو اہل سنت والجماعہ میں شمار کرے گا، اور جو اسکی مخالفت کرے اسے اہل بدعت میں شمار کرے گا، جیسا کہ اہل تقلید کے یہاں عام طور پر پایا جاتا ہے، تو ایسا شخص بدعتی، گمراہ اور تفرقہ ڈالنے والا ہوگا۔

فرقہ بندی اور اختلاف کا معنی معروف ہے، مگر ان فرقوں کی تعداد جو کہ ۷۳/ تک پہونچتی ہے ان کی کیا کیفیت ہے، اور ان فرقوں کی تعیین کیسے کی جائے گی اسے ہم اللہ کے سپرد کرتے ہیں!!!

پانچواں اصول:

نصوص کے ظاہر پر عمل کرنا اہل سنت والجماعہ کا شیوہ ہے، اسکی تاویل کرنا اور اسے اسکے ظاہری معنی سے پھیر کر کسی دوسرے معنی پر محمول کرنا بغیر کسی قرینہ یا بغیر کسی دلیل کے جائز نہیں ہے؛ کیونکہ سلف کے نزدیک اصل یہی ہے کہ ظاہر نص پر عمل کیا جائے، بغیر دلیل کے اس سے خروج کرنا صحیح نہیں ہے۔

اور یہ اصول تمام شرعی نصوص کو شامل ہوگا۔

یہاں ظاہر سے مراد وہ معنی مقصود ہے جو کلام سے بظاہر معلوم ہو رہا ہو، یا اسکے مخالف کوئی دوسرا معنی مقصود سمجھ میں نہ آرہا ہو۔

اسکی کچھ مثالیں درج ذیل ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَيُّمَ هُوَ؟ قَالَ: الْقَتْلُ الْقَتْلُ".

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "زمانہ قریب ہوتا جائے گا اور عمل کم ہوتا جائے گا اور لالچ دلوں میں ڈال دیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہونے لگیں گے اور (ھرج) کی کثرت ہوجائے گی۔" لوگوں نے سوال کیا: یارسول اللہ! یہ (ھرج) کیا چیز ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قتل! قتل!۔

اور مسند احمد کے اندر یہ الفاظ ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الْكَذِبُ، وَتَتَقَارَبَ الْأَسْوَاقُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ" قِيلَ: وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: "الْقَتْلُ".

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ فتنے ظاہر ہونے لگیں گے، جھوٹ کی کثرت ہوگی، بازار قریب ہوں گے، اور زمانہ قریب ہوتا جائے گا اور (ھرج) کی کثرت ہوجائے گی۔" لوگوں نے سوال کیا: یارسول اللہ! یہ (ھرج) کیا چیز ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قتل! قتل!۔

یہاں پر زمانے کے قریب ہونے کی تفسیر جینے کی سہولت، اور عیش پرستی سے کی گئی ہے، اور حدیث کی یہ ایک تاویل ہے۔

اور بعض نے اسکی تفسیر زمانے کی کمی سے کی ہے، اور یہ لفظ کے ظاہری معنی سے نکلتا ہے؛ اس لیے کہ حدیث کا لفظ (یتقارب) ہے (ینقص) نہیں ہے، اور تقارب سے زمانے کے اندر کمی کا پتہ نہیں چلتا ہے اور نہ ہی اس سے عیش پرستی کا مفہوم نکلتا ہے۔

چنانچہ اسکا صحیح مفہوم یہ ہیکہ وقت بہت تیزی سے گزرے گا جس کا احساس نہیں ہوگا، ابھی آپ ہفتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے شروع میں ہوں گے مگر اسقدر جلدی سے ہفتے کے آخر میں پہونچ جائیں گے کہ جس کا آپ کو احساس ہی نہیں ہوگا،کوئی حادثہ ایک سال پہلے کا ہوگا اور آپ کو لگے گا کہ ابھی پچھلے ماہ کا ہے۔

اور بازار کی قربت کی تفسیر کی گئی ہے قریب قریب بازاروں کے قائم کرنے سے،ایک تفسیر یہ بھی کی گئی ہے کہ لوگ بازاروں کی طرف رجوع بہت زیادہ کریں گے۔

اور حدیث کا ظاہری لفظ ہی حقیقت حال کی وضاحت کر رہا ہے،چنانچہ آج کل بازار قریب قریب قائم کئے جاتے ہیں،آج آپ ایک ہی روڈ پر ایک ہی محلے کے اندر کئی کئی بازار دیکھیں گے،ایک مارکٹ ہے، اسکے بغل میں دوسری مارکٹ ہے،یہی حدیث کا ظاہری لفظ بتا رہا ہے۔

حدیث کا ظاہری مراد جمہور اہل علم کے اقوال کی روشنی میں:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:جب کسی حدیث کے اندر دو معانی کا احتمال ہو تو اہل علم پر واجب ہے کہ اسے عام معنی کو چھوڑ کر کسی خاص معنی پر محمول نہ کریں مگر سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا اجماع امت کی طرف سے کسی دلیل کی روشنی میں جو سنت کے خلاف اکٹھا نہیں ہو سکتے۔

امام شافعی نے کہا:حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عام معنی سے نہیں ہٹایا جاسکتا یہاں تک کہ کوئی دلیل ہو سنت سے یا اجماع مسلمین سے کہ ظاہر کو چھوڑ کر اس کا کوئی باطنی مراد ہے،یا عام معنی کو چھوڑ کر کوئی خاص معنی مراد ہے،ایسی صورت میں اسے خاص معنی میں کیا جاسکتا ہے یا پھر دونوں میں اگر اسکا امکان ہو۔

مزید امام شافعی نے کہا:سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اندر ہر عمومی اور ظاہری لفظ کو اسکے عام اور ظاہر ہی پر محمول کیا جائے گا،یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی ایسی حدیث ثابت ہو جائے جو اس بات پر دلالت کرے کہ یہاں اس عمومیت سے ہٹ کر کوئی خاص معنی مراد ہے۔

اسی پر اہل علم کا عمل رہا ہے،یہاں تک کہ احناف کے ائمہ کے نزدیک اگر صحابی اپنے ہی مرویات کی مخالفت کرے تو اعتبار روایت کے ظاہری معنی کا ہوگا نہ کہ راوی کی مخالفت کا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن القیم الجوزیہ نے کہا: واجب یہ ہیکہ اللہ اور اسکے رسول کے کلام کو اور مکلف کے کلام کو اسکے ظاہر پر محمول کیا جائے، اور اسی لفظ پر مخاطب کے وقت جو معنی مقصود ہے اور جس کے سوا افہام و تفہیم ممکن نہیں، اور اگر کوئی اس کے علاوہ کا دعویدار ہو تو وہ جھوٹا ہے۔

علامہ شنقیطی نے کہا: بلا شبہ اصحاب رسول اور عام مسلمین کا یہی اصول ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کے ظاہری معنی سے کسی بھی صورت میں نکلنا جائز نہیں ہے، یہاں تک کہ کوئی شرعی صحیح دلیل آجائے تو اسے اس کے ظاہری معنی سے دوسرے محتمل مرجوح معنی کی طرف پھیر دے۔

اور آپ نے یہ بھی کہا: تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ظاہری معنی ہی پر عمل کرنا واجب ہے، یہاں تک کہ کوئی شرعی صحیح دلیل آجائے تو اسے اس کے ظاہری معنی سے دوسرے محتمل مرجوح معنی کی طرف پھیر دے۔ اور جو بھی اصول کے بارے میں کلام کرتا ہے وہ اسی اصول پر ہے۔

ابن القیم نے کہا: مفتی کیلئے مناسب یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو وہ ظاہری معنی کے مطابق فتوی دے، کیونکہ حکم اور دلیل بیان تام کے ساتھ ہوتا ہے، کیونکہ حکم اور دلیل ہی سے حدیث کا مضمون درست ہوتا ہے، اور کسی معین فقیہ کا قول ایسا نہیں ہوتا ہے، اور صحابہ، تابعین اور ائمہ جس منہج پر قائم تھے اس کے تعلق سے اچھی طرح چھان بین کرتے تھے، یہاں تک کہ انکے بعد ناخلف پیدا ہو گئے جنہوں نے نصوص سے روگردانی کرنا شروع کر دی، اور انہوں نے اپنے لئے نصوص کے ظاہری الفاظ کو ترک کر کے اپنی طرف سے الفاظ گڑھ لئے، اس طرح اس سے ترک نصوص لازم آتا ہے۔

اور یہ معلوم ہے کہ یہ الفاظ اس حکم، دلیل اور حسن بیان کو پورا نہیں کر سکتے جو نصوص کے اندر پائے جاتے ہیں، چنانچہ نصوص کے الفاظ کو ترک کر کے ان کی جگہ نئے الفاظ کو اپنانے اور انہیں پر احکام کو مرتب کرنے کی وجہ سے امت کے اندر جو فساد اور بگاڑ پیدا ہوا اسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اس لئے نصوص کے الفاظ عصمت اور حجت ہیں، یہ خطا، تناقض، پیچیدگی اور اضطراب سے محفوظ ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور چونکہ یہ عہد صحابہ کی عصمت اور انکے وہ اصول ہیں جن کی طرف وہ رجوع کرتے تھے؛ اس لئے ان کے علوم بعد میں آنے والوں کے علوم سے زیادہ صحیح ہیں، اور ان کے اختلافی مسائل کی غلطیاں بعد والوں کی غلطیوں سے بہت کم ہیں، اسی طرح تابعین کی غلطیاں بعد والوں کے بنسبت کم ہیں، اور پھر اسی طرح کہتے جائیں۔

اور جب اکثر اہل بدعت اور نفس پرستوں کے یہاں ترک نصوص عام ہوگیا؛ تو مسائل اور دلائل میں انکے علوم حد درجہ فساد، اضطراب اور تناقض کا شکار ہو گئے۔

اور اصحاب رسول ﷺ سے جب کسی مسئلہ کے بارے میں سوال کیا جاتا تو وہ کہتے: اللہ نے ایسا کہا، اور رسول اللہ ﷺ نے ایسا کہا، یا رسول اللہ ﷺ نے ایسا کیا، اور جب تک ممکن ہوتا اس سے وہ سر مو انحراف نہیں کرتے تھے۔

چنانچہ جو انکے جواب کو دیکھے گا اسے تسلی ہو جائے گی لیکن جب زمانہ گزرتا گیا اور نور نبوت سے لوگ دور ہوتے گئے؛ تو آگے چل کر متاخرین کے یہاں یہی چیز عیب ہوگئی کہ وہ اپنے دینی اصول اور اسکے فروعی مسائل میں یہ ذکر کریں کہ اللہ نے ایسا کہا، اور رسول اللہ ﷺ نے ایسا کہا، یا رسول اللہ ﷺ نے ایسا کیا۔۔۔الخ۔

میں کہتا ہوں: اسی لئے آپ ان مقلدین کے یہاں الایجی کی [المواقف] نامی ایک کتاب پائیں گے جس کے اندر شروع سے آخر تک نہ ہی ایک آیت ہے اور نہ ہی ایک حدیث ہے، اگر ہیں تو انہیں انگلیوں پر گنا جا سکتا ہے، اسی طرح سے عام طور پر فقہی متون ہوتے ہیں، ابن خلدون نے اپنے مقدمہ کے اندر ان فقہی مختصرات (متون) پر کلام کیا ہے اور یہ واضح کیا ہے کہ کس طرح طلبہ پر ان کا اثر پڑتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھٹا اصول:

فتنوں کی احادیث سے مراد وہ خبریں ہیں جن کا تعلق غیبیات سے ہیں، کونی قوانین اور فطری سنتوں سے ہیں؛ اسلئے ان سے شرعی احکام پر استدلال کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، اگر شرعی احکام کے بیان کے سیاق میں نصوص اسکی مخالفت کریں۔

فتنوں کی حدیثوں پر بھروسہ کرکے عمل کر دینے، ایک دوسرے پر بھروسہ کر لینے اور اسباب کو ترک کر دینے کی کوئی تک نہیں ہے۔

احادیث فتن کے ساتھ تعامل کرنے میں اہل سنت کا طریقہ ایجابی اور عملی ہے نہ کہ سلبی اور کاہلی ہے۔

مطلب یہ ہیکہ فتنوں اور ملاحم کے موضوع کا مقصد یہ ہیکہ یہ مسلمانوں کو اعمال صالحہ کی طرف بڑھنے اور مقاصد دین کو پورا کرنے میں شرعی اسباب اپنانے کی دعوت دیتا ہے۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ، ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيلِ، فَقَالَ: "يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ. قُلْتُ: لَمْ أَرَهَا وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا، قَالَ: فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ، قُلْتُ: فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَأَيْنَ دُعَّارُ طَيِّئٍ الَّذِينَ قَدْ سَعَّرُوا الْبِلَادَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرَى، قُلْتُ: كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ، قَالَ: كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ، فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللَّهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ، فَلَيَقُولَنَّ لَهُ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ، فَيَقُولُ: بَلَى، فَيَقُولُ: أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ، فَيَقُولُ: بَلَى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ، قَالَ: عَدِيٌّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقَّةِ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ شِقَّةَ تَمْرَةٍ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ، قَالَ: عَدِيٌّ فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَكُنْتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَا، قَالَ: النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ".

ترجمہ: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک صاحب آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فقر و فاقہ کی شکایت کی، پھر دوسرے صاحب آئے اور راستوں کی بدامنی کی شکایت کی، اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عدی! تم نے مقام حیرہ دیکھا ہے؟ (جو کوفہ کے پاس ایک بستی ہے) میں نے عرض کیا کہ میں نے دیکھا تو نہیں، البتہ اس کا نام میں نے سنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہاری زندگی کچھ اور لمبی ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ہودج میں ایک عورت اکیلی حیرہ سے سفر کرے گی اور (مکہ پہنچ کر) کعبہ کا طواف کرے گی اور اللہ کے سوا اسے کسی کا بھی خوف نہ ہوگا۔ میں نے (حیرت سے) اپنے دل میں کہا، پھر قبیلہ طے کے ان ڈاکوؤں کا کیا ہوگا جنہوں نے شہروں کو تباہ کر دیا ہے اور فساد کی آگ سلگا رکھی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم کچھ اور دنوں تک زندہ رہے تو کسریٰ کے خزانے (تم پر) کھولے جائیں گے۔ میں (حیرت میں) بول پڑا کسریٰ بن ہرمز (ایران کا بادشاہ) کسریٰ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں کسریٰ بن ہرمز! اور اگر تم کچھ دنوں تک اور زندہ رہے تو یہ بھی دیکھو گے کہ ایک شخص اپنے ہاتھ میں سونا چاندی بھر کر نکلے گا،

www.KitaboSunnat.com

اسے کسی ایسے آدمی کی تلاش ہوگی (جو اس کی زکوٰۃ) قبول کرلے لیکن اسے کوئی ایسا آدمی نہیں ملے گا جو اسے قبول کرلے۔ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا جو دن مقرر ہے اس وقت تم میں سے ہر کوئی اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ درمیان میں کوئی ترجمان نہ ہوگا (بلکہ پروردگار اس سے بلا واسطہ باتیں کرے گا) اللہ تعالیٰ اس سے دریافت کرے گا۔ کیا میں نے تمہارے پاس رسول نہیں بھیجے تھے جنہوں نے تم تک میرا پیغام پہنچا دیا ہو؟ وہ عرض کرے گا بیشک تو نے بھیجا تھا۔ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا کیا میں نے مال اور اولاد تمہیں نہیں دی تھی؟ کیا میں نے ان کے ذریعہ تمہیں فضیلت نہیں دی تھی؟ وہ جواب دے گا بیشک تو نے دیا تھا۔ پھر وہ اپنی داہنی طرف دیکھے گا تو سوا جہنم کے اسے اور کچھ نظر نہ آئے گا پھر وہ بائیں طرف دیکھے گا تو ادھر بھی جہنم کے سوا اور کچھ نظر نہیں آئے گا۔ عدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جہنم سے ڈرو، اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعہ ہو۔ اگر کسی کو کھجور کا ایک ٹکڑا بھی میسر نہ آسکے تو (کسی سے) ایک اچھا کلمہ ہی کہہ دے۔ عدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ہودج میں بیٹھی ہوئی ایک اکیلی عورت کو تو خود دیکھ لیا کہ حیرہ سے سفر کے لیے نکلی اور (مکہ پہنچ کر) اس نے کعبہ کا طواف کیا اور اسے اللہ کے سوا اور کسی سے (ڈاکو وغیرہ) کا (راستے میں) خوف نہیں تھا اور مجاہدین کی اس جماعت میں تو میں خود شریک تھا جس نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے فتح کیے۔ اور اگر تم لوگ کچھ دنوں اور زندہ رہے تو وہ بھی دیکھ لو گے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص اپنے ہاتھ میں (زکوٰۃ کا سونا چاندی) بھر کر نکلے گا (لیکن اسے لینے والا کوئی نہیں ملے گا)۔

چنانچہ اس حدیث کے اندر بغیر محرم کے عورت کے سفر کرنے کی کوئی دلالت موجود نہیں ہے!!

اسی طرح وہ جبریل حدیث جس کے اندر رسول اللہ ﷺ نے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں خبر دی ہے:

قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ۔

قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَتِهَا؟

قَالَ: "أَنْ تَلِدَ الأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ، يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ"۔

قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟

قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ۔

قَالَ: فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ، أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ۔

ترجمہ: پھر وہ شخص بولا: بتایئے مجھ کو قیامت کب ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس کو جس سے پوچھتے ہو وہ خود پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔" وہ شخص بولا تو مجھے اس کی نشانیاں بتلایئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک نشانی یہ ہے کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی۔ دوسری نشانی یہ ہے کہ تو دیکھے گا ننگوں کو جن کے پاؤں میں جوتا نہ تھا، تن پہ کپڑا نہ تھا، کنگال بڑی بڑی عمارتیں ٹھونک رہے ہیں۔" راوی نے کہا: پھر وہ شخص چلا گیا۔ میں بڑی دیر تک ٹھہرا رہا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: "اے عمر! تو جانتا ہے یہ پوچھنے والا کون تھا؟" میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ جبرئیل علیہ السلام تھے تم کو تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔"

کیا اس حدیث کی رو سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک بیٹی کیلئے یہ جائز ہے کہ وہ اپنی ماں کے ساتھ اس طرح سلوک کرے جیسے کہ وہ ایک ملکہ ہے اور اسکی ماں لونڈیا؟! جیسا کہ حدیث کی ایک تفسیر اسی طرح کی گئی ہے۔

اور اسی طرح وہ حدیث کہ جس کے اندر رسول اللہ ﷺ نے یہ خبر دی ہے کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا جب ایک آدمی یہ خیال نہیں کرے گا کہ اسکا مال حلال طریقے سے آ رہا ہے یا حرام طریقے سے، تو کیا یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالت جائز ہوگی ؟!

صحیح بات یہی ہے کہ یہ احادیث اللہ کی کونی اور فطری سنتوں کا حصہ ہیں، اور جو بھی حالت درپیش ہوگی اس پر شرعی احکام مرتب نہیں ہوں گے، بطور خاص اس وقت جب کہ شرعی احکام کے وہ مخالف ہوں۔

اسی طرح ان کی وجہ سے عمل ترک کر کے توکل کر لینا یعنی عمل چھوڑ کر بیٹھ جانا یہ بھی درست نہیں ہے، جیسا کہ اس حدیث میں ہے:

عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنْ قَامَتِ السَّاعَةُ وَبِيَدِ أَحَدِكُمْ فَسِيلَةٌ، فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَقُومَ حَتَّى يَغْرِسَهَا فَلْيَفْعَلْ".

ترجمہ: ہشام بن زید سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالک سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر قیامت آجائے اور اس وقت تمہارے ہاتھ میں کوئی پودہ ہو، تو اگر اسے لگانے کی فرصت ہو تو لگا دے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا، وَيُمْسِي كَافِرًا، أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا، وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا".

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جلدی جلدی نیک کام کرلو ان فتنوں سے پہلے جو اندھیری رات کے حصوں کی طرح ہوں گے، صبح کو آدمی ایماندار ہوگا اور شام کو کافر یا شام کو ایماندار ہوگا اور صبح کو کافر ہوگا اور اپنے دین کو بیچ ڈالے گا دنیا کے مال کے بدلے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، أَوِ الدُّخَانَ، أَوِ الدَّجَّالَ، أَوِ الدَّابَّةَ، أَوْ خَاصَّةَ أَحَدِكُمْ، أَوْ أَمْرَ الْعَامَّةِ".

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "چھ چیزوں کے ظاہر ہونے سے پہلے تم نیک اعمال میں جلدی کرو: سورج کا مغرب سے نکلنا، دھواں، دجال، دابۃ الارض (چوپایا)، ہر شخص کی خاص آفت (یعنی موت)، عام آفت (جیسے وبا یا قیامت)"۔

چنانچہ یہاں فتنوں کے قریب ہونے کے ساتھ بھی عمل کی طرف جلدی کرنے کا حکم ہے: اس وقت بھی کوئی سستی کاہلی نہیں ہے، اور نہ ہی عمل ترک کر کے بیٹھ جانے کی بات ہے، بلکہ اس وقت بھی کوشش اور عمل کی بات ہے۔

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَآنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُورٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ، كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو، فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا".

ترجمہ: ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"طہارت آدھے ایمان کے برابر ہے۔ اور (الحمد للہ) بھر دے گا ترازو کو (یعنی اس قدر اس کا ثواب عظیم ہے کہ اعمال تولنے کا ترازو اس کے اجر سے بھر جائے گا) اور (سبحان اللہ) اور (الحمد للہ) دونوں بھر دیں گے آسمانوں اور زمین کے بیچ کی جگہ کو (اگر ان کا ثواب ایک جسم کی شکل میں فرض کیا جائے) اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے اور صبر روشنی ہے اور قرآن تیری دلیل ہے۔ دوسرے پر یا دوسرے کی دلیل ہے تجھ پر (یعنی اگر سمجھ کر پڑھے اور فائدہ اٹھائے تو تیری دلیل ہے نہیں تو دوسرے کو فائدہ ہوگا اور تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محروم رہے گا)، ہر ایک آدمی (بھلا ہو یا برا) صبح کو اٹھتا ہے یا پھر اپنے تئیں آزاد کرتا ہے (نیک کام کر کے اللہ کے عذاب سے) یا (برے کام کر کے) اپنے آپ کو تباہ کرتا ہے۔"

محل شاہد اس حدیث کے اندر آپ ﷺ کا یہ قول ہے: (اور قرآن تیری دلیل ہے۔ دوسرے پر یا دوسرے کی دلیل ہے تجھ پر، ہر ایک آدمی (بھلا ہو یا برا) صبح کو اٹھتا ہے یا پھر اپنے تئیں آزاد کرتا ہے (نیک کام کر کے اللہ کے عذاب سے) یا (برے کام کر کے) اپنے آپ کو تباہ کرتا ہے)۔

ساتواں اصول:

ان احادیث کے ذریعے خبر دینے کی ایک یہ بھی کہ لوگوں کو اس سے ڈرایا جائے تاکہ لوگ اس فتنے میں واقع نہ ہوں۔

اور ایک حکمت یہ بھی ہے کہ لوگوں کو ایسے اعمال کی طرف رہنمائی کی جائے جنہیں وہ فتنوں کے موقعوں پر انجام دیں۔

انہیں میں سے یہ حدیث بھی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ الْمَالَ، أَمِنْ حَلَالٍ أَمْ مِنْ حَرَامٍ".

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ انسان اس کی پرواہ نہیں کرے گا کہ مال اس نے کہاں سے لیا، حلال طریقہ سے یا حرام طریقہ سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا".

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عنقریب دریائے فرات سے سونے کا ایک خزانہ نکلے گا پس جو کوئی وہاں موجود ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔"

اور ایک روایت میں ہے: (يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ) ترجمہ: سونے کا ایک پہاڑ نکلے گا۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الحضرمی، عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الكلابی، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ، فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا، فَقَالَ: "مَا شَأْنُكُمْ؟"، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً، فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، فَقَالَ: "غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ، فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ، فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّأْمِ وَالْعِرَاقِ، فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللَّهِ فَاثْبُتُوا" قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟، قَالَ: "أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ"، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟، قَالَ: لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ"، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟، قَالَ: "كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ، فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ، فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ، فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ، وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ، فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا، وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ، فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ، فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ، فَيَقُولُ: لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ، فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا، فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ، فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ، وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ، فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ، فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ، فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ، فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ، وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ، فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ، فَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ، وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى، وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ، فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ، فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ، فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ، فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ، وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ، فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا، وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً، فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ، فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ، فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ".

ترجمہ: جبیر بن نفیر حضرمی سے روایت ہے کہ انہوں سیدنا نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ سے یہ سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کو دجال کا ذکر کیا تو کبھی اس کو گھٹایا اور کبھی بڑھایا (یعنی کبھی اس کی تحقیر کی اور کبھی اس کے فتنہ کو بڑا کہا یا کبھی بلند آواز سے گفتگو کی اور کبھی پست آواز سے) یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ دجال ان درختوں کے جھنڈ میں آ گیا۔ جب ہم پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شام کو آگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے چہروں پر اس کا اثر معلوم کیا (یعنی ڈر اور خوف)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہارا کیا حال ہے؟" ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے دجال کا ذکر کیا اور اس کو گھٹایا اور بڑھایا یہاں تک کہ ہم کو گمان ہو گیا کہ دجال ان درختوں میں کھجور کے جھنڈ میں موجود ہے (یعنی اس کا آنا بہت قریب ہے)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھ کو دجال کے سوا اور باتوں کا خوف تم پر زیادہ ہے (فتنوں کا، آپس میں لڑائیوں کا) اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو تم سے پہلے میں اس کو الزام دوں گا اور تم کو اس کے شر سے بچاؤں گا اور اگر وہ نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود نہ ہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اس کو الزام دے گا اور حق تعالیٰ میرا خلیفہ اور نگہبان ہے ہر مسلمان پر۔ البتہ دجال تو جوان گھونگریالے بالوں والا ہے، اس کی آنکھ میں ٹینٹ ہے گویا کہ میں اس کی مشابہت دیتا ہوں عبدالعزیٰ بن قطن کے ساتھ (عبدالعزیٰ ایک کافر تھا)۔ سو جو شخص تم میں سے دجال کو پائے اس کو چاہیے کہ سورۂ کہف کے شروع کی آیتیں اس پر پڑھے۔ مقرر وہ نکلے گا شام اور عراق کی راہ سے تو خرابی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈالے گا داہنے اور فساد اٹھائے گا بائیں ۔اے اللہ کے بندو! ایمان پر قائم رہنا۔" اصحاب بولے: یارسول اللہ! وہ زمین پر کتنی مدت رہے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " چالیس دن تک ۔ایک دن ان میں سے ایک سال کے برابر ہوگا اور دوسرا ایک مہینے کے اور تیسرا ایک ہفتے کے اور باقی دن جیسے یہ تمہارے دن ہیں ۔" (تو ہمارے دنوں کے حساب سے دجال ایک برس دو مہینے چودہ دن تک رہے گا)۔اصحاب نے عرض کیا: یارسول اللہ! جو دن سال بھر کے برابر ہوگا اس دن ہم کو ایک ہی دن کی نماز کفایت کرے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " نہیں تم اندازہ کر لینا اس دن میں بقدر اس کے یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنوں میں نماز پڑھتے ہو اسی طرح اس دن بھی اندازہ کر کے پڑھ لینا۔" (اب تو گھڑیاں بھی موجود ہیں ان سے وقت کا اندازہ بخوبی ہوسکتا ہے ۔نووی رحمہ اللہ کہا: اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں صاف نہ فرماتے تو قیاس یہ تھا کہ اس دن صرف پانچ نمازیں پڑھنا ہی کافی ہوتیں کیونکہ ہر دن رات میں خواہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں مگر یہ قیاس نص سے ترک کیا گیا ہے ۔مترجم کہتا ہے کہ عرض تسعین میں جو خط استواء سے نوے درجہ پر واقع ہے اور جہاں کا افق معدل النہار ہے چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوتی ہے تو ایک دن رات سال بھر کا ہوتا ہے پس اگر بالفرض انسان وہاں پہنچ جائے اور جیئے تو سال میں پانچ نمازیں پڑھنا ہوں گی)اصحاب نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی چال زمین میں کیونکر ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " جیسے وہ مینہ جس کو ہوا پیچھے سے اڑاتی ہے سو وہ ایک قوم کے پاس آئے گا تو ان کو کفر کی طرف بلائے گا وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی بات مانیں گے تو آسمان کو حکم کرے گا وہ پانی برسائے گا اور زمین کو حکم کرے گا وہ ان کی گھاس اور اناج اگائے گی ۔تو شام کو گورو (جانور) آئیں گے پہلے سے زیادہ ان کے کوہان لمبے ہوں گے تھن کشادہ ہوں گے کوکھیں تنی ہوئیں (یعنی خوب موٹی ہو کر) پھر دجال دوسری قوم کے پاس آئے گا ۔ان کو بھی کفر کی طرف بلائے گا لیکن وہ اس کی بات کو نہ مانیں گے ۔تو ان کی طرف سے ہٹ جائے گا ان پر قحط سالی اور خشکی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوگی۔ان کے ہاتھوں میں ان کے مالوں میں سے کچھ نہ رہے گا اور دجال ویران زمین پر نکلے گا تو اس سے کہے گا: اے زمین! اپنے خزانے نکال۔تو وہاں کے مال اور خزانے نکل کر اس کے پاس جمع ہو جائیں گے جیسے شہد کی مکھیاں بڑی مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہیں۔پھر دجال ایک جوان مرد کو بلائے گا اور اس کو تلوار سے مارے گا اور دو ٹکڑے کر ڈالے گا جیسا نشانہ دو ٹوک ہو جاتا ہے۔پھر اس کو زندہ کر کے پکارے گا: سو وہ جوان سامنے آئے گا۔چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا ہوا دجال اسی حال میں ہوگا کہ ناگاہ حق تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا۔عیسیٰ علیہ السلام سفید مینار کے پاس اتریں گے دمشق کے شہر میں مشرق کی طرف زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے۔جب عیسیٰ علیہ السلام اپنا سر جھکائیں گے تو پسینہ ٹپکے گا۔اور جب اپنا سر اٹھائیں گے تو موتی کی طرح بوندیں بہیں گی۔جس کافر کے پاس عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اس کو ان کے دم کی بھاپ لگے گی وہ مر جائے گا اور ان کے دم کا اثر وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی۔پھر عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ پائیں گے اس کو باب لد پر (لد شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے) سو اس کو قتل کریں گے۔پھر عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو اللہ نے دجال سے بچایا۔سو شفقت سے ان کے چہروں کو سہلائیں گے اور ان کو خبر کریں گے ان درجوں کی جو بہشت میں ان کے رکھے ہیں۔وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجے گا کہ میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں کہ کسی کو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں تو پناہ میں لے جا میرے مسلمان بندوں کو طور کی طرف اور اللہ بھیجے گا یاجوج اور ماجوج کو اور وہ ہر ایک اونچائی سے نکل پڑیں گے۔ان میں کے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر گزریں گے اور جتنا پانی اس میں ہوگا سب پی لیں گے۔پھر ان میں کے پچھلے لوگ جب وہاں آئیں گے تو کہیں گے کبھی اس دریا میں پانی بھی تھا۔پھر چلیں گے یہاں تک کہ اس پہاڑ تک پہنچیں گے جہاں درختوں کی کثرت ہے یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وہ کہیں گے البتہ ہم زمین والوں کو قتل کر چکے۔آؤ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب آسمان والوں کو بھی قتل کریں۔ تو اپنے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان تیروں کو خون میں بھر کر لوٹا دے گا وہ سمجھیں گے کہ آسمان کے لوگ بھی مارے گئے۔ (یہ مضمون اس روایت میں نہیں ہے، اس کے بعد کی روایت سے لیا گیا ہے۔) اور اللہ کے پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب گھرے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے نزدیک بیل کا سر افضل ہو گا سو اشرفی سے آج تمہارے نزدیک (یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہو گی) پھر اللہ کے پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی دعا کریں گے۔ سو اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کے لوگوں پر عذاب بھیجے گا۔ ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا ہو گا تو صبح تک سب مر جائیں گے جیسے ایک آدمی مرتا ہے۔ پھر اللہ کے رسول عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی زمین میں اتریں گے تو زمین میں ایک بالشت برابر جگہ ان سڑاند اور گندگی سے خالی نہ پائیں گے (یعنی تمام زمین پر ان کی سڑی ہوئی لاشیں پڑی ہوں گی) پھر اللہ تعالیٰ کے رسول عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو حق تعالیٰ چڑیوں کو بھیجے گا بڑے اونٹوں کی گردن کے برابر۔ وہ ان کو اٹھا لے جائیں گے اور ان کو پھینک دیں گے جہاں اللہ کا حکم ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسا پانی برسائے گا کہ کوئی گھر مٹی کا اور بالوں کا اس پانی سے باقی نہ رہے گا سو اللہ تعالیٰ زمین کو دھو ڈالے گا یہاں تک کہ زمین کو مثل حوض یا باغ یا صاف عورت کے کر دے گا پھر زمین کو حکم ہو گا کہ اپنے پھل جما اور اپنی برکت کو پھیر دے اور اس دن ایک انار کو ایک گروہ کھائے گا اور اس کے چھلکے کو بنگلہ سا بنا کر اس کے سایہ میں بیٹھیں گے اور دودھ میں برکت ہو گی یہاں تک کہ دودھار اونٹنی آدمیوں کے بڑے گروہ کو کفایت کرے گی اور دودھار گائے ایک برادری کے لوگوں کو کفایت کرے گی اور دودھار بکری ایک جدی لوگوں کو کفایت کرے گی۔ سو اسی حالت میں لوگ ہوں گے کہ یکایک حق تعالیٰ ایک پاک ہوا بھیجے گا کہ ان کی بغلوں کے نیچے لگے گی اور اثر کر جائے گی۔ تو ہر مؤمن اور مسلم کی روح کو قبض کرے گی اور برے بد ذات لوگ باقی رہ جائیں گے۔ آپس میں بھڑیں گے گدھوں کی طرح ان پر قیامت قائم ہو گی۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي۔

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟

قَالَ: نَعَمْ۔

قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟

قَالَ: نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ۔

قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟

قَالَ: قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ۔

قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟

قَالَ: نَعَمْ دُعَاةٌ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا۔

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا۔

فَقَالَ: هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا۔

قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ؟

قَالَ: تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ۔

قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ؟

قَالَ: فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: بسر بن عبید اللہ حضرمی نے، کہا کہ مجھ سے ابوادریس خولانی نے بیان کیا، انہوں نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ دوسرے صحابہ کرام تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق سوال کیا کرتے تھے لیکن میں شر کے بارے میں پوچھتا تھا اس خوف سے کہ کہیں میں ان میں نہ پھنس جاؤں۔ تو میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: یارسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر کے زمانے میں تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خیر و برکت (اسلام کی) عطا فرمائی، اب کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا کوئی زمانہ آئے گا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، میں نے سوال کیا، اور اس شر کے بعد پھر خیر کا کوئی زمانہ آئے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، لیکن اس خیر پر کچھ دھواں ہوگا۔ میں نے عرض کیا وہ دھواں کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو میری سنت اور طریقے کے علاوہ دوسرے طریقے اختیار کریں گے۔ ان میں کوئی بات اچھی ہوگی کوئی بری۔ میں نے سوال کیا: کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا کوئی زمانہ آئے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے پیدا ہوں گے، جو ان کی بات قبول کرے گا اسے وہ جہنم میں جھونک دیں گے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان کے اوصاف بھی بیان فرما دیجئیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لوگ ہماری ہی قوم و مذہب کے ہوں گے۔ ہماری ہی زبان بولیں گے۔

میں نے عرض کیا، پھر اگر میں ان لوگوں کا زمانہ پاؤں تو میرے لیے آپ کا حکم کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑنا، میں نے عرض کیا اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہو اور نہ ان کا کوئی امام ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر ان تمام فرقوں سے اپنے کو الگ رکھنا۔ اگرچہ تجھے اس کے لیے کسی درخت کی جڑ چبانی پڑے، یہاں تک کہ تیری موت آجائے اور تو اسی حالت پر ہو (تو یہ تیرے حق میں ان کی صحبت میں رہنے سے بہتر ہوگا)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي سَلَّامٍ، قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ: " قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ فَجَاءَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ فَنَحْنُ فِيهِ، فَهَلْ مِنْ وَرَاءِ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟

قَالَ: نَعَمْ!

قُلْتُ: هَلْ وَرَاءَ ذَلِكَ الشَّرِّ خَيْرٌ؟

قَالَ: نَعَمْ!

قُلْتُ: فَهَلْ وَرَاءَ ذَلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ؟

قَالَ: نَعَمْ!

قُلْتُ: كَيْفَ؟

قَالَ: يَكُونُ بَعْدِي أَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهُدَايَ، وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي، وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي جُثْمَانِ إِنْسٍ.

قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ؟

قَالَ: تَسْمَعُ وَتُطِيعُ لِلْأَمِيرِ، وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ، وَأُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ ".

ترجمہ: ابو سلام سے روایت ہے کہ سیدنا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہم برائی میں تھے پھر اللہ نے بھلائی دی، اب اس کے بعد بھی کچھ برائی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں۔" میں نے کہا: پھر اس کے بعد بھلائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں۔" میں نے کہا پھر اس کے بعد برائی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں۔"

میں نے کہا: کیسے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے بعد وہ لوگ حاکم ہوں گے جو میری راہ پر نہ چلیں گے، میری سنت پر عمل نہیں کریں گے، اور ان میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے دل شیطان کے سے اور بدن آدمیوں کے سے ہوں گے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! اس وقت میں کیا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر تو ایسے زمانہ میں ہو تو سن اور مان حاکم کی بات کو اگر چہ وہ تیری پیٹھ پھوڑے اور تیرا مال لے لے پر اس کی بات سنے جا اور اس کا حکم مانتا رہ۔“

عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ الْيَشْكُرِيِّ قَالَ: خَرَجْتُ زَمَانَ فُتِحَتْ تُسْتَرُ حَتَّى قَدِمْتُ الْكُوفَةَ، فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا أَنَا بِحَلْقَةٍ فِيهَا رَجُلٌ صَدَعٌ مِنَ الرِّجَالِ، حَسَنُ الثَّغْرِ، يُعْرَفُ فِيهِ أَنَّهُ مِنْ رِجَالِ أَهْلِ الْحِجَازِ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَنِ الرَّجُلُ؟

فَقَالَ الْقَوْمُ: أَوَمَا تَعْرِفُهُ؟ فَقُلْتُ: لَا۔

فَقَالُوا: هَذَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

قَالَ: فَقَعَدْتُ وَحَدَّثَ الْقَوْمَ، فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُمْ: إِنِّي سَأُخْبِرُكُمْ بِمَا أَنْكَرْتُمْ مِنْ ذَلِكَ۔

جَاءَ الْإِسْلَامُ حِينَ جَاءَ، فَجَاءَ أَمْرٌ لَيْسَ كَأَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَكُنْتُ قَدْ أُعْطِيتُ فِي الْقُرْآنِ فَهْمًا، فَكَانَ رِجَالٌ يَجِيئُونَ فَيَسْأَلُونَ عَنِ الْخَيْرِ، فَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيَكُونُ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ؟

فَقَالَ: "نَعَمْ"۔

قَالَ: قُلْتُ: فَمَا الْعِصْمَةُ يَا رَسُولَ اللهِ؟

قَالَ: "السَّيْفُ"۔

قَالَ: قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ هَذَا السَّيْفِ بَقِيَّةٌ؟

قَالَ: "نَعَمْ، تَكُونُ إِمَارَةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ"۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟

قَالَ: " ثُمَّ تَنْشَأُ دُعَاةُ الضَّلَالَةِ، فَإِنْ كَانَ لِلّٰهِ يَوْمَئِذٍ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ، وَأَخَذَ مَالَكَ فَالْزَمْهُ، وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلِ شَجَرَةٍ".

قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟

قَالَ: " يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَعَهُ نَهَرٌ وَنَارٌ، مَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وِزْرُهُ، وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهَرِهِ وَجَبَ وِزْرُهُ وَحُطَّ أَجْرُهُ".

قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟

قَالَ: " ثُمَّ يُنْتَجُ الْمُهْرُ، فَلَا يُرْكَبُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ".

الصَّدْعُ مِنَ الرِّجَالِ: الضَّرْبُ.

وَقَوْلُهُ: فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْهُ؟ قَالَ: السَّيْفُ، كَانَ قَتَادَةُ يَضَعُهُ عَلَى الرِّدَّةِ الَّتِي كَانَتْ فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ.

وَقَوْلُهُ: إِمَارَةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ يَقُولُ: عَلَى قَذًى وَهُدْنَةٍ، يَقُولُ: صُلْحٌ.

وَقَوْلُهُ: عَلَى دَخَنٍ، يَقُولُ: عَلَى ضَغَائِنَ.

ترجمہ: خالد بن خالد یشکری کہتے ہیں کہ تستر جس زمانے میں فتح ہوا میں وہاں سے نکل کر کوفہ پہنچا میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں ایک حلقہ لگا ہوا تھا یوں محسوس ہوتا تھا کہ ان کے سر کاٹ دیئے گئے ہیں وہ ایک آدمی کی حدیث کو بڑی توجہ سے سن رہے تھے، ایسا لگتا تھا کہ وہ اہل حجاز سے ہیں، میں نے پوچھا کہ یہ صاحب کون ہیں؟!

لوگوں نے کہا: کیا آپ انہیں نہیں جانتے؟! میں نے کہا: نہیں۔

لوگوں نے کہا: یہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ان کے قریب گیا تو انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں شر کے متعلق ،لوگوں نے اسے اچھا نہیں سمجھا،تو انہوں نے لوگوں سے کہا: میں تمہیں بتا رہا ہوں جسے تم ناپسند کر رہے ہو۔

جب اسلام آیا ہے اس وقت معاملہ دورِ جاہلیت جیسا نہیں رہ گیا،اور مجھے قرآن کا فہم دیا گیا تھا، چنانچہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے اور خیر کے بارے میں سوال کرتے،اور میں آپ ﷺ سے شر کے بارے میں سوال کیا کرتا تھا،ایک دن میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا جیسا کہ اس سے پہلے تھا؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس سے بچنے کی کیا صورت ہے؟

فرمایا: تلوار۔

میں نے عرض کیا: کیا اس کے بعد کچھ لوگ باقی رہیں گے؟

فرمایا: ہاں برائی پر امارت ہوگی اور دھوئیں پر صلح قائم ہوگی اور گندگی پر اتفاق ہوگا۔

میں نے عرض کیا یارسول اللہ! دھوئیں پر صلح قائم ہونے سے کیا مراد ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ اس صلح پر دل سے راضی نہیں ہوں گے۔

میں نے عرض کیا: پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر گمراہی کی طرف بلانے والے داعی پیدا ہوں گے، تو اگر اس وقت زمین میں اللہ کا کوئی جانشین ہوگا تو اسی کو لازم پکڑ لینا، گرچہ وہ تمہاری پشت پر کوڑے برسائے اور تمہارے مال پر قبضہ کرلے؛ اور تم اس حال میں مرو کہ تم نے کسی درخت کے تنے کو اپنے دانتوں تلے دبا رکھا ہو یہ اس سے بہتر ہوگا کہ تم ان میں سے کسی کی پیروی کرو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے پوچھا پھر کیا ہوگا؟ فرمایا پھر دجال کا خروج ہوگا، اس کے ساتھ نہر یا پانی اور آگ ہوگی جو شخص اس کی نہر میں داخل ہو جائے گا اس کا اجر ضائع اور وبال پختہ ہو جائے گا اور جو شخص اس کی آگ میں داخل ہوگا اس کا اجر پختہ اور گناہ معاف ہو جائیں گے۔

میں نے پوچھا پھر کیا ہوگا؟ فرمایا اگر تمہارے گھوڑے نے بچہ دیا تو اس کے بچے پر سوار ہونے کی نوبت نہیں آئے گی کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

صدع کا معنی تلوار سے مارنا۔

آپ کا یہ قول: (میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس سے بچنے کی کیا صورت ہے؟ فرمایا: تلوار)۔

قتادہ اس سے مراد اس ارتداد کو لیتے تھے جو ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں پیش آیا تھا۔

عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أن أبا هريرة، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، وَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلْجَأً فَلْيَعُذْ بِهِ".

ترجمہ: ابن مسیب اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قریب ہے کہ فتنے ہوں گے جن میں بیٹھنے والا بہتر ہوگا کھڑے ہونے سے اور کھڑا رہنے والا بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے، جو اس کو جھانکے گا تو اس کو وہ کھینچ لے گا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہ پائے تو چاہیے کہ اس پناہ میں آجائے۔"

عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ عِنْدَ فِتْنَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي"، قَالَ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَفَرَأَيْتَ إِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِي وَبَسَطَ يَدَهُ إِلَيَّ لِيَقْتُلَنِي، قَالَ: " كُنْ كَابْنِ آدَمَ ".

ترجمہ: بسر بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہونے والے فتنہ کے وقت کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عنقریب ایک ایسا فتنہ ہوگا جس میں بیٹھنے والا کھڑا ہونے والے سے بہتر ہوگا، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا"۔ میں نے عرض کیا: آپ بتائیے اگر کوئی میرے گھر میں گھس آئے اور قتل کرنے کے لیے میری طرف اپنا ہاتھ بڑھائے تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: "آدم کے بیٹے (ہابیل) کی طرح ہو جانا"۔

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: " أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَالسَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ ".

ترجمہ: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمیں نماز فجر کے بعد ایک موثر نصیحت فرمائی جس سے لوگوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگ گئیں اور دل لرز گئے، ایک شخص نے کہا: یہ نصیحت ایسی ہے جیسی نصیحت دنیا سے (آخری بار) رخصت ہو کر جانے والے کیا کرتے ہیں، تو اللہ کے رسول! آپ ہمیں کس بات کی وصیت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "میں تم لوگوں کو اللہ سے ڈرتے رہنے، امیر کی بات سننے اور اسے ماننے کی نصیحت کرتا ہوں، اگرچہ تمہارا حاکم اور امیر ایک حبشی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلام ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ تم میں سے آئندہ جو زندہ رہے گا وہ (امت کے اندر) بہت سارے اختلافات دیکھے گا تو تم (باقی رہنے والوں) کو میری وصیت ہے کہ نئے نئے فتنوں اور نئی نئی بدعتوں میں نہ پڑنا، کیونکہ یہ سب گمراہی ہیں۔ چنانچہ تم میں سے جو شخص ان حالات کو پالے تو اسے چاہیئے کہ وہ میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت پر قائم اور جما رہے اور میری اس نصیحت کو اپنے دانتوں کے ذریعے مضبوطی سے دبالے"۔ (اور اس پر عمل پیرا رہے)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ سَلَكُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوهُ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، قَالَ: فَمَنْ".

ترجمہ: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم لوگ پہلی امتوں کے طریقوں کی قدم بقدم پیروی کرو گے یہاں تک کہ اگر وہ لوگ کسی ساہنہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تو تم بھی اس میں داخل ہو گے۔ ہم نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ کی مراد پہلی امتوں سے یہود ونصاریٰ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کون ہوسکتا ہے؟"

آٹھواں اصول:

لوگوں کے اندر ان احادیث فتن کو نہ پھیلایا جائے جو انکی عقلوں میں نہ آسکیں۔

وَقَالَ عَلِيٌّ: "حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُونَ، أَتُحِبُّونَ أَنْ يُكَذَّبَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ".

ترجمہ: علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ "لوگوں سے وہ باتیں کرو جنھیں وہ پہچانتے ہوں۔ کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلا دیں؟"

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: "حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَاءَيْنِ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هَذَا الْبُلْعُومُ ".

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (علم کے) دو برتن یاد کر لیے ہیں، ایک کو میں نے پھیلا دیا ہے اور دوسرا برتن اگر میں پھیلاؤں تو میرا یہ نرخرا کاٹ دیا جائے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ (بلعوم) سے مراد وہ نرخرا ہے جس سے کھانا اترتا ہے۔

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ، قَالَ: مَا أَنْتَ بِمُحَدِّثٍ قَوْمًا حَدِيثًا، لَا تَبْلُغُهُ عُقُولُهُمْ، إِلَّا كَانَ لِبَعْضِهِمْ فِتْنَةً.

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: جب تو لوگوں سے ایسی حدیثیں بیان کرے جو ان کی عقل میں نہ آئیں تو بعض لوگوں کیلئے اس میں فتنہ ہوگا یعنی وہ گمراہ ہو جائیں گے اسی لئے ہر شخص سے اس کی عقل کے موافق بات کرنی چاہیے۔

مقصود یہ ہیکہ فتنوں کے تعلق سے ہر وہ چیز جو معلوم ہو کہی نہیں جاتی۔

امام بخاری نے کتاب العلم میں یہ دو ابواب باندھا ہے:

۱-بَابُ مَنْ خَصَّ بِالْعِلْمِ قَوْمًا دُونَ قَوْمٍ كَرَاهِيَةَ أَنْ لَا يَفْهَمُوا:

باب: اس بارے میں کہ علم کی باتیں کچھ لوگوں کو بتانا اور کچھ لوگوں کو نہ بتانا اس خیال سے کہ ان کی سمجھ میں نہ آئیں گی (یہ عین مناسب ہے)۔

۲-بَابُ مَنْ تَرَكَ بَعْضَ الِاخْتِيَارِ مَخَافَةَ أَنْ يَقْصُرَ فَهْمُ بَعْضِ النَّاسِ عَنْهُ فَيَقَعُوا فِي أَشَدَّ مِنْهُ:

باب: اس بارے میں کہ کوئی شخص بعض باتوں کو اس خوف سے چھوڑ دے کہ کہیں لوگ اپنی کم فہمی کی وجہ سے اس سے زیادہ سخت (یعنی ناجائز) باتوں میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نواں اصول:

حقیقت حال پر احادیث فتن کو فٹ کرنے میں ہجومی نہ بنے۔

فتن کے نصوص کے بارے میں کسی معین واقعے کو لیکر یا کسی خاص دباؤ میں آ کر کلام نہ کرے، بلکہ ایسے موقعوں پر معاملے کو ماہر علماء کے سپرد کر دے، یعنی فتنوں کے تعلق سے زیادہ بحث نہ کرے بلکہ اسے ان علماء کے حوالے کر دے جو مسائل کے استنباط کرنے اور معاملہ فہمی میں ماہر ہوں، اللہ کے اس قول کی پیروی کرتے ہوئے: {وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا} ترجمہ: اور جب ان کے پاس امن یا خوف کا کوئی معاملہ آتا ہے اسے مشہور کر دیتے ہیں اور اگر وہ اسے رسول کی طرف اور اپنے حکم دینے والوں کی طرف لوٹاتے تو وہ لوگ اسے ضرور جان لیتے جو ان میں سے اس کا اصل مطلب نکالتے ہیں، اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو بہت تھوڑے لوگوں کے سوا تم سب شیطان کے پیچھے لگ جاتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

دوسرا مبحث:

فتنوں کے وقت مسلمانوں پر کیا واجب ہے؟

۞ فتنوں کے تعلق سے وارد نصوص سے پتہ چلا کہ مسلمانوں پر ایسے موقعوں پر درج ذیل امور واجب ہے:

-نیک اعمال کی طرف جلدی کرنا، اور انہیں زیادہ سے زیادہ انجام دینا، اور ان فتنوں سے دور رہ کر اللہ تعالی کی عبادت میں مشغول رہنا:

اور اس پر یہ حدیث دلالت کرتی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَادِرُوا بِالأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا، وَيُمْسِي كَافِرًا، أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا، وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا".

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جلدی جلدی نیک کام کرلو ان فتنوں سے پہلے جو اندھیری رات کے حصوں کی طرح ہوں گے، صبح کو آدمی ایماندار ہوگا اور شام کو کافر یا شام کو ایماندار ہوگا اور صبح کو کافر ہوگا اور اپنے دین کو بیچ ڈالے گا دنیا کے مال کے بدلے۔"

-امور فتن کے تعلق سے بحث ومباحثہ نہ کر کے ان سے دور رہنا، حتی کہ اگر ان میں مبتلا بھی کر دیا جائے تو آدم علیہ السلام کے مقتول بیٹے کی طرح کردار ادا کرنا چاہئے:

اور اس پر یہ حدیث دلالت کرتی ہے:

www.KitaboSunnat.com

عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أن أبا هريرة، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، وَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلْجَأً فَلْيَعُذْ بِهِ".

ترجمہ: ابن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قریب ہے کہ فتنے ہوں گے جن میں بیٹھنے والا بہتر ہوگا کھڑے ہونے سے اور کھڑا رہنے والا بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے، جو اس کو جھانکے گا تو اس کو وہ کھینچ لے گا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہ پائے تو چاہیے کہ اس پناہ میں آجائے۔"

عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ عِنْدَ فِتْنَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي"، قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِي وَبَسَطَ يَدَهُ إِلَيَّ لِيَقْتُلَنِي، قَالَ: "كُنْ كَابْنِ آدَمَ".

ترجمہ: بسر بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہونے والے فتنہ کے وقت کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عنقریب ایک ایسا فتنہ ہوگا جس میں بیٹھنے والا کھڑا ہونے والے سے بہتر ہوگا، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا"، میں نے عرض کیا: آپ بتائیے اگر کوئی میرے گھر میں گھس آئے اور قتل کرنے کے لیے میری طرف اپنا ہاتھ بڑھائے تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: "آدم کے بیٹے (ہابیل) کی طرح ہو جانا"۔

۔مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا، انکے حاکم کی بات ماننا اور انکی اطاعت کرنا، اگر ان کا کوئی حاکم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ ہو تو تمام فرقوں سے الگ تھلگ ہو جانا:

اور اس پر یہ حدیث دلالت کرتی ہے:

عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي.

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟

قَالَ: نَعَمْ.

قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟

قَالَ: نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ.

قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟

قَالَ: قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ.

قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟

قَالَ: نَعَمْ دُعَاةٌ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا.

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا.

فَقَالَ: هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا.

قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ؟

قَالَ: تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ.

قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ".

ترجمہ: بسر بن عبید اللہ حضرمی نے، کہا کہ مجھ سے ابوادریس خولانی نے بیان کیا، انہوں نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ دوسرے صحابہ کرام تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق سوال کیا کرتے تھے لیکن میں شر کے بارے میں پوچھتا تھا اس خوف سے کہ کہیں میں ان میں نہ پھنس جاؤں۔ تو میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: یارسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر کے زمانے میں تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خیر و برکت (اسلام کی) عطا فرمائی، اب کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا کوئی زمانہ آئے گا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، میں نے سوال کیا، اور اس شر کے بعد پھر خیر کا کوئی زمانہ آئے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، لیکن اس خیر پر کچھ دھواں ہوگا۔ میں نے عرض کیا وہ دھواں کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو میری سنت اور طریقے کے علاوہ دوسرے طریقے اختیار کریں گے۔ ان میں کوئی بات اچھی ہوگی کوئی بری۔ میں نے سوال کیا: کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا کوئی زمانہ آئے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے پیدا ہوں گے، جو ان کی بات قبول کرے گا اسے وہ جہنم میں جھونک دیں گے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان کے اوصاف بھی بیان فرمادیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لوگ ہماری ہی قوم و مذہب کے ہوں گے۔ ہماری ہی زبان بولیں گے۔

میں نے عرض کیا، پھر اگر میں ان لوگوں کا زمانہ پاؤں تو میرے لیے آپ کا حکم کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑنا، میں نے عرض کیا اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہو اور نہ ان کا کوئی امام ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر ان تمام فرقوں سے اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو الگ رکھنا۔ اگرچہ تجھے اس کے لیے کسی درخت کی جڑ چبانی پڑے، یہاں تک کہ تیری موت آجائے اور تو اسی حالت پر ہو(تو یہ تیرے حق میں ان کی صحبت میں رہنے سے بہتر ہوگا)۔

یہ ساری چیزیں اکٹھا ایک ہی حدیث میں موجود ہیں:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ، قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ، فَأَتَيْتُهُمْ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: " كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يُصْلِحُ خِبَاءَهُ، وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ، وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهِ، إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً۔

فَاجْتَمَعْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ۔

وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ، وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هَذِهِ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا، وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا، وَتَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا، وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ، وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ هَذِهِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ، وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ:

-فَلْتَأْتِهِ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ۔

-وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ۔

-وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ، فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ، فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ۔

فَدَنَوْتُ مِنْهُ، فَقُلْتُ لَهُ: أَنْشُدُكَ اللَّهَ آنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَأَهْوَى إِلَى أُذُنَيْهِ وَقَلْبِهِ بِيَدَيْهِ، وَقَالَ: سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي.

فَقُلْتُ لَهُ: هَذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ يَأْمُرُنَا أَنْ نَأْكُلَ أَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ وَنَقْتُلَ أَنْفُسَنَا، وَاللَّهُ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا سورة النساء آية 29،

قَالَ: فَسَكَتَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: أَطِعْهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَاعْصِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ".

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن عبدرب کعبہ رحمہا اللہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے، اور لوگ ان کے ارد گرد جمع تھے میں ان کے پاس آیا اور ان کے پاس بیٹھ گیا تو عبداللہ نے کہا: ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم ایک جگہ رکے ہم میں سے بعض نے اپنا خیمہ لگانا شروع کر دیا اور بعض تیر اندازی کرنے لگے اور بعض وہ تھے جو جانوروں میں ٹھہرے رہے اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی (الصلوہ جامعہ) (یعنی) نماز کا وقت ہو گیا ہے، تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے قبل کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کے ذمے اپنے علم کے مطابق اپنی امت کی بھلائی کی طرف راہنمائی لازم نہ ہو اور برائی سے اپنے علم کے مطابق انہیں ڈرانا لازم نہ ہو، اور بیشک تمہاری اس امت کی عافیت ابتدائی حصہ میں ہے اور اس کا آخر ایسی مصیبتوں اور امور میں مبتلا ہو گا جسے تم ناپسند کرتے ہو اور ایسا فتنہ آئے گا کہ مومن کہے گا یہ میری ہلاکت ہے پھر وہ ختم ہو جائے گا اور دوسرا ظاہر ہو گا تو مومن کہے گا یہی میری ہلاکت کا ذریعہ ہو گا جس کو یہ بات پسند ہو کہ اسے جہنم سے دور رکھا جائے اور جنت میں داخل کیا جائے تو چاہیئے کہ اس کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ پر اور آخرت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ اس معاملہ سے پیش آئے جس کے دیئے جانے کو اپنے لیے پسند کرے اور جس نے امام کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر دل کے اخلاص سے بیعت کی تو چاہیئے کہ اپنی طاقت کے مطابق اس کی اطاعت کرے اور اگر دوسرا شخص اس سے جھگڑا کرے تو دوسرے کی گردن مار دو۔ راوی کہتا ہے، پھر میں عبداللہ کے قریب ہوگیا اور ان سے کہا: میں تجھے اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کیا آپ نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو عبداللہ نے اپنے کانوں اور دل کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا میرے کانوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور میرے دل نے اسے محفوظ رکھا تو میں نے ان سے کہا یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی معاویہ رضی اللہ عنہ ہمیں اپنے اموال کو ناجائز طریقے پر کھانے اور اپنی جانوں کو قتل کرنے کا حکم دیتے ہیں اور اللہ کا ارشاد ہے: (يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا) ترجمہ: "اے ایمان والو اپنے اموال کو ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ سوائے اس کے کہ ایسی تجارت ہو جو باہمی رضامندی سے کی جائے اور نہ اپنی جانوں کو قتل کرو بیشک اللہ تم پر رحم فرمانے والا ہے۔" راوی نے کہا عبداللہ رضی اللہ عنہ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر کہا اللہ کی اطاعت میں ان کی اطاعت کرو اور اللہ کی نافرمانی میں ان کی نافرمانی کرو۔

-علماء کیطرف رجوع کرنا، انہیں لازم پکڑنا، انکی مخالفت نہ کرنا، اور فتنوں کے بارے میں زیادہ بحث ومباحثہ کرنے سے باز رہنا، بلکہ ایسے موقعوں پر معاملے کو ماہر علماء کے سپرد کردے، یعنی فتنوں کے تعلق سے زیادہ بحث نہ کرے بلکہ اسے ان علماء کے حوالے کردے جو مسائل کے استنباط کرنے اور معاملہ فہمی میں ماہر ہوں، اللہ کے اس قول کی پیروی کرتے ہوئے: {وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِلَّا قَلِيلًا} ترجمہ: اور جب ان کے پاس امن یا خوف کا کوئی معاملہ آتا ہے اسے مشہور کر دیتے ہیں اور اگر وہ اسے رسول کی طرف اور اپنے حکم دینے والوں کی طرف لوٹاتے تو وہ لوگ اسے ضرور جان لیتے جو ان میں سے اس کا اصل مطلب نکالتے ہیں، اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو بہت تھوڑے لوگوں کے سوا تم سب شیطان کے پیچھے لگ جاتے۔

ایسے مسائل کو عوامی پلیٹ فارم پر نہ بیان کئے جائیں خواہ وہ خطبوں اور تقریروں میں ہو یا ذرائع ابلاغ اور سوشل میڈیا میں ہو، بلکہ ان کے بارے میں ماہر علماء ہی آپس میں بحث کریں گے۔

شیخ علامہ عبد اللطیف بن عبد الرحمن بن حسن بن محمد بن عبد الوہاب نے کہا:

"تم لوگ ان دقیق مسائل پر بحث و مباحثہ کرنے لگے یعنی جیسے موالات و معادات، مصالحت اور معاہدات، مکاتبات، حکمرانوں کے ساتھ تحفے و تحائف کے تبادلے، وحی الہی کے بغیر فیصلہ کرنے جیسے سنگین مسائل پر تم لوگ دیہاتیوں، سخت دلوں اور عام لوگوں کے سامنے باتیں کرنے لگے جب کہ ان مسائل پر وہ علماء بات کرنے کا حق رکھتے ہیں جو ماہر ذی شعور اور ذی فہم ہوں، اور اللہ نے انہیں علم و حکمت اور فہم و فراست سے نواز رکھا ہو۔

-موت کی آرزو اور اسکے مطالبے سے باز رہنا:

اور اس پر یہ حدیث دلالت کرتی ہے:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا لِلْمَوْتِ، فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي".

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی شخص کسی تکلیف کی وجہ سے جو اسے ہونے لگی ہو، موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر موت کی تمنا ضروری ہی ہو جائے تو یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہے کہ اے اللہ! جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہے مجھے زندہ رکھیو اور جب میرے لیے موت بہتر ہو تو مجھے اٹھا لیجیو۔"

یہ اس صورت میں ہے جب کوئی نقصان اپنی ذات پر مصیبت آنے کی وجہ سے ہو، لیکن اگر ایسا دین پر خوف کی وجہ سے ہو تو پھر مکروہ نہیں ہے۔

اور اس پر یہ حدیث دلالت کرتی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ، فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ، وَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ، وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ إِلَّا الْبَلَاءُ".

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قسم ہے مجھ کو اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا فنا نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی قبر پر گزرے گا پھر اس پر لیٹے گا: اور کہے گا کاش! میں اس قبر والا ہوتا، اور دین اسکے ساتھ نہ ہوگا مگر ایک بلاء۔"

وجہ استدلال:

اس حدیث کو مذمت اور انکار کے سیاق میں پیش کیا گیا ہے، اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول: (اور دین اسکے ساتھ نہ ہوگا مگر ایک بلاء) میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر وہ ایسا دین کے سبب کرتا ہے تو وہ اچھا عمل ہوگا، اور دین میں فتنے اور فساد کے وقت موت کی تمنا کرنے کے ثبوت میں سلف کی ایک جماعت سے اسکی تائید ملتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسرا مقصد:

فتنوں کے پیچھے جانے والوں کا انجام

۞ فتنوں کے پیچھے پڑنے کا انجام بہت خطرناک ہوتا ہے، حدیثوں کے اندر اسکا ذکر آیا ہے، جیسے:

-یہ کہ صبح کو آدمی ایماندار ہوگا اور شام کو کافر یا شام کو ایماندار ہوگا اور صبح کو کافر ہوگا:

-یہ کہ اپنے دین کو بیچ ڈالے گا دنیا کے مال کے بدلے:

اور اس پر یہ حدیث دلالت کرتی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا، وَيُمْسِي كَافِرًا، أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا، وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا".

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جلدی جلدی نیک کام کرلو ان فتنوں سے پہلے جو اندھیری رات کے حصوں کی طرح ہوں گے، صبح کو آدمی ایماندار ہوگا اور شام کو کافر یا شام کو ایماندار ہوگا اور صبح کو کافر ہوگا اور اپنے دین کو بیچ ڈالے گا دنیا کے مال کے بدلے۔“

-انسان اس کی پرواہ نہیں کرے گا کہ مال اس نے کہاں سے لیا، حلال طریقہ سے یا حرام طریقہ سے؟

اور اس پر یہ حدیث دلالت کرتی ہے:

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ الْمَالَ، أَمِنْ حَلَالٍ أَمْ مِنْ حَرَامٍ".

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ انسان اس کی پرواہ نہیں کرے گا کہ مال اس نے کہاں سے لیا، حلال طریقہ سے یا حرام طریقہ سے۔

-یہ کہ اس پر مصیبتیں زیادہ ہو جائیں یہاں تک کہ وہ موت کی تمنا کرنے لگے:

اور اس پر یہ حدیث دلالت کرتی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ، فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ، وَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ، وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ إِلَّا الْبَلَاءُ".

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قسم ہے مجھ کو اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا فنا نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی قبر پر گزرے گا پھر اس پر لیٹے گا: اور کہے گا کاش! میں اس قبر والا ہوتا، اور دین اسکے ساتھ نہ ہوگا مگر ایک بلاء۔"

-مسلمانوں کی جماعت میں گروہ بندی اور اختلاف کا واقع ہونا، اور حاکم وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری ترک کر دینا:

اور اس پر سیدنا حذیفہ کی مذکورہ حدیث دلالت کرتی ہے:

اس کے اندر موضع شاہد یہ ہے:

((قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟

قَالَ: نَعَمْ دُعَاةٌ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا۔

www.KitaboSunnat.com

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰہِ صِفْهُمْ لَنَا۔

فَقَالَ: هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا۔

قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذٰلِكَ؟

قَالَ: تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ۔

قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ؟

قَالَ: فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذٰلِكَ".))

ترجمہ: میں نے سوال کیا: کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا کوئی زمانہ آئے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے پیدا ہوں گے، جو ان کی بات قبول کرے گا اسے وہ جہنم میں جھونک دیں گے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان کے اوصاف بھی بیان فرمادیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لوگ ہماری ہی قوم ومذہب کے ہوں گے۔ ہماری ہی زبان بولیں گے۔

میں نے عرض کیا، پھر اگر میں ان لوگوں کا زمانہ پاؤں تو میرے لیے آپ کا حکم کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑنا۔ میں نے عرض کیا اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہو اور نہ ان کا کوئی امام ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر ان تمام فرقوں سے اپنے کو الگ رکھنا۔ اگرچہ تجھے اس کے لیے کسی درخت کی جڑ چبانی پڑے، یہاں تک کہ تیری موت آجائے اور تو اسی حالت پر ہو (تو یہ تیرے حق میں ان کی صحبت میں رہنے سے بہتر ہوگا)۔

ابن تیمیہ نے کہا:

"اجتماعیت اور الفت ومحبت کا سبب: دین کا متحد ہونا اور اسکے تمام احکام پر عمل کرنا، اور وہ یہ کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف اللہ کی عبادت کی جائے، اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے، جیسا کہ ہمیں حکم ملا ہے، ظاہری اور باطنی ہر اعتبار سے۔

فرقہ بندی اور اختلاف کا سبب: بندے کو جس چیز کا حکم دیا گیا ہے اسے ترک کرکے آپس میں ظلم کرنے لگے۔

اجتماعیت کا نتیجہ: اللہ کی رحمت اور اسکی رضا جوئی، اسکی برکتیں، دنیا اور آخرت کی سعادت، اور چہروں کی چمک اور انکا سفید ہونا۔

فرقہ بندی اور اختلاف کا نتیجہ: اللہ کا عذاب اور اسکی لعنت، چہرے کا سیاہ ہونا اور ان سے رسول ﷺ کا براءت کا اظہار کرنا۔

-نظام اجتماعی کا بگڑنا:

اور حدیثوں کے اندر اسی کی طرف اشارہ آیا ہے کہ کثرت سے قتل وخونریزی ہوگی، جھوٹ بولنے والے زیادہ ہوں گے، لڑائیاں بہت ہوں گی۔

اور اس پر یہ حدیث دلالت کرتی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ، قَالُوا: يَارَسُولَ اللَّهِ، أَيُّمَ هُوَ؟، قَالَ: الْقَتْلُ الْقَتْلُ".

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "زمانہ قریب ہوتا جائے گا اور عمل کم ہوتا جائے گا اور لالچ دلوں میں ڈال دیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہونے لگیں گے اور (ھرج) کی کثرت ہو جائے گی۔" لوگوں نے سوال کیا: یارسول اللہ! یہ (ھرج) کیا چیز ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قتل! قتل!۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور مسند احمد کے اندر یہ الفاظ ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الْكَذِبُ، وَتَتَقَارَبَ الْأَسْوَاقُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ" قِيلَ: وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: "الْقَتْلُ".

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ فتنے ظاہر ہونے لگیں گے، جھوٹ کی کثرت ہوگی، بازار قریب ہوں گے، اور زمانہ قریب ہوتا جائے گا اور (ھرج) کی کثرت ہو جائے گی۔" لوگوں نے سوال کیا: یارسول اللہ! یہ (ھرج) کیا چیز ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قتل! قتل!۔

اور ملاحم جمع ہے ملحمہ کی، اور اسکا معنی ہوتا ہے قتال کی جگہ، اور ملحمہ عام طور پر عظیم حادثے کو کہتے ہیں۔

اور صحیح مسلم کے اندر بنو تمیم کی فضیلت میں یہ حدیث آئی ہے:

"هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ" ترجمہ: سب سے زیادہ سخت ہیں میری امت میں دجال پر۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے:

"هُمْ أَشَدُّ النَّاسِ قِتَالًا فِي الْمَلَاحِمِ" ترجمہ: بنی تمیم کے لوگ معرکوں میں سب لوگوں سے زیادہ لڑنے والے ہیں۔

اور مسند احمد میں یہ حدیث آئی ہے:

عَنْ ذِي مِخْمَرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا، وَتَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِهِمْ، فَتَسْلَمُونَ وَتَغْنَمُونَ، ثُمَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَنْزِلُونَ بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ، فَيَقُومُ رَجُلٌ مِنَ الرُّومِ، فَيَرْفَعُ الصَّلِيبَ، وَيَقُولُ: أَلَا غَلَبَ الصَّلِيبُ، فَيَقُومُ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقْتُلُهُ، فَعِنْدَ ذَلِكَ تَغْدِرُ الرُّومُ وَتَكُونُ الْمَلَاحِمُ، فَيَجْتَمِعُونَ إِلَيْكُمْ، فَيَأْتُونَكُمْ فِي ثَمَانِينَ غَايَةً، مَعَ كُلِّ غَايَةٍ عَشَرَةُ.

ترجمہ: سیدنا ذی مخمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہیکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ہی روم والے تم سے ایک پر امن صلح کریں گے، اور تمہارے ساتھ مل کر دشمن سے لڑیں گے، پھر تم فتح حاصل کرو گے، اور بہت سامال غنیمت ہاتھ آئے گا، اور تم لوگ سلامتی کے ساتھ جنگ سے لوٹو گے یہاں تک کہ تم ایک تر وتازہ اور سرسبز مقام پر جہاں ٹیلے وغیرہ ہوں گے، اترو گے، وہاں صلیب والوں یعنی رومیوں میں سے ایک شخص صلیب بلند کرے گا، اور کہے گا: صلیب غالب آگئی، مسلمانوں میں سے ایک شخص غصے میں آئے گا، اور اس کے پاس جا کر اسے قتل کر دے گا، اس وقت رومی عہد توڑ دیں گے، اور اس وقت لڑائی ہوگی، اور سب جنگ کے لیے تمہارے پاس جمع ہو جائیں گے، اور وہ سب ۸۰ / جھنڈوں تلے آئیں گے، ہر جھنڈے کے ساتھ ۱۰ / ہزار ہوں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوتھا مقصد:

خوارج کا فتنہ، اور ابن الاشعث کا فتنہ، عبرتیں اور نصیحتیں

❁ خوارج کا فتنہ:

ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

خوارج پر تلبیس ابلیس کا بیان:

مصنف نے کہا: سب سے پہلا خارجی اور ان میں سب سے برا ذوالخویصرہ ہے:

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ: بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي أَدِيمٍ مَقْرُوظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا، قَالَ: فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ، وَأَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ، وَزَيْدِ الْخَيْلِ، وَالرَّابِعُ إِمَّا عَلْقَمَةُ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلَاءِ۔

قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "أَلَا تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينُ مَنْ فِي السَّمَاءِ، يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً؟"

قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، نَاشِزُ الْجَبْهَةِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، مُشَمَّرُ الْإِزَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اتَّقِ اللَّهَ۔

قَالَ: "وَيْلَكَ، أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللَّهَ"۔

قَالَ: ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟

قَالَ: "لَا، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي".

فَقَالَ خَالِدٌ: وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ؟

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي لَمْ أُومَرْ أَنْ أَنْقُبَ عَنْ قُلُوبِ النَّاسِ، وَلَا أَشُقَّ بُطُونَهُمْ". قَالَ: ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ، فَقَالَ: "إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ رَطْبًا لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ".

وَأَظُنُّهُ قَالَ: "لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ".

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن ابی نعیم نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ یمن سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیری کے پتوں سے دباغت دیئے ہوئے چمڑے کے ایک تھیلے میں سونے کے چند ڈلے بھیجے۔ ان سے (کان کی) مٹی بھی ابھی صاف نہیں کی گئی تھی۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سونا چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا۔ عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید بن خیل اور چوتھے علقمہ رضی اللہ عنہم تھے یا عامر بن طفیل رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے اس پر کہا کہ ان لوگوں سے زیادہ ہم اس سونے کے مستحق تھے۔

راوی نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مجھ پر اعتبار نہیں کرتے حالانکہ اس اللہ نے مجھ پر اعتبار کیا ہے جو آسمان پر ہے اور اس کی جو آسمان پر ہے وحی میرے پاس صبح و شام آتی ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر ایک شخص جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، دونوں رخسار پھولے ہوئے تھے، پیشانی بھی ابھری ہوئی تھی، گھنی داڑھی اور سر منڈا ہوا، تہبند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اٹھائے ہوئے تھا کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! اللہ سے ڈریئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افسوس تجھ پر، کیا میں اس روئے زمین پر اللہ سے ڈرنے کا سب سے زیادہ مستحق نہیں ہوں؟

راوی نے بیان کیا پھر وہ شخص چلا گیا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں کیوں نہ اس شخص کی گردن ماردوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں شاید وہ نماز پڑھتا ہو اس پر خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ بہت سے نماز پڑھنے والے ایسے ہیں جو زبان سے اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں اور ان کے دل میں وہ نہیں ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا حکم نہیں ہوا ہے کہ لوگوں کے دلوں کی کھوج لگاؤں اور نہ اس کا حکم ہوا کہ ان کے پیٹ چاک کروں۔

راوی نے کہا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (منافق) کی طرف دیکھا تو وہ پیٹھ پھیر کر جارہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی نسل سے ایک ایسی قوم نکلے گی جو کتاب اللہ کی تلاوت بڑی خوش الحانی کے ساتھ کرے گی لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے وہ لوگ اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے تیر جانور کے پار نکل جاتا ہے۔

اور میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اگر میں ان کے دور میں ہوا تو ثمود کی قوم کی طرح ان کو بالکل قتل کر ڈالوں گا۔

مصنف نے کہا: اس آدمی کو ذوالخویصرہ تمیمی کہا جاتا ہے، اور ایک روایت کے الفاظ اس طرح ہیں:

(أنه قال له: اعْدِلْ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ، قَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ) ترجمہ: اس نے آپ ﷺ سے کہا: عدل کرو۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خرابی ہے تیری جب میں عدل نہ کروں گا تو کون کرے گا؟ اور تو بالکل بدنصیب اور محروم ہو گیا اگر میں نے عدل نہ کیا۔

چنانچہ یہ پہلا خارجی تھا جس نے اسلام میں خروج کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسکی پریشانی اور مصیبت:

وہ اپنی رائے پر راضی رہا لیکن اگر وہاں رکتا، تو اسے پتہ چلتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رائے پر کوئی بھی رائے فوقیت نہیں رکھتی۔

اور جن لوگوں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قتال کیا تھا وہ اسی شخص کے پیروکار تھے؛ وہ اس وجہ کہ جب معاویہ اور علی رضی اللہ عنہما کے درمیان لڑائی نے طول کھینچا تو معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں نے مصاحف کو بلند کر دیا، اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں کو اسکی طرف دعوت دی اور کہا: ایک آدمی تم لوگ بھیج دو اور ایک آدمی ہم لوگ بھیجتے ہیں، پھر ہم سب ان دونوں سے یہ عہد لے لیں کہ دونوں کتاب اللہ کے احکام پر عمل کریں گے، تو لوگوں نے کہا: ہاں، ہم راضی ہیں۔

چنانچہ انہوں نے سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا اور علی کے ساتھیوں نے کہا: ابوموسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیج دو، تو سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں ابوموسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مناسب نہیں سمجھتا، یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔ تو لوگوں نے کہا: ابوموسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی مناسب ہیں، چنانچہ ابوموسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کو بھیج دیا، اور فیصلے کو رمضان تک موخر کر دیا۔ تو عروہ بن اذینہ نے کہا: تم لوگ اللہ کے فیصلے میں انسانوں کو فیصل بناتے ہو، اللہ کے سوا کوئی فیصل نہیں ہے۔

اس طرح سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفین سے واپس آ گئے اور کوفہ میں داخل ہوئے مگر خوارج آپ کے ساتھ کوفہ نہیں گئے، وہ حروراء نامی جگہ چلے گئے، وہاں ۱۲/ ہزار خوارج اکٹھا ہو گئے، اور کہا: اللہ کے سوا کوئی فیصل نہیں ہے۔

یہ خوارج کا پہلا باغیانہ خروج تھا، چنانچہ ان میں سے ایک منادی دینے والے نے منادی دی: امیر جنگ شبیب بن ربعی تمیمی اور نماز کے امیر عبداللہ بن الکواء یشکری ہوں گے۔

یہ خوارج بڑے عبادت گزار تھے، البتہ ان کا اعتقاد تھا کہ یہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیادہ جاننے والے ہیں، اور یہی انکی بڑی بیماری ہے۔

سماک بن رمیل سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: خوارج جب الگ ہو گئے، تو اس وقت وہ ایک گھر میں جمع ہو گئے، ان کی تعداد ٦ / ہزار تھی، انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ علی بن ابی طالب کے خلاف خروج کریں گے، ادھر لوگ آ آ کر بتانے لگے کہ اے امیر المومنین! یہ لوگ آپ کے خلاف خروج کرنے والے ہیں!

آپ کہتے: چھوڑ دو انہیں، میں ان سے لڑائی نہیں کروں گا یہاں تک کہ یہ خود ہم سے لڑائی شروع نہ کریں، اور عنقریب یہ ضرور کریں گے۔

ایک دن ظہر کے وقت میں نے آ کر کہا: امیر المومنین! نماز کو تھوڑا ٹھنڈا کر کے پڑھیں، شاید میں ان لوگوں کے پاس جا کر بات کروں!

آپ نے کہا: مجھے آپ پر خوف ہے۔

میں نے کہا: ہرگز نہیں! اور میں حسن اخلاق والا تھا کسی کو کوئی تکلیف نہیں دیتا تھا، اسلئے مجھے اجازت دیدی۔

میں ایک خوبصورت یمنی جوڑا زیب تن کیا اور ان کے پاس پیدل چل کر گیا، اور ٹھیک دو پہر کے وقت پہونچ گیا، میں نے انہیں عبادت میں بہت مشغول دیکھا، انکی پیشانیوں پر سجدوں کی نشانیاں تھیں، انکی قمیصیں بھیگی ہوئی تھیں، انکے چہرے شب بیداری کی وجہ سے بدلے ہوئے تھے، میں نے ان پر سلام کیا!

انہوں نے جواب دیا: ابن عباس کو خوش آمدید، تشریف آوری کی کیا وجہ ہے؟

میں نے کہا: میں تم لوگوں کے پاس مہاجرین اور انصار کی طرف سے آیا ہوں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد کی طرف سے، جن لوگوں پر قرآن نازل ہوا ہے اور وہی لوگ اسکی تاویل تم سے بہتر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانتے ہیں!

ان میں سے کچھ لوگوں نے کہا: قریش سے جھگڑا نہ کرو، کیونکہ اللہ فرماتا ہے: {بَلۡ هُمۡ قَوۡمٌ خَصِمُونَ} ترجمہ: یہ بڑی جھگڑالو قوم ہے۔

دو یا تین لوگوں نے کہا: ہم ان سے ضرور بات کریں گے!

میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے داماد، مہاجرین اور انصار جن پر قرآن کا نزول ہوا، اور جن سے بہتر قرآن کی تاویل تم میں کوئی جاننے والا نہیں ہے، بتاؤ ان پر تمہیں کیا اعتراض ہے؟

انہوں نے کہا: تین اعتراضات ہیں۔

میں نے کہا: لاؤ اپنے اعتراضات۔

انہوں نے کہا: ان میں سے ایک یہ ہیکہ انہوں نے اللہ کے فیصلے میں انسانوں کو فیصل بنادیا جبکہ اللہ نے فرمایا ہے: {إِنِ الۡحُكۡمُ إِلَّا لِلَّهِ} ترجمہ: فیصلہ صرف اللہ کیلئے ہے۔ اب اللہ کے اس قول کے بعد فیصلہ کرنے میں آخر انسانوں کا کیا دخل ہے؟

میں نے کہا: یہ پہلا اعتراض ہے، اور کیا ہے؟

کہا: دوسرا اعتراض یہ ہیکہ انہوں نے قتال کیا مگر کسی کو قیدی نہیں بنایا، اور نہ ہی مال غنیمت لیا، اگر وہ مومن تھے تو پھر ان سے قتال کرنا اور انہیں قتل کرنا کیونکر جائز ہوا، اور انہیں قیدی بنانا کیونکر جائز نہ ہوا؟

میں نے کہا: اور تیسرا اعتراض کیا ہے؟

کہا: انہوں نے اپنے لئے امیر المومنین کا خطاب ختم کردیا، اب اگر وہ مومنوں کے امیر نہیں ہیں تو پھر کافروں کے امیر ہیں؟

میں نے کہا: کیا اس کے علاوہ بھی کوئی اعتراض ہے؟

کہا: بس اتنا ہی کافی ہے!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے کہا: جہاں تک تمہارا یہ اعتراض کہ اللہ کے فیصلے میں انسانوں کو فیصل کیوں بنایا؛ تو میں تمہارے سامنے کتاب اللہ کی تلاوت کرتا ہوں جس سے تمہارا یہ اعتراض رفع ہو جائے گا، اور اگر رفع ہو گیا تو کیا تم لوگ واپس آجاؤ گے؟

کہا: جی ہاں۔

میں نے کہا: اللہ نے ایک خرگوش کی قیمت صرف ایک چوتھائی درہم میں انسانوں کو فیصل بنایا ہے، پھر اس آیت کی تلاوت کی: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَوْ عَدْلُ ذَلِكَ صِيَامًا لِيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ عَفَا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ} ترجمہ: اے ایمان والو! (وحشی) شکار کو قتل مت کرو جب کہ تم حالت احرام میں ہو۔ اور جو شخص تم میں سے اس کو جان بوجھ کر قتل کرے گا تو اس پر فدیہ واجب ہوگا جو کہ مساوی ہوگا اس جانور کے جس کو اس نے قتل کیا ہے جس کا فیصلہ تم میں سے دو معتبر شخص کر دیں خواہ وہ فدیہ خاص چوپایوں میں سے ہو جو نیاز کے طور پر کعبہ تک پہنچایا جائے اور خواہ کفارہ مساکین کو دے دیا جائے اور خواہ اس کے برابر روزے رکھ لئے جائیں تاکہ اپنے کئے شامت کا مزہ چکھے، اللہ تعالیٰ نے گذشتہ کو معاف کر دیا اور جو شخص پھر ایسی ہی حرکت کرے گا تو اللہ انتقام لے گا اور اللہ زبردست ہے انتقام لینے والا ہے۔

اسی طرح اللہ عورت اور اسکے شوہر کے بارے میں بھی انسانوں کو فیصل بنایا ہے، چنانچہ ارشاد باری ہے: {وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا} ترجمہ: اور اگر ان دونوں کے درمیان مخالفت سے ڈرو تو ایک منصف مرد کے گھر والوں سے اور ایک منصف عورت کے گھر والوں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقرر کرو، اگر وہ دونوں اصلاح چاہیں گے تو اللہ دونوں کے درمیان موافقت پیدا کر دے گا۔ بے شک اللہ ہمیشہ سے سب کچھ جاننے والا، ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے۔

میں تم لوگوں کو اللہ کا گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ تم لوگ آپسی صلح کے معاملے میں اور خون بہنے سے روکنے کے سنگین معاملے میں انسانوں کو فیصل بنانا زیادہ افضل سمجھتے ہو یا ایک خرگوش اور عورت کی شرمگاہ میں انہیں فیصل بنانے کو زیادہ افضل سمجھتے ہو؟!

انہوں نے کہا: بلکہ اسی سنگین معاملے میں۔

میں نے کہا: کیا اب اس سے فارغ ہو گئے؟

انہوں نے کہا: جی ہاں۔

میں نے کہا: جہاں تک تمہارا یہ کہنا کہ قتال کیا مگر قیدی نہیں بنایا اور نہ ہی مال غنیمت حاصل کیا، تو کیا تم لوگ اپنی ماں عائشہ رضی اللہ عنہا کو قیدی بناؤ گے؟! اللہ کی قسم! اگر تم کہتے ہو کہ وہ ہماری ماں نہیں ہیں، تو تم اسلام سے خارج ہو جاؤ گے!! اور اگر کہتے ہو کہ ہم انہیں قیدی بنائیں گے اور ان سے بھی ہم وہی حلال سمجھیں گے جو دوسری عورت سے حلال سمجھتے ہیں تو بھی تم اسلام سے خارج ہو جاؤ گے!! اس طرح تم دو گمراہیوں کے بیچ ہو گئے؛ اسلئے کہ اللہ نے فرمایا: {النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ} ترجمہ: یہ نبی مومنوں پر ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھنے والا ہے اور اس کی بیویاں ان کی مائیں ہیں!! کیا اب اس سے بھی فارغ ہو گئے؟

انہوں نے کہا: جی ہاں۔

میں نے کہا: اور جہاں تک تمہارا یہ کہنا کہ انہوں نے اپنے لئے امیر المومنین کا خطاب ختم کر لیا۔ تو میں تمہارے لئے ایسی ذات کا واقعہ بتاتا ہوں جس سے تم ضرور راضی ہو گے: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ کے دن مشرکین سے صلح کیا تھا جن میں مشرکین کی طرف سے ابو سفیان بن حرب اور سہیل بن عمرو تھے، تو اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت آپ ﷺ نے علی سے کہا: ان کے لئے ایک صلحنامہ لکھو۔

چنانچہ انکے لئے علی نے لکھا: یہ وہ صلحنامہ ہے جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نے صلح کیا ہے۔

اس وقت مشرکوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم نہیں جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، تو پھر ہم آپ سے جنگ ہی نہ کرتے۔

تو رسول اللہ ﷺ نے کہا: الہی! تجھے پتہ ہے کہ میں رسول اللہ ہوں، علی! اسے مٹا دو، اور لکھ دو: یہ وہ صلحنامہ ہے جس پر محمد بن عبداللہ نے صلح کیا ہے۔

کیا تمہیں نہیں پتہ کہ رسول اللہ ﷺ علی سے بہتر ہیں، اور آپ نے خود اسے مٹایا تھا؟

کہتے ہیں: یہ سن کر ان میں سے ۲/ ہزار واپس آ گئے، اور باقی نے خروج کیا اور سب مارے گئے۔

خوارج نے راستے میں عبداللہ بن خباب سے ملاقات کی، کہا: کیا تم نے اپنے والد سے کوئی حدیث سنی ہے جسے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو تاکہ تم اسے ہمیں سناؤ؟ کہا: ہاں، میں نے اپنے والد سے سنا جو رسول اللہ ﷺ سے یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ فتنے کا ذکر کر رہے تھے، کہ فتنے میں گھر میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہے، اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہے، اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہے، اگر اس فتنے کو پالینا تو اس وقت اللہ کا شہید بندہ بننا۔

انہوں نے کہا: کیا آپ نے یہ حدیث اپنے والد سے سنی ہے جو رسول اللہ ﷺ سے روایت کر رہے تھے؟

کہا: جی ہاں۔ پھر انہیں ایک کنویں کے منڈیر پر لے گئے اور انکی گردن ماردی، وہیں پر انکا خون بہہ گیا گویا وہ جوتے کا تسمہ ہو، اور انکی ایک لونڈی کا پیٹ چاک کر دیا، جو کہ اس وقت حاملہ تھی۔

وہاں سے نکل کر وہ نہروان نامی جگہ پر لوگ کھجور کے ایک باغ میں گئے جو پھلدار تھا، ایک رطب کھجور گری جسے ایک شخص نے اٹھا کر کھالیا، تو ان میں سے ایک نے اعتراض کیا کہ تم نے یہ ناجائز اٹھایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، بغیر قیمت ادا کئے اسے کھالیا۔

دوسرے نے اپنی تلوار کھینچ لی، وہاں سے ایک ذمی کا خنزیر گزرا، جسے تلوار سے مار دیا، توان میں سے کچھ لوگوں نے کہا: یہ زمین کے اندر فساد ہے، چنانچہ وہ شخص اس خنزیر کے مالک کے پاس جا کر اسے قیمت دیکر راضی کیا۔

کہتے ہیں: پھر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکے کہلوا بھیجا کہ تم عبداللہ بن خباب کے قاتل کو ہمارے حوالے کرو۔

انہوں نے کہا: ہم سب نے اسے قتل کیا ہے۔

آپ نے انہیں تین بار پکارا؛ اوران لوگوں نے تینوں بار وہی جواب دیا۔

تو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: جاؤ، ان سے قتال کرو۔ پھر کچھ ہی دیر میں وہ مار دیئے گئے، اورقتال کے وقت وہ ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے: اپنے رب کی ملاقات کیلئے تیار ہو جاؤ، جنت کی طرف جانے کیلئے تیار ہو جاؤ۔

ابن اشعث کا فتنہ:

ان کا پورا نام عبدالرحمن بن محمد بن اشعث بن قیس کندی ہے۔

آپ سجستان کے گورنر تھے۔

حجاج بن یوسف نے آپ کو سجستان کا والی بنا کر بھیجا تھا، وہاں انہوں نے بغاوت کر دی اور بڑی جماعت لیکر کوچ کیا، جس کے ساتھ علماء اور صلحاء کی بھی ایک بڑی تعداد تھی، کیونکہ حجاج بن یوسف کا جوروظلم بڑھ گیا تھا، بہر حال دونوں طرف سے کئی لڑائیاں ہوئیں، ابن اشعث کو کامیابی بھی ملی۔

کئی ماہ یہ لڑائیاں چلتی رہیں، اور دونوں طرف سے ایک بڑی تعداد قتل ہوئی۔

بالآخر ابن اشعث کی جماعت شکست کھا گئی، اور وہ شاہ رتبیل کے پاس بھاگ کر پناہ لے لئے، ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے علقمہ بن عمرو نے کہا: مجھے آپ خوف ہے! مجھے لگتا ہے حجاج رتبیل کے پاس خط بھیجے گا جس میں وہ اس کے ساتھ ترغیب وترہیب سے پیش آئے گا، پھر یہ رتبیل یا تو آپ کو اسکے پاس بھیج دے گا یا قتل کر دے گا۔ یہاں ہمارے پاس پانچ سو جنگجو ہیں، ہم نے اس بات پر بیعت کی ہے کہ کسی شہر میں داخل ہو کر قلعہ بند ہو جائیں گے، اور لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ امان مل جائے یا عزت کی موت مر جائیں، مگر اس کی بات ماننے سے انکار کیا، اور ان پانچ سو جنگجوؤں کو روکے رکھا یہاں تک کہ عمارہ بن تمیم نے آکر ان سے قتال کیا، اور انہیں امان دیدی اور اسے پورا بھی کیا۔

پھر حجاج نے کثرت سے رتبیل کے پاس خطوط بھیجے جن کے اندر ابن اشعث کو طلب کیا، تو اس نے ابن اشعث کو اس شرط پر بھیج دیا کہ سات سال تک خراج معاف کر دیا جائے۔

اور کہا گیا: ابن اشعث سل کی بیماری میں فوت ہو گیا، چنانچہ اس نے سر کاٹ کر اسے حجاج کے پاس بھیج دیا۔

اور کہا گیا: حجاج نے رتبیل کے پاس لکھ بھیجا کہ میں نے تمہارے پاس عمارہ کو تیس ہزار کی فوج دیکر بھیجا ہے ابن اشعث کی تلاش میں، مگر اس نے حوالے کرنے سے انکار کر دیا۔ اور ابن اشعث کے ساتھ عبید بن ابی سبیع تھا، اس نے اسے رتبیل کے پاس بھیجا، جسے اپنے پاس رکھ لیا۔

ابن اشعث سے اسکے بھائی قاسم نے کہا: مجھے رتبیل پر بھروسہ نہیں، اسے قتل کر دو یعنی عبید کو، اس نے ارادہ کیا تو وہ سمجھ گیا، اور خوف محسوس کیا، اور اس کی خبر رتبیل کو دیدی، اور حجاج کی غداری سے آگاہ بھی کیا، اور عمارہ کی طرف چپکے سے بھاگ گیا، اور ابن اشعث کے تعلق سے دس لاکھ درہم طلب کئے، چنانچہ عمارہ نے حجاج کے پاس خط لکھا، تو حجاج نے لکھا کہ عبید اور رتبیل جو طلب کریں انہیں دیدو، اور کچھ شرط لگا دو، چنانچہ انہیں دیدیا، پھر رتبیل نے ابن اشعث اور اسکے گھر کے تیس افراد کو بیڑیوں میں جکڑ کر انہیں عمارہ کے پاس بھیج دیا، وہ انہیں لیکر چلا، ابن اشعث جب عراق سے قریب ہوا تو ایک ویران محل جہاں راستے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں انہیں ٹھہرایا گیا تھا اس سے خود کو نیچے گرا دیا، اور وفات ہوگئی، یہ واقعہ ۸۴ ھ کا ہے۔

ابن کثیر نے اس فتنے کا سبب بیان کرتے ہوئے لکھا: حجاج بن یوسف ابن اشعث سے بغض رکھتا تھا، اور وہ اسے جانتا تھا، اور وہ بھی اس سے دشمنی رکھتا تھا، چنانچہ جب حجاج نے اسے اس فوج کا امیر بنایا جو سجستان جا رہی تھی، تو اسے تاتاریوں کے بادشاہ رتبیل کے ملک میں جانے کا حکم کیا، چنانچہ وہ اسی طرف چل پڑا اور بعض علاقوں میں گیا بھی، پھر اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا کہ کچھ مضبوطی حاصل کرلیں پھر اگلے سال کوچ کریں گے، اور اس کی خبر حجاج کو دیدی، مگر حجاج نے اس رائے کو پسند نہیں کیا، اسے کمزور سمجھا، اسے بزدل بنایا، اور حکم دیا کہ فوری طور پر رتبیل کے ملک کی طرف کوچ کرو، پھر اسکے بعد ایک دوسرا خط لکھا، پھر تیسرا لکھا، ان سب کے اندر یہی لکھا: اے غدار مرتد جولاہے کے بیٹے! دشمن کی سرزمین میں جہاں تک میں حکم دوں جاتے رہو، ورنہ تمہارے ساتھ کچھ اچھا نہ ہوگا۔

حجاج ابن اشعث سے دشمنی رکھتا تھا، اور کہتا تھا: یہ پاگل، بیوقوف اور حاسد ہے، اسکے باپ ہی نے امیر المومنین عثمان کے کپڑے کو چھینا تھا اور ان کا وہی قاتل ہے۔ اور عبید اللہ بن زیاد کو اسی نے خبر دی تھی جس نے مسلم بن عقیل کو قتل کیا، اور اسکا دادا اشعث اسلام سے مرتد ہوگیا تھا، اور اسے جب بھی میں نے دیکھا اسے مارنے کا ارادہ ضرور کیا۔

چنانچہ جب حجاج نے بار بار ابن اشعث کے پاس اس طرح کے خطوط لکھے، تو ابن اشعث کو غصہ آگیا، اور کہا: وہ میرے پاس اس طرح کے خطوط لکھتا ہے جبکہ وہ میری فوج کا ایک سپاہی بھی بننے کے لائق نہیں ہے، بلکہ میرا خادم بھی نہیں بننے کے لائق ہے، بزدلی اور کمزوری کی وجہ سے، کیا یہ بزدل اپنا واقعہ یاد نہیں کرتا کہ شبیب کی بیوی غزالہ نے کس طرح حجاج اور اسکی فوج پر حملہ کیا اور وہ اس عورت سے شکست کھا گئے۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب وہ کوفہ کے اندر داخل ہوئی تھی۔

پھر ابن اشعث نے عراق کے سرداروں کو جمع کر کے کہا: حجاج باصرار چاہتا ہے کہ تم لوگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تا تاریوں کے ملک میں اندر تک جاؤ، جہاں پر تمہارے بھائی ابھی کل ہلاک ہوئے ہیں، اور اب سردی اور ٹھنڈی کا موسم بھی آرہا ہے، اس لئے اپنے معاملے میں غور وفکر کرلو، اور جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں اسکی بات نہیں مانتا، اور میں نے جو رائے کل قائم کی تھی اس سے پھرنے والا نہیں، پھر انہیں خطاب کیا اور اپنی رائے سے انہیں آگاہ کیا، اور کہا کہ پہلے ان علاقوں کی اصلاح ضروری ہے جنہیں فتح کیا گیا ہے، اور وہاں ٹھہر کر کچھ مضبوطی حاصل کی جائے، اور تب تک سردی کا موسم بھی ختم ہو جائے گا، پھر اس کے بعد وہ دشمنوں کے علاقوں میں جائیں گے، اور ایک ایک کر کے انکے شہروں کو فتح کریں گے، یہاں تک کہ ان کے بادشاہ رتبیل کے شہر عظیم کا محاصرہ کرلیں گے، پھر ابن اشعث نے لوگوں کو حجاج کے خطوط دکھائے جو وہ رتبیل کی طرف فوری طور پر کوچ کرنے کی بات کر رہا تھا۔

چنانچہ لوگ اسکی بات مان گئے اور کہا: نہیں، ہم اللہ کے دشمن حجاج کی بات نہیں سنیں گے، اور نہ ہی اسکی اطاعت کریں گے۔

ابو مخنف نے کہا: مجھ سے مطرف بن عامر بن واثلہ کنانی نے بیان کیا کہ اسکے باپ نے سب سے پہلے اس کے بارے میں کلام کیا تھا، وہ ایک شاعر اور خطیب تھا، اس نے یہ بھی کہا تھا:

اس بارے میں حجاج اور ہماری مثال اسی طرح ہے جس طرح پہلے کے ایک شخص نے اپنے بھائی سے کہا تھا:

احْمِلْ عَبْدَكَ عَلَى الْفَرَسِ، فَإِنْ هَلَكَ هَلَكَ، وَإِنْ نَجَا فَلَكَ

ترجمہ: اپنے غلام کو گھوڑے پر سوار کردو، اگر ہلاک ہو گیا تو مر گیا اور اگر بچ گیا تو تمہارا ہو گا۔

لہذا اگر تم کامیاب رہے تو اس سے اسکی سلطنت مضبوط ہو گی، اور اگر تم ہلاک ہو گئے تو تم تو اسکے دشمن ہو ہی پہلے سے۔

پھر کہا: اللہ کے دشمن حجاج کو معزول کردو۔ اس نے عبدالملک کی معزولی کا ذکر نہیں کیا۔ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے امیر عبدالرحمن بن اشعث سے بیعت کرلو: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں سب سے پہلے حجاج سے بیعت کو توڑتا ہوں۔

یہ سن کر ہر طرف سے لوگ کہنے لگے: ہم نے اللہ کے دشمن کی بیعت کو توڑ دیا۔ اور عبدالرحمن بن اشعث سے بیعت کرلی، اور کسی نے بھی عبدالملک بن مروان کی بیعت کا ذکر نہیں کیا۔

اور ابن اشعث نے رتبیل سے مصالحت کرلی اس شرط پر کہ اگر وہ حجاج کو پکڑنے میں کامیاب ہو گئے تو رتبیل کو کبھی بھی خراج نہیں دینا پڑے گا، پھر ابن اشعث سجستان سے نکل کر حجاج سے لڑنے کیلئے عراق کی طرف کوچ کیا، جب آدھی مسافت طے کرلی تو لوگوں نے کہا: ہمارا حجاج کی بیعت توڑنا ابن مروان کی بیعت توڑنا ہے، چنانچہ سب نے دونوں کی بیعت توڑ لی اور نئے سرے سے ابن اشعث سے بیعت کرلی، اور سب نے کتاب اللہ اور سنت رسول پر بیعت کی۔

ان لوگوں میں عبرت اور نصیحت:

- ان لوگوں نے خود کو رسول اللہ ﷺ سے بھی زیادہ اللہ سے ڈرنے والا سمجھا!

اسی تعلق سے ابن الجوزی نے کہا: اس سے زیادہ تعجب کی بات اور کوئی نہیں ہوگی کہ یہ لوگ اپنے علم اور اعتقاد پر کیسے قانع ہو گئے کہ یہ سیدنا علی سے بھی زیادہ جانکار ہیں، ذوالخویصرہ نے تو رسول اللہ ﷺ سے کہا تھا: انصاف سے کام لو کہ آپ نے انصاف نہیں کیا۔ اس طرح کے رسواکن امور کی طرف ابلیس کو بھی نہیں سوجھا ہوگا، ہم ایسے رسواکن افعال سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں!!

پھر یہ علماء کے کلام کی طرف متوجہ کیسے ہو سکتے ہیں، اور ان کی باتوں پر عمل کیسے کر سکتے ہیں؟!

شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا: ان لوگوں کی گمراہی کی اصل یہ ہیکہ انہوں نے ائمہ ہدایت اور مسلمانوں کی جماعت کے بارے میں یہ سمجھ لیا کہ وہ عدل وانصاف سے کام نہیں لے رہے ہیں، اور وہ گمراہ ہیں، روافض اور دیگر خوارج کی گمراہی کا یہی اصلی سبب ہے، پھر انہوں نے ظلم کو کفر سمجھ لیا پھر اسی پر انہوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احکام مرتب کرنا شروع کر دیا۔

تو یہ تین مقامات ہیں حروریہ اور روافض اور ان کی طرح دیگر خوارج کی گمراہیوں کے، ان تینوں میں سے ہر مقام پر انہوں نے دین اسلام کے کسی نہ کسی اصول کو ترک کیا یہاں تک کہ اس سے خارج ہو گئے، جس طرح ایک تیر شکار سے نکل جاتی ہے۔

-حاکم کے خلاف انکے خروج کرنے کا ایک اہم سبب ثروت اور دولت کی تقسیم کے مسئلے کو اٹھانا ہے:

چنانچہ انکا سلف اور انکا پہلا خارجی باپ رسول اللہ ﷺ سے کہہ رہا ہے: یہ ایسی تقسیم ہے جس میں اللہ کی رضا جوئی کا ارادہ نہیں کیا گیا ہے!

اور اس پر سابقہ حدیث کی یہ روایت دلالت کرتی ہے:

سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قِسْمًا أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْدِلْ، فَقَالَ: "وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ، إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ؟

ترجمہ: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (جنگ حنین کا مال غنیمت) تقسیم فرما رہے تھے اتنے میں بنی تمیم کا ایک شخص ذوالخویصرہ نامی آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! انصاف سے کام لیجئے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "افسوس! اگر میں ہی انصاف نہ کروں تو دنیا میں پھر کون انصاف کرے گا۔

-انہوں نے مسلمانوں پر تلوار اٹھایا، چنانچہ انہوں نے اہل اسلام کو قتل کیا اور بت پرستوں کو ترک کر دیا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اس پر یہ حدیث دلالت کرتی ہے:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَرْبَعَةِ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَزَيْدٍ الطَّائِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ، قَالُوا: يُعْطِي صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا، قَالَ: إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِينِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقٌ، فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ يَا مُحَمَّدُ، فَقَالَ: مَنْ يُطِعِ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتُ أَيَأْمَنُنِي اللَّهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَلَا تَأْمَنُونِي فَسَأَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ أَحْسِبُهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلَّى، قَالَ: إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا أَوْ فِي عَقِبِ هَذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ".

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے (یمن سے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا، اقرع بن حابس حنظلی ثم المجاشعی، عیینہ بن بدر فزاری، زید طائی بنی نبہان والے اور علقمہ بن علاثہ عامری بنو کلاب والے، اس پر قریش اور انصار کے لوگوں کو غصہ آیا اور کہنے لگے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کے بڑوں کو تو دیا لیکن ہمیں نظرانداز کر دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں صرف ان کے دل ملانے کے لیے انہیں دیتا ہوں (کیونکہ ابھی حال ہی میں یہ لوگ مسلمان ہوئے ہیں) پھر ایک شخص سامنے آیا، اس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، کلے پھولے ہوئے تھے، پیشانی بھی اٹھی ہوئی، ڈاڑھی بہت گھنی تھی اور سر منڈا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا تھا۔ اس نے کہا اے محمد! اللہ سے ڈرو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میں ہی اللہ کی نافرمانی کروں گا تو پھر اس کی فرمانبرداری کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے مجھے روئے زمین پر دیانت دار بنا کر بھیجا ہے۔ کیا تم مجھے امین نہیں سمجھتے؟ اس شخص کی اس گستاخی پر ایک صحابی نے اس کے قتل کی اجازت چاہی، میرا خیال ہے کہ یہ خالد بن ولید تھے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس سے روک دیا، پھر وہ شخص وہاں سے چلنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نسل سے یا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ) اس شخص کے بعد اسی کی قوم سے ایسے لوگ جھوٹے مسلمان پیدا ہوں گے، جو قرآن کی تلاوت تو کریں گے، لیکن قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے وہ اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے، یہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے، اگر میری زندگی اس وقت تک باقی رہے تو میں ان کو اس طرح قتل کروں گا جیسے قوم عاد کا (عذاب الہٰی سے) قتل ہوا تھا کہ ایک بھی باقی نہ بچا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کہتے ہیں:

یہ ہر اس شخص کی تکفیر کرتے ہیں جو انکی مخالفت کرتا ہے، اور اسے مرتد سمجھکر یہ اسکے خون کو حلال سمجھ لیتے ہیں، بالکل ویسے ہی جیسے ایک کافر کو، انہیں کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے:

{يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ} ترجمہ: یہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔

-عبادت اور قرآن کی تلاوت اس شخص کو کوئی فائدہ نہیں دے گی اگر وہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کے منہج کو لازم نہ پکڑا ہو:

اور اس پر سابقہ حدیث کی یہ روایت دلالت کرتی ہے:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قِسْمًا أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْدِلْ، فَقَالَ: "وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ، إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ" فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فِيهِ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ۔

فَقَالَ: "دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَمَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ وَهُوَ قِدْحُهُ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ"۔

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِيَ بِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي نَعَتَهُ.

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (جنگ حنین کا مال غنیمت) تقسیم فرما رہے تھے اتنے میں بنی تمیم کا ایک شخص ذوالخویصرہ نامی آیا اور کہنے لگا کہ یارسول اللہ! انصاف سے کام لیجئے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "افسوس! اگر میں ہی انصاف نہ کروں تو دنیا میں پھر کون انصاف کرے گا۔ اگر میں ظالم ہو جاؤں تب تو

www.KitaboSunnat.com

میری بھی تباہی اور بربادی ہو جائے۔" عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کے بارے میں مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن ماردوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ اس کے جوڑ کے کچھ لوگ پیدا ہوں گے کہ تم اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابل ناچیز سمجھو گے۔ وہ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن وہ ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے زوردار تیر جانور سے پار ہو جاتا ہے۔ اس تیر کے پھل کو اگر دیکھا جائے تو اس میں کوئی چیز (خون وغیرہ) نظر نہ آئے گی پھر اس کے پٹھے کو اگر دیکھا جائے تو چھڑ میں اس کے پھل کے داخل ہونے کی جگہ سے اوپر جو لگایا جاتا ہے تو وہاں بھی کچھ نہ ملے گا۔ اس کے نفی (نفی تیر میں لگائی جانے والی لکڑی کو کہتے ہیں) کو دیکھا جائے تو وہاں بھی کچھ نشان نہیں ملے گا۔ اسی طرح اگر اس کے پر کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں ملے گا۔ حالانکہ گندگی اور خون سے وہ تیر گزرا ہے۔ ان کی علامت ایک کالا شخص ہوگا۔ اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح (اٹھا ہوا) ہوگا یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہوگا اور حرکت کر رہا ہوگا۔ یہ لوگ مسلمانوں کے اندر اختلاف کے وقت بغاوت کریں گے۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کی تھی (یعنی خوارج سے) اس وقت میں بھی علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ اور انہوں نے اس شخص کو تلاش کرایا (جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گروہ کی علامت کے طور پر بتلایا تھا) آخر وہ لایا گیا۔ میں نے اسے دیکھا تو اس کا پورا حلیہ بالکل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کئے ہوئے اوصاف کے مطابق تھا۔

-اللہ کے رسول ﷺ نے انکے قتل کا حکم دیا ہے:

شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا: تو یہ ہیں وہ لوگ جن کے نماز و روزہ اور تلاوت قرآن کی کثرت،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبادت اور زہد وتقوی کے باوجود نبی ﷺ نے انکے قتل کا حکم دیا ہے، چنانچہ انہیں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھ دیگر صحابہ نے انہیں قتل کیا؛ کیونکہ انہوں نے سنت رسول ﷺ اور آپ کی شریعت سے خروج کیا تھا۔

-فتنوں اور گمراہیوں سے سلامتی کے اسباب میں سے مسلمانوں کی جماعت اور انکے امام (حاکم) کو لازم پکڑنا ہے، گروہ بندی اور اختلاف سے بچ کر رہنا، مسلمانوں کی تکفیر اور حکمرانوں کے خلاف خروج کرنے سے دور رہنا ہے:

اور اس پر سابقہ حدیث میں وارد آپ ﷺ کا یہ قول دلالت کرتا ہے: {وَيَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ} ترجمہ: یہ لوگ مسلمانوں کے اندر اختلاف کے وقت بغاوت کریں گے۔

ابن تیمیہ نے کہا: خوارج کی دو مشہور خصوصیات ہیں جن میں یہ دیگر عام مسلمانوں اور انکے حکمرانوں سے یہ الگ ہیں:

- پہلی خصوصیت: انکا سنت سے خروج کرنا، اور جو برائی نہیں ہے اسے برائی بنا دینا، یا جو نیکی نہیں ہے اسے نیکی سمجھ لینا، اور نبی ﷺ کے سامنے انہوں نے اسی چیز کا اظہار کیا، جب آپ سے انکے دادا ذو الخویصرہ تمیمی نے کہا تھا: (انصاف کرو کہ آپ انصاف نہیں کر رہے ہیں)، یہاں تک کہ نبی ﷺ نے اس سے کہا: {وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ، إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ؟} ترجمہ: افسوس! اگر میں ہی انصاف نہ کروں تو دنیا میں پھر کون انصاف کرے گا۔

-خوارج کی دوسری خصوصیت جو دیگر اہل بدعت میں نہیں پائی جاتی ہے: یہ لوگ گناہوں اور برائیوں کے ارتکاب پر تکفیر کرتے ہیں، اور انکے اس تکفیر سے مسلمانوں کا جان ومال حلال ہو جاتا ہے، اور دار اسلام کو یہ لوگ دار حرب سمجھ لیتے ہیں، اور اپنے دیار کو دار ایمان۔

-یہ لوگ قرآن حکیم کی کچھ آیتوں سے غلط استدلال کرتے ہیں، اور شرعی نصوص کو غلط معنی پہناتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، اور انکا جو مفہوم سلف صالح سے ثابت ہے اسے چھوڑ دیتے ہیں۔

جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا تھا: میں تم لوگوں کے پاس مہاجرین اور انصار کی طرف سے آیا ہوں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد کی طرف سے، جن لوگوں پر قرآن نازل ہوا ہے اور وہی لوگ اسکی تاویل تم سے بہتر جانتے ہیں!

شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا: سب سے پہلی بدعت خوارج کی بدعت تھی جو قرآن کے اندر غلط فہمی سے پیدا ہوئی، انہوں نے قرآن کا معارضہ نہیں کیا تھا، البتہ انہوں نے اسکا غلط مفہوم لیا، اور قرآنی نصوص کی روشنی میں یہ غلط استدلال کرلیا کہ گناہوں کے ارتکاب سے تکفیر جائز ہے، اور کہا کہ جب مومن کہتے ہیں متقی اور نیک شخص کو تو جو ایسا نہیں ہوگا ہو کافر ہی ہوگا جو دوزخ میں ہمیشہ رہے گا۔

پھر انہوں نے کہا: عثمان اور علی رضی اللہ عنہما اور جنہوں نے انکا ساتھ دیا وہ مومن نہیں ہیں؛ کیونکہ انہوں نے وحی کی روشنی میں فیصلہ نہیں کیا، اور انکی اس بدعت کے دو مقدمے تھے:

- پہلا مقدمہ: اپنے عمل یا قول و رائے سے جو قرآن کی مخالفت کرے گا وہ کافر ہے۔
- دوسرا مقدمہ: عثمان اور علی رضی اللہ عنہما اور جنہوں نے انکا ساتھ دیا وہ اسی طرح تھے۔

اس لئے گناہوں اور غلطیوں کی وجہ سے مسلمانوں کی تکفیر کرنے سے احتراز ضروری ہے؛ کیونکہ یہ پہلی بدعت ہے جو اسلام میں پیدا ہوئی ہے، اسی بنیاد پر ان بدعتیوں نے تمام مسلمانوں کی تکفیر کر ڈالی، انکے جان و مال کو حلال کرلیا، اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحیح حدیثوں کے اندر انکی مذمت اور ان سے قتال کا حکم آیا ہے۔

- خوارج کے قصے میں یہ مذکور ہے کہ یہ عبد اللہ بن وہب راسبی کے گھر میں جمع ہوئے، تو اس نے انہیں خطاب کیا، اس میں انہیں زہد و تقوی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر ابھارا، پھر کہا: ہمارے ساتھ ظالموں کی اس بستی سے نکل کر کسی پہاڑ یا کسی دوسرے شہر کی طرف نکل پڑو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ سن کر حرقوص بن زہیر نے کہا: یہ دنیا چندروزہ ہے، اور اسکی جدائی قریب ہے، لہذا اسکی زیب وزینت اور خوبصورتی تمہیں لالچ میں نہ ڈالے، حق کی تلاش اور ظلم کے انکار سے یہ تمہیں نہ روکے، کیونکہ اللہ تعالی انہیں لوگوں کے ساتھ ہے جو متقی اور نیک ہیں۔

اس کلام میں عبرت اور نصیحت ہے ہر اس شخص کیلئے جو عبرت پکڑے، کہ یہ لوگ کس قدر زہد وتقوی کی بلندی پر تھے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے تھے - اپنے فہم کے اعتبار سے - ظلم پر نکیر کرتے تھے - اپنے گمان کے اعتبار سے - اور انکے قول وفعل اور موجودہ دور کے ان لوگوں کے درمیان مقارنہ اور مقابلہ کیجئے جو بزعم خویش جزیرہ (فسادی) چینل پر بیٹھ کر اصلاح کرنے کی بات کرتے ہیں، اور یہ کس طرح سعودی حکام کی برائیوں کے نشر کرکے سمجھتے ہیں کہ یہ امر بالمعروف اور نہی المنکر کا فریضہ انجام دے رہے ہیں، کس طرح دونوں کے دلوں میں مشابہت ہے! نسأل الله العافية في الدنيا والآخرة!

پھر دونوں میں مقارنہ کریں کہ کس طرح یہ معصوم مسلمانوں کے جان ومال کو حلال سمجھ کر انہیں قتل کرتے ہیں اور عوامی اور سرکاری املاک کو تباہ کرتے ہیں، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

-کوئی یہ نہ کہے کہ یہ خوارج کی جماعت پیدا ہوئی تھی جو ختم ہو چکی ہے، ان میں سے اب کوئی باقی نہ رہا؛ کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں یہ خبر دی ہے کہ ان کا سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک ان کی آخری جماعت دجال کے ساتھ مل جائے گی۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: " يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، كُلَّمَا قُطِعَ قَرْنٌ نَشَأَ قَرْنٌ، حَتَّى يَخْرُجَ فِي بَقِيَّتِهِمُ الدَّجَّالُ ".

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے سنا ہے کہ مشرق کی جانب سے ایک قوم نکلے گی یہ لوگ قرآن تو پڑھتے ہوں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا جب بھی ان کی ایک نسل ختم ہوگی دوسری پیدا ہو جائے گی یہاں تک کہ ان کی آخری نسل میں دجال نکل آئے گا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اسکے علاوہ بھی کئی حدیثوں میں یہ بتلایا گیا ہے کہ یہ لوگ برابر دجال کے زمانے تک خروج کرتے رہیں گے، اور مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خوارج صرف اسی لشکر (جس سے سیدنا علی نے قتال کیا تھا) کے ساتھ خاص نہیں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانچواں مقصد:

امن وشانتی، اسکا مفہوم، اسکی بنیادیں اور اس پر مرتب ہونے والے مفاسد ومصالح

۞ امن وشانتی کا مفہوم:

اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {الَّذِي أَطْعَمَهُم مِّن جُوعٍ وَآمَنَهُم مِّنْ خَوْفٍ} ترجمہ: وہ جس نے انھیں بھوک سے (بچا کر) کھانا دیا اور خوف سے (بچا کر) امن دیا۔

اس آیت کے اندر دیکھیں کس طرح خوف ودہشت کو امن وشانتی کے مقابلے میں لایا گیا ہے۔

اور اسی طرح قرآنی نصوص کے اندر یہ ملاحظہ کر سکتے ہیں کہ لفظ [خوف] کو قرآن کریم کے اندر چار جگہوں پر معرفہ کے ساتھ لایا گیا ہے، اور وہ چاروں جگہیں یہ ہیں:

-اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ} ترجمہ: اور یقینا ہم تمھیں خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی میں سے کسی نہ کسی چیز کے ساتھ ضرور آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوش خبری دے دے۔

-مزید اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا} ترجمہ: اور جب ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے پاس امن یا خوف کا کوئی معاملہ آتا ہے اسے مشہور کر دیتے ہیں اور اگر وہ اسے رسول کی طرف اور اپنے حکم دینے والوں کی طرف لوٹاتے تو وہ لوگ اسے ضرور جان لیتے جو ان میں سے اس کا اصل مطلب نکالتے ہیں، اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو بہت تھوڑے لوگوں کے سوا تم سب شیطان کے پیچھے لگ جاتے۔

-مزید اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ} ترجمہ: اور اللہ نے ایک بستی کی مثال بیان کی جو امن والی، اطمینان والی تھی، اس کے پاس اس کا رزق کھلا ہر جگہ سے آتا تھا، تو اس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے اسے بھوک اور خوف کا لباس پہنا دیا، اس کے بدلے جو وہ کیا کرتے تھے۔

-مزید اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُمْ بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ أُولَئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا} ترجمہ: تمھارے بارے میں سخت بخیل ہیں، پس جب خوف آپہنچے تو تو انھیں دیکھے گا کہ تیری طرف ایسے دیکھتے ہیں کہ ان کی آنکھیں اس شخص کی طرح گھومتی ہیں جس پر موت کی غشی طاری کی جا رہی ہو، پھر جب خوف جاتا رہے تو تمھیں تیز زبانوں کے ساتھ تکلیف دیں گے، اس حال میں کہ مال کے سخت حریص ہیں۔ یہ لوگ ایمان نہیں لائے تو اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے اور یہ ہمیشہ سے اللہ پر بہت آسان ہے۔

مذکورہ ان چاروں جگہوں پر خوف قتال کے معنی میں آیا ہے۔

اسکے علاوہ خوف کا لفظ ۱۶/ جگہوں پر نکرہ آیا ہے، جو عموم کا فائدہ دیتا ہے، ان میں سے ۱۵/ جگہوں پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکرہ ہو کر نہی کے سیاق میں آیا ہے، اور ایک جگہ نکرہ ہو کر احسان و امتنان کے سیاق میں آیا ہے، اور یہ جگہ سورہ قریش میں ہے۔

اور یہ معلوم ہے کہ نکرہ جب نفی اور احسان کے سیاق میں آتا ہے تو عموم کا فائدہ دیتا ہے۔

اور ان تمام جگہوں پر مفہوم یہی ہے کہ ہر حال میں خوف کی نفی کی گئی ہے۔

اور امن وشانتی کے مفہوم میں اسکی یہی دلالت ہے کہ جب خوف کی نفی اسکے تمام اقسام اور اسکے تمام احوال کی کر دی گئی تو پھر اسکے مقابلے میں امن پایا گیا!

چونکہ خوف کبھی سیاسی، اقتصادی اور سماجی ہوتا ہے تو کبھی فکری اور ماحولیاتی بھی ہوتا ہے! اسی لئے امن بھی انہیں تمام انواع اور حالات میں آتا ہے:

- سیاسی امن۔
- سماجی امن۔
- اقتصادی امن۔
- فکری امن۔
- ماحولیاتی امن۔

اسلام کے اندر امن کا مفہوم اسی شمولیت کے ساتھ آتا ہے!

امن وشانتی کی بنیادیں:

اللہ کے رسول ﷺ نے امن وشانتی کی ان بنیادوں کو واضح کر دیا ہے جن کی ضرورت ایک مسلمان کو اسکی زندگی میں ہوتی ہے۔

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: " أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ، وَالسَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ ".

ترجمہ: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمیں نماز فجر کے بعد ایک موثر نصیحت فرمائی جس سے لوگوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگ گئیں اور دل لرز گئے، ایک شخص نے کہا: یہ نصیحت ایسی ہے جیسی نصیحت دنیا سے (آخری بار) رخصت ہو کر جانے والے کیا کرتے ہیں، تو اللہ کے رسول! آپ ہمیں کس بات کی وصیت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "میں تم لوگوں کو اللہ سے ڈرتے رہنے، امیر کی بات سننے اور اسے ماننے کی نصیحت کرتا ہوں، اگرچہ تمہارا حاکم اور امیر ایک حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ تم میں سے آئندہ جو زندہ رہے گا وہ (امت کے اندر) بہت سارے اختلافات دیکھے گا تو تم (باقی رہنے والوں) کو میری وصیت ہے کہ نئے نئے فتنوں اور نئی نئی بدعتوں میں نہ پڑنا، کیونکہ یہ سب گمراہی ہیں۔ چنانچہ تم میں سے جو شخص ان حالات کو پالے تو اسے چاہیئے کہ وہ میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت پر قائم اور جما رہے اور میری اس نصیحت کو اپنے دانتوں کے ذریعے مضبوطی سے دبالے"۔ (اور اس پر عمل پیرا رہے)۔

میں کہتا ہوں: اس حدیث نے اسلام کے اندر امن وشانتی کی بنیادوں کو متعین کر دیا ہے، اور وہ دو چیزیں ہیں:

- پہلی: اللہ تعالی کا تقوی اپنے عام اور کامل مفہوم میں۔
- دوسری: حکام کی اطاعت اور انکی فرمانبرداری۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ تقوی سے ایک مسلمان کا تعلق اللہ کے ساتھ باقی اور جاری رہے گا، اسی طرح اسکی اپنی ذات کے ساتھ، اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اور ماحول کے ساتھ۔

اور حکمرانوں کی اطاعت سے اسکی زندگی تمام شعبوں میں بہتری کے ساتھ قائم رہے گی۔

اسی لئے آپ دیکھیں گے کہ علماء سلف میں جو فتنوں میں واقع ہوئے انہوں نے تقوی کے اندر کسی نہ کسی طرح کے خلل ہی کو بنیاد بنایا؛ کیونکہ یہ دونوں چیزوں کو شامل ہے۔

چنانچہ امام شعبی سے فتنہ ابن اشعث کے بارے میں پوچھا گیا کہ اس وقت آپ کہاں تھے؟

تو فرمایا: میں ویسا ہی تھا جیسا کہ شاعر نے کہا ہے:

عوى الذِّئب فاستأنست بالذئب إذ عوى ... وصوت إنسان فكدت أطير

ترجمہ: بھیڑیئے نے آواز دی تو میں اسی سے مانوس ہو گیا، اور انسان نے آواز دی تو قریب تھا کہ اڑ جاؤں۔

ہم فتنے میں مبتلا ہوئے جس میں ہم نہ تو نیک اور متقی رہے اور نہ ہی طاقتور فاجر۔

حسن بصری کہتے تھے: بیشک حجاج اللہ کا عذاب ہے، لہذا تم اللہ کے عذاب کو اپنے ہاتھوں سے نہ ہٹاؤ، بلکہ ایسے موقعوں پر دعاء اور گریہ وزاری کو لازم پکڑلو؛ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے: {وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ} ترجمہ: اور بلا شبہ یقینا ہم نے انھیں عذاب میں پکڑا، پھر بھی وہ نہ اپنے رب کے آگے جھکے اور نہ عاجزی اختیار کرتے تھے۔

طلق بن حبیب کہتے تھے: تقوی کے ذریعے فتنوں سے بچو۔

ان سے کہا گیا: تقوی کا خلاصہ کریں۔

فرمایا: یہ کہ عمل کرو اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے اللہ کی طرف سے نور پر باقی رہ کر اور اللہ کی رحمت کی امید کرتے ہوئے، اور یہ کہ معصیت کو ترک کر دو ہوئے اللہ کی طرف سے نور پر باقی رہ کر اور اللہ کے عذاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

سے خوف کھاتے ہوئے۔ اسے امام احمد اور ابن ابی الدنیا نے نقل کیا ہے۔

۞ امن وشانتی پر مرتب ہونے والے مفاسد ومصالح

بغیر امن وشانتی کے لوگوں کی زندگی برقرار نہیں رہ سکتی!

اسی لئے اللہ تعالی نے قریش پر اسکا احسان جتاتے ہوئے فرمایا: {فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ[3] الَّذِي أَطْعَمَهُم مِّن جُوعٍ وَآمَنَهُم مِّنْ خَوْفٍ} ترجمہ: تو ان پر لازم ہے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں۔[3] وہ جس نے انھیں بھوک سے (بچا کر) کھانا دیا اور خوف سے (بچا کر) امن دیا۔

چنانچہ بغیر امن وشانتی کے لوگوں کی نہ تو دنیا برقرار رہ سکتی ہے اور نہ ہی دین!

اور فتنے امن کی اسی نعمت کو چھین لیتے ہیں، پھر اللہ کی اطاعت میں راضی اور خوشی والی زندگی ایسی تنگ اور بدحال زندگی میں بدل جاتی ہے جہاں اللہ کی معصیت اور شریعت سے دوری ہوتی ہے۔

اور چونکہ امن وشانتی کی بنیادیں اللہ کا تقوی اور حاکم وقت کی اطاعت وفرمانبرداری ہے؛ اسی لئے اسکی مخالفت کرنے سے خوشی کی زندگی سلب کرلی جاتی ہے اور تنگ وبدحال زندگی میں مبتلا کردیا جاتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ} ترجمہ: اور جس نے میری نصیحت سے منہ پھیرا تو بے شک اس کے لیے تنگ گزران ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا کرکے اٹھائیں گے۔

اس طرح لوگ فتنوں کے عذاب میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔

جس طرح کہ حسن بصری نے کہا: بیشک حجاج اللہ کا عذاب ہے، لہذا تم اللہ کے عذاب کو اپنے ہاتھوں سے نہ ہٹاؤ، بلکہ ایسے موقعوں پر دعاء اور گریہ وزاری کو لازم پکڑلو؛ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

{وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ} ترجمہ: اور بلا شبہ یقینا ہم نے انھیں عذاب میں پکڑا، پھر بھی وہ نہ اپنے رب کے آگے جھکے اور نہ عاجزی اختیار کرتے تھے۔

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: خلاصہ کلام یہ کہ اہل سنت حسب استطاعت اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ} ترجمہ: سو اللہ سے ڈرو جتنی طاقت رکھو۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: {وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ} ترجمہ: اور جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو بجالاؤ جس حد تک تم میں طاقت ہو۔

اور اہل سنت جانتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالی نے دنیا اور آخرت دونوں کی خاطر بندوں کی اصلاح کیلئے مبعوث کیا ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھلائی کا حکم دیا اور فساد و بگاڑ سے روکا، اور اگر کسی کام میں اصلاح اور فساد دونوں ہوں تو ایسی صورت میں اہل سنت ان دونوں میں جو راجح ہوتا ہے اسی کو ترجیح دیتے ہیں، اگر فساد پر اصلاح راجح ہو تو اسی کے انجام دینے کو ترجیح دیتے ہیں، اور اگر اصلاح پر فساد راجح ہو تو اسی کے ترک کرنے کو ترجیح دیتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مصالح کے حصول اور انکی تکمیل کیلئے اور مفاسد کے مٹانے اور ان میں کمی کرنے کی خاطر مبعوث کیا ہے، لیکن جب یزید، عبد الملک اور منصور جیسے خلفاء حاکم بن جائیں؛ تو اس یا تو یہ کہا جائے گا کہ ان سے قتال کر کے انہیں ہٹایا جائے یہاں تک کہ کوئی دوسرا حاکم بن جائے، جیسا کہ ان لوگوں کا خیال ہے جو خروج کو جائز سمجھتے ہیں؛ تو یہ ایک فاسد رائے ہے، کیونکہ اس سے اصلاح سے زیادہ فساد پیدا ہوگا۔

کیونکہ جب بھی کسی حاکم کے خلاف خروج کیا گیا تو اس وقت خیر و اصلاح سے زیادہ شر و فساد پھیلا ہے:

- جیسا کہ مدینہ میں لوگوں نے یزید کے خلاف خروج کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

-اور جیسا کہ ابن اشعث نے عراق میں عبد الملک کے خلاف خروج کیا۔

-اور جیسا کہ مہلب نے خراسان میں اپنے باپ کے خلاف خروج کیا۔

-اور جیسا کہ ابو مسلم نے بھی خراسان میں بنو امیہ کے خلاف خروج کیا۔

-اور جیسا کہ مدینہ اور بصرہ میں منصور کے خلاف لوگوں نے خروج کیا۔

اور اس طرح کی بہت سی مثالیں ہیں۔

اس میں یہی ہوتا ہے کہ یا تو یہ لوگ غالب آتے ہیں یا مغلوب ہوتے ہیں، پھر ان کی حکومت ختم ہو جاتی ہے، اور اسکا کوئی انجام نہیں ہوتا، کیونکہ عبد اللہ بن علی اور ابو مسلم نے بہت سے لوگوں کا قتل کیا، اور پھر ان دونوں کو ابو جعفر المنصور نے قتل کیا۔

اور جہاں تک اہل حرہ، ابن اشعث، ابن مہلب اور دوسروں کا تعلق ہے تو وہ سب اپنے ساتھیوں کے ساتھ مغلوب ہو گئے، نہ انکی دنیا باقی رہی اور نہ ہی انکا دین۔

اور اللہ ایسے کسی کام کا حکم نہیں دیتا جس میں بندوں کیلئے نہ تو دنیاوی بھلائی ہو اور نہ ہی دینی بھلائی۔

گر چہ ایسا کرنے والے اللہ کے نیک بندے ہی کیوں نہ ہوں اور اہل جنت ہی میں سے کیوں نہ ہوں، کیونکہ یہ لوگ پھر بھی علی، طلحہ، زبیر اور عائشہ وغیرہ رضی اللہ عنہم سے افضل نہیں ہیں، کیونکہ انہوں نے جو آپس میں قتال کیا اسے بھی اچھا نہیں سمجھا گیا، جبکہ اللہ کے نزدیک ان سے زیادہ عزت وقدر والا اور حسن نیت والا کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔

اور اسی طرح اہل حرہ کہ جن کے اندر بہت سارے اہل علم اور دیندار لوگ تھے۔

اور اسی طرح ابن اشعث کے ساتھی کہ جن میں بہت سارے اہل علم تھے، اللہ ان سب کی مغفرت فرمائے۔

اسی لئے اہل سنت والجماعت اور اچھے مسلمان فتنوں کے وقت خروج وقتال سے منع کرتے ہیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ عبد اللہ بن عمر، سعید بن مسیب، علی بن الحسین وغیرہ حرہ کے وقت یزید کے خلاف خروج سے روکتے تھے، اور جیسا کہ حسن بصری اور مجاہد وغیرہ فتنہ ابن اشعث کے وقت خروج سے روک رہے تھے۔

اسی لئے اہل سنت والجماعت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ فتنوں کے وقت قتال نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس بارے میں نبی ﷺ سے صحیح احادیث سے ثابت ہے، اور انہوں نے اسے اپنے عقیدے میں شامل کیا ہے، اور اہل سنت والجماعت حکام کے ظلم پر صبر اور ترک قتال کی تلقین کرتے ہیں، گرچہ فتنوں میں بہت سارے اہل علم اور اہل دین نے قتال کیا ہے۔

اور باغیوں سے قتال کرنے، اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا باب فتنوں میں قتال کرنے کے باب سے مشابہ ہے، جس کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں ہے۔

اور جو بھی اس باب میں نبی ﷺ سے ثابت صحیح حدیثوں میں غور وفکر کرے گا اور عقل وبصیرت والوں کی طرح عبرت حاصل کرے گا؛ تو اسے یہ معلوم ہوگا کہ جن چیزوں کا حکم احادیث نبویہ میں دیا گیا ہے وہی بہتر ہے۔

اسی لئے جب حسین رضی اللہ عنہ نے عراق جانے کا ارادہ کیا جب کوفہ والوں نے ان کے پاس بہت زیادہ خطوط لکھ کر بلایا؛ تو اس وقت بہت سارے اہل علم ودین نے انہیں نکلنے سے منع کیا، جیسے ابن عمر، ابن عباس، ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام وغیرہ، اور انہیں غالب گمان یہی تھا کہ انہیں شہید کر دیا جائے گا، حتی ان میں سے بعض نے کہا: استودعک اللہ من قتیل۔ اور بعض نے کہا: اگر یہ بے ادبی نہ ہوتی تو میں ضرور آپ کو پکڑ کر زبردستی روک دیتا۔

یہ سارے لوگ ان کے ساتھ خیر خواہی چاہ رہے تھے، انکے لئے اور تمام مسلمانوں کی مصلحت چاہ رہے تھے، کیونکہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ اصلاح کا حکم دیتے ہیں نہ کہ فساد کا، لیکن انسانی رائے کبھی درستگی کو پہونچتی ہے اور کبھی خطا کر جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ واضح یہی ہوا کہ معاملہ ویسے ہی ہے جیسا ان لوگوں نے کہا، اور خروج میں کوئی مصلحت نہیں ہے؛ نہ ہی دنیاوی مصلحت اور نہ ہی دینی مصلحت، بلکہ آپ دیکھیں کہ کس طرح فتنے کے وقت سبط رسول ﷺ سیدنا حسین کا بھی خیال نہیں کیا گیا اور انہیں بھی بے رحمی سے شہید کر دیا گیا، اور مکہ سے انکے خروج کرنے اور پھر انکے قتل ہو جانے کی وجہ سے جو فساد اور بگاڑ پیدا ہوا وہ سب نہیں ہوتا اگر وہ مکہ ہی میں بیٹھے رہتے، کیونکہ انہوں نے جس خیر کے حصول اور شر کے دفع کرنے کا قصد کیا تھا ان میں سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوا، بلکہ انکے خروج اور پھر انکے قتل ہو جانے سے شر وفساد میں مزید اضافہ ہوا، اور اسکی وجہ سے خیر میں کمی آئی، اور یہ ایک شر عظیم اور مزید فتنوں کا سبب بنا، جس طرح کہ قتل عثمان بھی مزید فتنوں کا سبب بنا۔

اور ان سب سے واضح ہوا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے حکام کے جور وظلم پر جس طرح صبر کرنے اور ان سے قتال کرنے کو ترک کرنے اور انکے خلاف خروج نہ کرنے کی تلقین کی ہے بندوں کے حق میں دنیا وآخرت ہر دو جگہ اسی میں بھلائی ہے، اور جس نے اس حکم کی مخالفت کی جان بوجھ کر یا غلطی سے، اس نے اپنے عمل کے ذریعے کوئی بھلائی حاصل نہیں کی بلکہ الٹا شر وفساد کا باعث بنا؛ اسی لئے اللہ کے رسول ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ کی تعریف کی ہے اپنے اس قول کے ذریعے: {إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ} ترجمہ: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں میں صلح کرائے گا۔

اللہ کے رسول ﷺ نے حکام سے قتال کرنے پر کسی کی تعریف نہیں کی ہے، اور نہ ہی کسی فتنے میں نکلنے پر اور نہ ہی حکام کے خلاف خروج کرنے پر اور نہ ہی انکی بیعت توڑنے پر اور نہ ہی مسلمانوں کی جماعت ترک کرنے پر کسی کی تعریف کی ہے۔

اور نبی ﷺ سے ثابت شدہ تمام حدیثیں اسی پر دلالت کرتی ہیں، جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے:

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ الْحَسَنُ: وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ، وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى، وَيَقُولُ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ".

ترجمہ: پھر حسن بصری نے فرمایا کہ میں نے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے سنا ہے اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور کبھی حسن رضی اللہ عنہ کی طرف اور فرماتے کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں میں صلح کرائے گا۔

یہاں پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی کہ سیدنا حسن سردار ہیں، اور آپ نے اسے پورا کر دکھایا جس کی پیشین گوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی تھی کہ ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں میں صلح کرائے گا۔

اور یہ چیز بہت ہی واضح ہے کہ دو گروہ کے درمیان اصلاح کرانا ایک ایسا عمل ہے جسے اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں پسند کرتے ہیں، اور حسن رضی اللہ عنہ نے جو کیا اسے انکے عظیم عمل اور انکے ان فضائل ومناقب میں شمار کیا جاتا ہے جن کی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعریف کی ہے۔

اگر قتال کرنا واجب یا مستحب ہوتا تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی بھی کسی واجب یا مستحب کے ترک پر کسی کی تعریف نہ کرتے، اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی پیشین گوئی کے ذریعے ان میں سے کسی کی تعریف نہیں کی جنہوں نے جمل اور صفین میں حصہ لیا، چہ جائے کہ حرہ میں، حصار ابن زبیر میں، فتنہ ابن اشعث اور فتنہ ابن المہلب وغیرہ میں حصہ لینے والوں کی تعریف کی ہو، بلکہ یہ تواتر سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان خوارج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے قتال کرنے کا حکم دیا ہے جو حکام کے خلاف خروج کرتے ہیں، جن سے کہ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہروان میں قتال کیا جب ان لوگوں نے ان پر حروراء میں خروج کیا تھا۔

ان خوارج سے قتال کرنے کے تعلق سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تواتر کے ساتھ حدیثیں ثابت ہیں، اور جب سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے قتال کیا تو خوشی محسوس کی، اور ان کے بارے میں حدیث بیان کی، اور صحابہ نے ان کے قتال پر اتفاق کیا، اور اسی طرح بعد میں اہل علم نے بھی اس پر اتفاق کیا، اور ان کا یہ قتال کرنا جمل وصفین اور اس جیسے قتال جیسا نہیں تھا جن میں کوئی نص یا اجماع نہ ہو، اور نہ ہی ان قتال میں حصہ لینے والوں کی کسی نے تعریف کی بلکہ ان میں حصہ لینے والے شرمندہ ہوئے اور اس سے رجوع کیا۔

اسی طرح سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ اپنے والد اور بھائی کو ترک قتال کا مشورہ دیتے تھے، اور جب معاملہ خود انکے ہاتھ میں آگیا تو قتال کو ترک کر دیا، اور ان کے ہاتھ پر مسلمانوں کی دو عظیم جماعتوں کے درمیان صلح ہوئی۔

اور خود سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آخر میں یہی سمجھ میں آیا کہ مصلحت ترک قتال ہی میں ہے، اور سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مظلوم ہی شہید کئے گئے، اس حال میں کہ وہ امارت نہ چاہتے ہوئے اپنے شہر کی طرف رجوع کرنے والے تھے یا کسی سرحد پر جا کر جہاد کرنے والے تھے یا یزید کے پاس جا کر بیعت کرنے والے تھے۔

اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ علی اور حسین رضی اللہ عنہما دونوں نے آخری وقت میں قتال کو ترک کیا عاجزی کی وجہ سے، کیونکہ اس وقت انکا کوئی ساتھ دینے والا نہیں تھا، تو ایسے وقت میں قتال کرنا نفس کو ضائع کرنے کے برابر تھا بغیر کسی مصلحت کے۔

تو اس سے کہا جائے گا کہ حکام کے خلاف خروج سے منع کرنے میں شارع نے بعینہ اسی حکمت کا خیال کیا ہے، اور فتنوں کے وقت ترک قتال کا حکم دیا ہے، گرچہ ایسا کرنے والوں کا دعوی ہوتا ہے کہ انکا

www.KitaboSunnat.com

مقصود امر بالمعروف اور نہی المنکر ہے، جس طرح کہ لوگوں نے یزید اور حجاج کے خلاف حرہ اور دیر جماجم کے وقت خروج کیا۔

اور یہ قاعدہ ہے کہ اگر منکر کا ازالہ نہ ہو بلکہ اس کے ازالہ کرنے کی صورت میں اس سے بھی بڑا منکر پیش آجائے تو اس وقت منکر کا ازالہ کرنا بھی منکر ہو جاتا ہے، اور اگر کوئی بھلائی حاصل نہ ہو مگر کسی منکر کے ذریعے جس کا مفسدہ اس معروف کی مصلحت سے بڑھ کر ہو تو اس وقت اس معروف کا حصول ایسے طریقے سے منکر ہو جائے گا۔

اور خوارج نے اسی طرح سے مسلمانوں کے قتل کو جائز ٹھہرایا ہے، یہاں تک کہ ان لوگوں نے سیدنا علی وغیرہ سے قتال کیا، اور یہی حال ان معتزلہ اور زیدیہ وغیرہ کا ہے جو خروج کو جائز مانتے ہیں۔

معلوم ہو کہ ان فتنوں کے اسباب مشترک ہوتے ہیں، یہ کبھی دلوں پر وارد ہوتے ہیں اور حق کی معرفت سلب کر لیتے ہیں، اسی لئے اس وقت فتنوں میں پڑنے کو جاہلیت کہا گیا ہے، کیونکہ جاہلیت کے اندر حق کی نہ معرفت ہوتی ہے اور نہ ہی اسکا قصد کیا جاتا ہے۔ اور دین اسلام علم نافع اور عمل صالح کے ذریعے حق کی معرفت اور اسکے قصد کے ساتھ آیا ہے، اسی لئے اگر کوئی حاکم ظلم کرے تو لوگوں کا دل اس پر صبر نہیں کر پاتا اور نہ ہی اس ظلم کو دفع کر پاتا مگر یہ کہ اس سے بڑا فساد لازم آتا ہے، اور چونکہ انسان اپنا حق لینے اور ظلم کے دفع ہو جانے سے محبت کرتا ہے اسی لئے وہ اس عام فساد کو نہیں دیکھتا جو اس کے عمل کے نتیجے میں پیش آتا ہے؛ اسی لئے نبی ﷺ نے فرمایا: {إِنكم سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ} ترجمہ: یقیناً میرے بعد (دنیاوی معاملات میں) تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی اس لیے صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر آملو۔

اسی طرح صحیحین میں نبی ﷺ سے یہ ثابت ہے:

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: "بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ.

ترجمہ: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کی خوشی اور ناخوشی دونوں حالتوں میں۔

اسی طرح اسی طرح صحیحین میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ ثابت ہے:

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: "بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ، وَعَلَى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ".

ترجمہ: سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور بات ماننے پر سختی اور راحت میں، خوشی اور ناخوشی میں اور گو ہمارے حق کا خیال نہ رکھا جائے اور اس امر پر کہ ہم جھگڑا نہ کریں گے اس شخص کی سرداری میں جو اس کے لائق ہے، اور ہم سچ بات کہیں گے جہاں ہوں گے، اللہ کی راہ میں ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ اگر ان کے حقوق کا خیال نہ کیا جائے تو اس پر صبر کریں، اور اپنے حکام کی اطاعت کریں، گرچہ وہ ان پر دوسروں کو ترجیح دیں، اور یہ کہ وہ ان سے لڑائی نہ کریں۔

اور جن لوگوں نے حکام کے خلاف خروج کیا ہے ان میں سے اکثر نے اس ترجیح پر صبر نہیں کیا ہے، اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حکام کے دوسرے گناہوں کو بنیاد بنا کر اور انہیں بڑھا چڑھا کے دکھا کر ان کے خلاف خروج کیا جاتا ہے اس گمان میں کہ فتنے کا خاتمہ ہو جائے مگر ان کے دلوں میں یا تو حکومت کے حصول کی خواہش ہوتی ہے یا مال کے حصول کی، جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِنْ لَمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ} ترجمہ: پھر اگر انھیں ان میں سے دے دیا جائے تو خوش ہو جاتے ہیں اور اگر انھیں ان میں سے نہ دیا جائے تو اسی وقت وہ ناراض ہو جاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور صحیح مسلم کے اندر یہ روایت آئی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَهَذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ثَلَاثٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ، رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَحَلَفَ لَهُ بِاللَّهِ لَأَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا، فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ، وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا، لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا، فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا، وَفَى وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ ".

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین شخص ہیں جن سے اللہ قیامت میں نہ بولے گا، نہ ان کو دیکھے گا، نہ ان کو گناہ سے پاک کرے گا اور ان کے لیے بڑے درد کا عذاب ہے۔ ایک تو وہ جو جنگل میں حاجت سے زیادہ پانی رکھتا ہو پھر مسافر کو اس پانی سے روکے، دوسرا وہ جس نے کسی کے ہاتھ کوئی مال بیچا عصر کے بعد اور اللہ کی قسم کھائی کہ میں نے اتنے کو مول لیا ہے اور خریدار نے سچ سمجھا اس کی بات کو، حالانکہ اتنے کو اس نے نہیں لیا تھا (یعنی جھوٹی قسم کھائی اور عصر کے بعد کی تخصیص اس وجہ سے ہے کہ وہ متبرک وقت ہے فرشتوں کے جمع ہونے کا یا وہ اصل وقت ہے، خرید اور فروخت کا) تیسرا وہ جس نے بیعت کی امام سے دنیا کی طمع سے پھر اگر امام نے اس کو کچھ دیا دنیا کا مال تو اس نے اپنی بیعت پوری کی اور جو نہ دیا تو پوری نہ کی، (تو اس شخص نے دھوکا دیا مسلمانوں کو بیعت کر کے کہ وہ اس کے عہد کے بھروسے رہے اور یہ دنیا کی فکر میں تھا عہد کی پروا نہ تھی)۔

اور صحیح بخاری میں ان الفاظ کا اضافہ ہے:

وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ، فَيَقُولُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ".

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور وہ شخص جس نے ضرورت سے فالتو پانی مانگنے والے کو نہیں دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے کہے گا کہ جس طرح تو نے اس زائد ضرورت، فالتو چیز سے دوسرے کو روکا جسے تیرے ہاتھوں نے بنایا بھی نہیں تھا، میں بھی تجھے اپنا فضل نہیں دوں گا۔

چنانچہ جب دونوں طرف سے شبہات اور شہوات اکٹھا ہو گئے تو فتنوں کا ظہور ہوا، اور شارع نے ہر انسان کو اسی چیز کا حکم دیا ہے جس میں اسکے لئے اور تمام مسلمانوں کیلئے خیر اور مصلحت ہو۔

اسی لئے شریعت میں ایک طرف حکام کو عدل وانصاف کرنے اور رعایا کے ساتھ خیر خواہی کرنے کا حکم ہوا ہے جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: {مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ، رَعِيَّةً يَمُوتُ، يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ، إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ} ترجمہ: کوئی بندہ ایسا نہیں جس کو اللہ تعالیٰ رعیت دے پھر وہ مرے اس حالت میں کہ وہ خیانت کرتا ہوا اپنی رعیت کے حقوق میں مگر اللہ حرام کر دے گا اس پر جنت کو۔

اور دوسری طرف رعایا کو اطاعت وفرمانبرداری اور نصیحت وخیر خواہی کا حکم دیا ہے جیسا کہ صحیحین میں ثابت ہے، صحیح مسلم کے الفاظ ہیں:

عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " الدِّينُ النَّصِيحَةُ، قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: لِلَّهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِرَسُولِهِ، وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَعَامَّتِهِمْ ".

ترجمہ: سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دین خلوص اور خیر خواہی کا نام ہے۔" ہم نے کہا: کس کی خیر خواہی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کی اور اس کی کتاب کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مسلمانوں کے حاکموں کی اور سب مسلمانوں کی۔"

اور حق نہ ملنے پر صبر کی تلقین کی، اور انکے ظلم پر قتال نہ کرنے اور ان سے لڑائی نہ کرنے سے منع کیا: کیونکہ اس قتال کے نتیجے میں جو فساد پیدا ہوتا ہے وہ حکام کے ظلم سے پیدا ہونے والے فساد سے کہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیادہ بڑا ہوتا ہے۔

اسی لئے جس نے کتاب اللہ اور سنت رسول کے اندر غور وفکر کیا اور اپنی ذات اور آفاق کے اندر تدبر سے کام لیا؛ تو اسے اللہ کے اس قول کی سچائی کا علم ضرور ہوا: {سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ} ترجمہ: عنقریب ہم انھیں اپنی نشانیاں دنیا کے کناروں میں اور ان کے نفسوں میں دکھلائیں گے، یہاں تک کہ ان کے لیے واضح ہو جائے کہ یہی حق ہے۔

کیونکہ اللہ تعالی اپنے بندوں کو اپنی ان تمام نشانیوں کو دکھاتا ہے جو آفاق کے اندر اور خود انکی ذاتوں میں پائی جاتی ہیں، یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جاتا ہے کہ قرآن حق ہے، اور اسکی خبر سچی اور اسکا حکم عدل پر مبنی ہے۔

اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ} ترجمہ: اور تیرے رب کی بات سچ اور انصاف کے اعتبار سے پوری ہوگئی، اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ:

مومن ایسے موقعوں پر صبر سے کام لے اور یہ ایمان رکھے کہ انجام کار تقوی ہی کیلئے ہے

قرآن کریم کے اندر بار بار صیغہ امر کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صبر کا حکم دیا گیا ہے، اور ہر ایک کے ساتھ یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ غلبہ، نصرت اور انجام تقوی ہی کیلئے ہے:

اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {تِلْكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ مَا كُنتَ تَعْلَمُهَا أَنتَ وَلَا قَوْمُكَ مِن قَبْلِ هَٰذَا فَاصْبِرْ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ} ترجمہ: یہ غیب کی خبروں سے ہے جنھیں ہم تیری طرف وحی کرتے ہیں، اس سے پہلے نہ تو انھیں جانتا تھا اور نہ تیری قوم، پس صبر کر، بے شک اچھا انجام متقی لوگوں کے لیے ہے۔

مزید اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَمِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَىٰ} ترجمہ: سو اس پر صبر کر جو وہ کہتے ہیں اور سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر اور رات کے کچھ اوقات میں بھی پس تسبیح کر اور دن کے کناروں میں، تاکہ تو خوش ہو جائے۔

مزید اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ} ترجمہ: پس صبر کر، یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے اور وہ لوگ تجھے ہرگز ہلکا نہ کر دیں جو یقین نہیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رکھتے۔

مزید اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ} ترجمہ: پس صبر کر، یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اپنے گناہ کے لیے بخشش مانگ اور دن کے پچھلے اور پہلے پہر اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر۔

مزید اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ} ترجمہ: پس صبر کر، یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے، پھر اگر کبھی ہم واقعی تجھے اس کا کچھ حصہ دکھا دیں جس کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں، یا تجھے اٹھا ہی لیں تو یہ لوگ ہماری ہی طرف لوٹائے جائیں گے۔

مزید اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِل لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍ بَلَاغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ} ترجمہ: پس صبر کر جس طرح پختہ ارادے والے رسولوں نے صبر کیا اور ان کے لیے جلدی کا مطالبہ نہ کر، جس دن وہ اس چیز کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو گویا وہ دن کی ایک گھڑی کے سوا نہیں رہے۔ یہ پہنچا دینا ہے، پھر کیا نافرمان لوگوں کے سوا کوئی اور ہلاک کیا جائے گا؟

مزید اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ} ترجمہ: سو اس پر صبر کر جو وہ کہتے ہیں اور سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر۔

مزید اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُن كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ} ترجمہ: پس اپنے رب کے فیصلے تک صبر کر اور مچھلی والے کی طرح نہ ہو، جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس نے پکارا، اس حال میں کہ وہ غم سے بھرا ہوا تھا۔

مزید اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا} ترجمہ: پس تو صبر کر، بہت اچھا صبر۔

مزید اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ} ترجمہ: اور اپنے رب ہی کے لیے پس صبر کر۔

مزید اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا} ترجمہ: پس اپنے رب کے فیصلے تک صبر کر اور ان میں سے کسی گناہ گار یا بہت ناشکرے کا کہنا مت مان۔

پتہ چلا کہ مومن پر صبر واجب ہے: یعنی شبہات اور شہوات کی طرف بلانے والوں کو ٹھکرا کر دین حق پر ثابت قدم رہنا، اس بشارت کے ساتھ کہ انجام کار تقوی ہی کیلئے ہے، اور اللہ کا وعدہ حق ہے۔

اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ} ترجمہ: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے، اگرچہ مشرک لوگ ناپسند کریں۔

مزید اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا} ترجمہ: وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ اسے ہر دین پر غالب کر دے اور اللہ گواہ کے طور پر کافی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: {بَدَأَ الإِسْلَامُ غَرِيبًا، وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ غَرِيبًا} ترجمہ: اسلام شروع ہوا غربت سے (مدینے میں) اور پھر ایسے ہی لوٹ آئے گا، جیسے شروع ہوا تھا۔

اس حدیث کی شرح میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جس طرح اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آغاز اسلام میں تنگی اور حزن وغم میں پڑنے سے روکا تھا اسی طرح آخر میں بھی معاملہ ہوگا، چنانچہ ایک مومن کیلئے مناسب نہیں کہ وہ کسی بھی حال میں تنگی محسوس کرے یا حزن وغم میں پڑے۔

لیکن اکثر یہ دیکھا جاتا ہے کہ جب کوئی منکر دیکھتا ہے، یا مسلمانوں کی حالت دگرگوں ہونے لگتی ہے تو وہ جزع فزع کرنے لگتا ہے، سستی وکاہلی میں پڑ جاتا ہے اور نوحہ کرنے لگتا ہے، جس طرح مصیبتوں میں پڑے لوگ نوحہ کرتے ہیں، حالانکہ اسلام میں اس کی ممانعت ہے، بلکہ ایسے موقعوں پر صبر کرنے، اللہ پر بھروسہ کرنے اور دین اسلام پر ثابت قدم رہنے کا حکم ہے، اور یہ اللہ پر ایمان لائے ان لوگوں کے ساتھ جو متقی اور نیک ہیں، اور یہ یقین رکھے کہ انجام کار تقوی کیلئے ہے، اور یہ کہ جو کچھ اس پر مصیبت آرہی ہے وہ اسکے گناہوں کے سبب ہے، اسلئے وہ صبر کرے: یقینا اللہ کا وعدہ حق ہے، اسے چاہیئے کہ وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگے، اور صبح وشام اپنے رب کی تسبیح بیان کرے۔

اور رسول اللہ ﷺ کا یہ قول: (اسلام شروع ہوا غربت سے اور پھر ایسے ہی لوٹ آئے گا، جیسے شروع ہوا تھا) دو چیزوں کا احتمال رکھتا ہے:

پہلی چیز: اس سے مراد کچھ خاص جگہیں اور خاص اوقات ہیں جہاں یہ اجنبی ہو جائے گا، پھر ظاہر ہوگا، جس طرح آغاز میں اجنبی تھا پھر ظاہر ہوا، اسی لئے آپ ﷺ نے کہا: پھر ایسے ہی لوٹ آئے گا، جیسے شروع ہوا تھا۔ کیونکہ شروع میں بالکل اجنبی تھا اسے کوئی نہیں جانتا تھا، پھر ظاہر اور غالب ہوا اور لوگوں کے درمیان معروف ہوا، پھر اسی طرح واپس ہو جائے گا یہاں تک کہ اسے کوئی نہیں جانے گا لیکن پھر ظاہر ہو کر غالب ہوگا۔

یہ بھی احتمال ہے کہ آخری وقت میں سوائے چند کے کوئی مسلمان باقی نہیں رہے گا، اور قرب قیامت میں دجال اور یاجوج ماجوج کے خروج کے بعد ہوگا، اس وقت اللہ تعالی ایک ہوا بھیجے گا جو ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کی روح قبض کرلے گی، پھر قیامت قائم ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن اس سے پہلے کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے: {لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ} ترجمہ: میری امت کے ایک گروہ کو ہمیشہ اللہ کی مدد سے حاصل رہے گی، اس کی مدد نہ کرنے والے قیامت تک اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

چنانچہ صادق مصدوق نبی اکرم ﷺ نے یہ خبر دی ہے کہ ایک گروہ حق پر ہمیشہ باقی رہے گا، جو غالب اور عزت سے رہے گا، اسکے مخالفین اسکا کچھ بھی نقصان نہیں پہونچا سکیں گے اور نہ ہی اسکے دشمن، لیکن جہاں تک اسلام کے اجنبی حالت میں باقی رہنے کی بات ہے تو یہ قرب قیامت میں ہوگا۔

اور رسول اللہ ﷺ کا یہ قول ہے: (پھر ایسے ہی لوٹ آئے گا، جیسے شروع ہوا تھا)، اور سب سے زیادہ اجنبی اس وقت ہوگا جب اندر سے لوگ مرتد ہونا شروع ہوں گے، اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ} ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ عنقریب ایسے لوگ لائے گا کہ وہ ان سے محبت کرے گا اور وہ اس سے محبت کریں گے، مومنوں پر بہت نرم ہوں گے، کافروں پر بہت سخت، اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

چنانچہ جب یہ لوگ مرتد ہو جائیں گے تو اس وقت وہی تھوڑے اجنبی لوگ اسلام کو قائم رکھیں گے۔

اور اسلام بہت ساری جگہوں پر اور بہت سارے اوقات میں اجنبی ہوتا ہے، پھر غالب اور ظاہر ہوتا ہے اور اللہ اسے قائم رکھتا ہے، جس طرح کہ عمر بن عبد العزیز جب خلیفہ بنے اس وقت اسلام بہت ساری جگہوں پر اور بہت سارے لوگوں پر اجنبی تھا یہاں تک کہ بہت سارے لوگ تحریم خمر کے بارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نہیں جانتے تھے مگر اللہ نے انکے ذریعے اسلام کو ظاہر اور غالب کیا۔

اور حدیث میں آیا ہے: {عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِيمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا "} ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ اس امت کے لیے ہر صدی کی ابتداء میں ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا جو اس کے لیے اس کے دین کی تجدید کرے گا"۔

اور کسی چیز کی تجدید اسکے مٹ اور ختم ہو جانے کے بعد ہوتی ہے، اور یہی دین اسلام کی اجنبیت ہے۔

اس حدیث سے پتہ چلا کہ مسلمان کو اس سے کوئی غم اور فکر نہیں کرنی چاہئے کہ اسلام کے جاننے والے کم ہیں، اور اس سے اسے تنگی بھی محسوس نہیں کرنی چاہیئے، اور نہ ہی دین اسلام کے تعلق سے اسے شک میں ہونا چاہیئے، بلکہ اس کا معاملہ اسی طرح ہے جیسے یہ شروع میں تھا۔

اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {فَإِن كُنتَ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكَ} ترجمہ: پھر اگر تو اس کے بارے میں کسی شک میں ہے جو ہم نے تیری طرف نازل کیا ہے تو ان لوگوں سے پوچھ لے جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھتے ہیں۔

اس کے علاوہ بہت سی آیتیں ہیں جو دین اسلام کی صحت پر دلالت کرتی ہیں۔

چنانچہ جب کسی کو لگے کہ دین اسلام اجنبی ہو گیا ہے تو اسے اس وقت ضرورت ہوتی ہے ایسے دلائل اور براہین کی جن کی ضرورت آغاز میں تھی، اسی وقت اللہ تعالی نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا تھا: {فَإِن كُنتَ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكَ} ترجمہ: پھر اگر تو اس کے بارے میں کسی شک میں ہے جو ہم نے تیری طرف نازل کیا ہے تو ان لوگوں سے پوچھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لے جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھتے ہیں۔

مزید اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا} ترجمہ: یا تو گمان کرتا ہے کہ ان کے اکثر سنتے ہیں یا سمجھتے ہیں، وہ نہیں ہیں مگر چوپاؤں کی طرح، بلکہ وہ راستے کے اعتبار سے زیادہ گمراہ ہیں۔

اور یہ اجنبیت کبھی دین اسلام کے بعض شرائع میں ہوسکتی ہے، اور کبھی بعض جگہوں پر ہوسکتی ہے، کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بہت ساری جگہوں پر دین اسلام کے بہت سے احکام سے لوگ واقف نہیں ہوتے ہیں، اس طرح وہ انکے بیچ اجنبی ہوجاتا ہے، بہت کم لوگ اس سے واقف ہوتے ہیں۔

اسکے باوجود خوش خبری ہے اس کیلئے جو شریعت کو اسی طرح تھام کر رہتا ہے جس طرح اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے، کیونکہ اس کا اظہار کرنا، اسکا حکم دینا، اور مخالفت کرنے والے پر نکیر کرنا یہ سب طاقت اور استطاعت کے بقدر ہوتا ہے۔

اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے: {مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ} ترجمہ: جو شخص تم میں سے کسی منکر (خلاف شرع) کام کو دیکھے تو اس کو مٹادے اپنے ہاتھ سے، اگر اتنی طاقت نہ ہو تو زبان سے، اور اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو دل ہی سے سہی (دل میں اس کو برا جانے اور اس سے بیزار رہو) یہ سب سے کم درجہ کا ایمان ہے۔

اور اس کتاب میں ختم کروں گا صحیح مسلم کی اس حدیث کے ساتھ:

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَآنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُورٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ، كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو، فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا".

ترجمہ: ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے (جن کا نام حارث یا عبید یا کعب بن عاصم یا عمرو ہے) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "طہارت آدھے ایمان کے برابر ہے۔ اور (الحمد للہ) بھر دے گا ترازو کو (یعنی اس قدر اس کا ثواب عظیم ہے کہ اعمال تولنے کا ترازو اس کے اجر سے بھر جائے گا) اور (سبحان اللہ) اور (الحمد للہ) دونوں بھر دیں گے آسمانوں اور زمین کے بیچ کی جگہ کو (اگر ان کا ثواب ایک جسم کی شکل میں فرض کیا جائے) اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے اور صبر روشنی ہے اور قرآن تیری دلیل ہے۔ دوسرے پر یا دوسرے کی دلیل ہے تجھ پر (یعنی اگر سمجھ کر پڑھے اور فائدہ اٹھائے تو تیری دلیل ہے نہیں تو دوسرے کو فائدہ ہوگا اور تو محروم رہے گا)، ہر ایک آدمی (بھلا ہو یا برا) صبح کو اٹھتا ہے یا پھر اپنے تئیں آزاد کرتا ہے (نیک کام کر کے اللہ کے عذاب سے) یا (برے کام کر کے) اپنے آپ کو تباہ کرتا ہے۔"

اور اس حدیث کے ساتھ جسے امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "يَا غُلَامُ، أَوْ يَا غُلَيِّمُ، أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللهُ بِهِنَّ؟" فَقُلْتُ: بَلَى. فَقَالَ: "احْفَظِ اللهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ، تَعَرَّفْ إِلَيْهِ فِي الرَّخَاءِ، يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ، وَإِذَا سَأَلْتَ، فَاسْأَلِ اللهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ، فَاسْتَعِنْ بِاللهِ، قَدْ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ، فَلَوْ أَنَّ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ جَمِيعًا أَرَادُوا أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَكْتُبْهُ اللهُ عَلَيْكَ، لَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ، وَإِنْ أَرَادُوا أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَكْتُبْهُ اللهُ عَلَيْكَ، لَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ.

وَاعْلَمْ أَنَّ فِي الصَّبْرِ عَلَى مَا تَكْرَهُ خَيْرًا كَثِيرًا، وَأَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَأَنَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ، وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ".

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھادوں جن کے ذریعے اللہ تمہیں فائدہ دے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی حفاظت کرو (اس کے احکام کی) اللہ تمہاری حفاظت کرے گا، اللہ کی حفاظت کرو تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے، تم اسے خوشحالی میں یاد رکھو وہ تمہیں تکلیف کے وقت یاد رکھے گا، جب مانگو اللہ سے مانگو، جب مدد چاہو اللہ سے چاہو، اور جان رکھو! کہ اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں نفع پہنچانا چاہے تو تمہیں نفع نہیں پہنچا سکتی سوائے اس کے جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے، اور اگر وہ سارے مل کر تمہیں نقصان پہنچانا چاہیں تو تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے، قلم اٹھا لئے گئے اور صحیفے خشک ہو چکے اور یاد رکھو! مصائب پر صبر کرنے میں بڑی خیر ہے کیونکہ مدد صبر کے ساتھ ہے، کشادگی تنگی کے ساتھ ہے اور آسانی سختی کے ساتھ ہے۔

والحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات، وسبحانك اللهم وبحمدك، أشهد أن لا إله إلا أنت، أستغفرك وأتوب إليك۔

وصلى اللهم على محمد وعلى آله وصحبه وسلم۔